

صنایع یکدین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

رساله
المسلمین
زاهدان

محکم الدین

فی شرح

لا اله الا الله

المسلمین
مسائل

بجانب

بجانب

بجانب

در طبع نامی ابی پی شطرنجین فی الطبائع و افولت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



انچه از ان بزرگوار بیدار شد و ثواب او شایسته نیکو و نوال و رضایان با کمال کویست این قدرت ظاهر او و صفت با بره
 انسا نخواستی نسی بنایا اورا و این حضرت احمد مخفی محمد مصطفی که انبیا ناسر رسول که ساری مخلوقا تکامل و اضرایا
 پسر سید و میون بر جمیع امور دینی و دنیوی و رشادی غمی بن و سئل قبول ان اتباع فرض یا با او
 اتباع سنت او سئل چو حکمی سکون و عده کس بهشت برین کاسایا اللهم صل علیه و علی اله و اصحابه
 و آثر فیه و ذریاته و اتباعه بالقره و سلمه و اذرقا اتباعه و جمیع امور الدنیا
 و الدین و التبتا مع الشاهدين و الحقبا با الصالحین امیر اله العالمین نعم امین
 بعد حمد و صلوة کرمده عاجز نگار شرمسار مغفرت پروردگار کا میسر خدا و علم عالمی بانی محمد سعیدین
 عثمانی ساکن خطه سیلوان مشهور سیلوان صابنا اللہ تعالی عنہ البلاء الطاعون ضلک و کرمده ایک بزرگوار و پیر
 تقدیر خان صاحب الالباب عالیشان محمد خان بانی خان بزرگوار و دمان عالیکان خان و دران فیض
 رسان عالمیان محمد یار خان مرحوم و مغفور ساکن وزیندار موضع حکیم متعلقه کینه نزل فی ضلع کول
 علیگده کی بلوطیه الخلا فشا جهان دین و دیوار و پانچم و پانچم ان طو مستقبلا بجا مستطاب علی القاب الحمد
 العلامه محمد شین فقہار عالم فیض کمال تقا و احیان جعل ضلال مبطل شرک بدعاتی سنن و سجا سالیان
 و با الفضل و لانا محمد اخلاق ستوده آفاق بوسلیان محمد شریح سلمه اللہ تعالی علی رسول الالحق و الاحقاق
 الیوم المساق جو کوا و جانشین ملک العلماء و الحدیث فخر العباد و الابرار شرف العقلاء و التبریک حضرت انانسا
 علی الغر زیندین سره کی بین لاکرگزانی و عرض کیا کہ اگر تھار تو جھات سامی و رعایات گرامی ہی جو
 با صوابان چند مسائل کا کتبہ او احادیث معتبره مستندہ کسمه نقل عبارت کرتے حضور کے کجا کوا و پیر
 اور موقع کامل ہی کہ انبیا روزگار جو اکثر امورات شایع غمی بین رسوت الابرار بدعات فیکہ مطلع و خبر
 ہو کر راه سنت نبویہ پر دین و رہبر مومنین حتی المقدور و الامکان سنت نبویکا اتباع خیر کریں و رسوت
 محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلمہ محفوظ بین اجدان انصا محبتی الیہی و اسطخیر اللاحی باب سولہ مذکورہ کے
 فصائل کمال و سنگا حقایق معارف کا متبع سنت سولہ محمد زراوت نباشت شرک و کنا شایع محمدی

[illegible]

تعمیل و اسرار مشہور و اخصر کیا اور ترجمہ ہندی میں مطابقت عربی فارسی کا لحاظ نہ کیا یعنی جہان
یا عربی کی کسی کو مقدم نہ مانا سب کے کیا بان مقدم اور کیا ہو خیر نہایت جانا بان خیر نہایت کہ بخوبی سمجھیں اور
بلکہ بعض سوال کو بطریق مناسب اور ترتیب ہر کہ بعض سے قبل در بعض سے مقدم ہو کر دیا لیکن کوئی سوال اور
کسی کو مقدم نہ طلب اصلاح نہ گذشت کیا۔ بلکہ بعض مقام میں جہاں اختصار تھا بان مفصیل تمام بیان کیا اور
بعض جگہ پر نظریات قوت اور تائید جو کہ اور بھی کتب معتبرہ کے روایات کا ترجمہ زیادہ کیا اور اسکی بجا
واسطی میں لفظ تفصیل کا اور پھر لفظ تنبیہ کا یا فائدی یا تائید کا سری یا روشنائی کی پر قلم سی لکھا اور اس
آخر فقط فقط کا تحریر کر کے پہر اصل کتاب کا ترجمہ شروع کیا اور نام اس کا فارح المسلیین شرح میں
العین رکھا اللہ تعالیٰ اسکو منظور فرمادے نام اور مقبول طے خاص عام کا کی اور جو کہ اس سب مسلمانوں کو
اسکی مطالب مضامین پر عمل کر کے توفیق دی واللہ ولما توفیقی ینزل من السماء من فوقہ خلاصہ
اوس سالہ متبرکہ کے دیباچی کا اس شرح کی دیباچی میں بیان یک بطور تصانید کو رہو گیا اسوا
اس کے مقدمہ سے ترجمہ شروع کیا گیا مقدمہ اس بیان میں کہ سب مسلمانوں کو روناٹ پر جب لازم کی
شہاد و غمی میں حضرت سر عالم محبتی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت و خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو
راہ دوم اور اسمہ مجتہدین رحمہ اللہ علیہم کا طریقہ جیسا کہ کتب معتبرہ فرماتے ہیں سنت جماعت میں موجود
جاہلین اور بد مذہب خلاف شرع کی برکھنیک اور طعن اور ملامت کرینکا اندیشہ کریں چنانچہ
عبادہ بن صلیت رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ہم مرہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اس بات پر
بیعت کی کہ انصرت کی فرمایا کہ میں اور اس پر عمل کریں تنگی میں اور فراغت میں سخت میں اور راحت میں اور
اس بات پر کہ اپنی اور کسی شخص کو سرور اور حکم مقرر کریں اور اس بات پر کہ نہایت کمین اور نکال لین کسی کام کو اسکی
اہل اور اس بات پر کہ کہد یا کریں حق بات جہاں کہیں ہوں اور اللہ کی طاعت میں کسی کو جھٹکا اور اسکی
خوف کریں پس سب مسلمانوں کو چاہی کہ جو رحیم جالبیت کی بطور شرک و عبت یا بطور گناہ و مصیبت ہوں کو موقوف
اور سد و کریں کہ پیچھے رہنے فرمایا ہی سیم طریق سنت کو مضبوط کرنا اور سپر عمل کرنا ہی بات کا لانی سی تہری
سوچا چھٹی کہ موثر تعین پر چھٹا اور بدعت کو چھوڑنا اور برا جاننا ضروری غمی میں لازم جانیں۔ علی الخصوص
اسن یا نہیں کہ اکثر لوگ سنت کو عبت اور بدعت کہتے ہیں بلکہ اوصاف کفر و مشرکین ہندی کیوں پر عمل
کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ان سب وجوہاں پر خلاف شرعیت کے برا جاننا اور نہ پر عمل نہیں کرتے اور ان کو

رسول علی کریم و اوصیای او کو منع کرتی ہیں تو وہ ان میں سے کوئی ایک کو مقرر اجازت دے گا کہ میں نے ملامت کرتی ہیں
 ایسی وقت میں اپنی بدعت خلاف کرنا اور شریعت نبوی پر قائم رہنا اور شریعت علی کی شریعت پر قائم رہنا اور شریعت
 مالوکی میں سے جو کچھ درست و اگر باطل ہو اور بہت فائدہ رکھتا ہے چنانچہ حضرت فرمایا ہی کہ جب کہیں میری امت میں
 فتنہ پڑی اور ان امور و عادت اور خلاف شریعت جاری ہوں اور وقت میں جو کوئی میری سنت پر عمل کری اور
 میری سنتوں کی ایک سے زیادہ کو شہید کا ثواب سبب سے سکا ہے کہ جو شخص کا فرائض یا مقابلیں میں میری سنتوں کی نذر نہ کرے
 حق تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان عزیز کو قربان کرنا سودہ تو ایک بار چلنا ہی سو اسوئی اور کوئی ہی ایک ہی
 شہید کا ثواب ملے گا جس شخص کی جو اپنی زندگی میں کہ اسلام بہت کم ہو گیا بلکہ صرف نام رہ گیا اور فتنہ
 اور بدعتوں کی کثرت ہوئی یا وجود مخالف ال بدعت اور اگر کسی طریق سنت نبوی کی جاری کرنے کی کوشش کرے
 جس سے ایک دن ہمسودن بد مذہبوں کی امن و تسکین میاں آوے اور ان کی تیرا اور ان کو رحمت فرمے جو جہلا
 خیال میں ہیں لانا۔ اسوئی ثواب شہید کا پانا ہی کسی شخص کی کیا خوش حرا کہی ہو فرد ختم شہید جان
 ستان بخند۔ چنانچہ خرم زبان کہند فرمادے اور انی الحقیقۃ علی س عواری شہید اور دنیا و دین و اسلام
 و احیائی سنت طریقہ انبیا اور اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے حضرت فرمایا
 کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ ہلاک دہشت گردی اور کفر و المین پر ہونا انبیا میں انکی بعد
 و جی میں کہ میں یعنی انکی اصحاب بعد انکی جو انسی کم ہیں ایمن تابعین پھر حضرت تابعین علی بن القیاس
 غرض کہ رضای مولیٰ از عبد مولیٰ۔ بقول شخصی دنیا روزی چند آخر کار ماضی داند۔ حال یہ کہ حضرت
 اطاعت پیری کرنا اور انکی حکم جیسا حق تعالیٰ رضامندی کا باعث اور بہت بریں میں داخل
 ہونیکا سبب اور انکی سنت کے انکار کرنا اور حکم کے خلاف چلنا اور مؤخرہ پھیرنا اللہ صاحب فضل و
 اور غصہ کا موجب و دوزخ میں پڑنیکا باعث ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ فرمایا میری امت میں چار قسم کے لوگ ہوں گے جو انکار کرنا اور انکی بدعتوں میں سے ایک سے
 ایسا جو انکار کر فرمایا جو میری امت کے وہ بہت سے ہیں جو میری خلاف کیا وہی نہ کر جانتا ہے انکا رسول قبول
 جیسے کہ وہ اسلام بعینہ اطاعتی تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ اپنی کلام مجید و فرقان مجید میں فرمایا
 رَبِّ اجْعَلْ لِّمُؤْمِنٍ سُلُوكًا مِّمَّا كَانَتْ لِنَبِيِّكَ رَبِّ لِيُخَالَفُوا شُرُوكَ فِي الْكَفَرِ لَا يُخَالَفُوا قُلُوبَهُمْ
 اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ لَّا يُفْلِحُ الْكَافِرُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے
دوستوں سے ملے گا وہ اس کے لئے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائی ہوگا نفع دینا جائز ہے۔

بعد از این مقدمه که تحریر و تحقیق جواب سئالات مرقومین شروع کیا جانور اللہ تعالیٰ فی فضل و کرم می نیست
 بویچه و این چنین بچند سوال از جانشین الون بن میر به وقت تولد زنده کی او کی دوز
 کانین اذان اوراق است که بنا و حبیب است یا مستحب است که نام محمد یا احمد رکعتا کیسای جواب
 فرزند تولد کی کانین اذان اوراق است که بنا و حبیب است یا مستحب است که نام محمد یا احمد رکعتا کیسای جواب
 دار و دین که کجای که اوراق ضعیفی اند یعنی بیایا که جدوت حضرت امام حسن بن علی پیدای بودی تو یعنی آنحضرت که
 دیکھا که حضرت امام حسن کی تولد که بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی افق سید کان بن اذان دمی در باین
 کان بن اذان سید اولی کانین بعدی علی الفلاح کے قد قامت الصلوة بھی کہا اور سید علی نے جامع صغیر
 میں منبدا علی سی نقل کیا ہے کہ حضرت امام حسن صلی اللہ علیہ وسلم واپس کے جس کی لڑکا پیدا ہو چھوڑی سید
 کان بن اذان اور اثنی کانین کا قامت کی جا رہی تھی اس لڑکے کو مرض لم یصبیان کا ضرر ہو گیا و زمین کے
 روایت میں سورہ اخلاص کا پڑھا بھی آیا ہی و اس لڑکا اوراق است کہنے میں طریق سنون پن ہی کہ اول لڑکے کو
 غسل و پیراں اور سفید کمری بن لیکر رکھا کو اس سید کانین اذان اور اولی میں قامت اور حتی علی الصلوة
 حتی اصلاح کھی وقت اپنا رخ و لون طرف پیسے بنار کی اذان بن پھر بن چنانچہ کہ نہ العباد میں
 اس طرح کہ ہے تا سید و شرعہ الاسلام میں منقول ہی کہ جب لڑکی کان بن اقامت کہ سید علی تو میٹھا عا
 پڑی اللہ اعلم بحالہ بن اقیار اللہ فی لاسلہ نہ تانا حسنا اور اس حال ثروت کری -
 اعیانہ باللہ احد مرشد تاسید احسن اور وضع میں شرح مفکوة اور شرح سفر السعادت کہ ہے
 کہ فرزند تولد کی کانین یہ آیت کہنا مستحب اگر چہ لڑکا ہو اللہ اعلم انی أعید ہا پاک و ذر تھما
 من الشیطان الرجیم قولہ او چہ ہا را کوئی اور بھی چیز چاہا یا پس لڑکا و سکی الکی اندر مستحب ہے
 لیکن جھوٹا ارفض ہے سلم فی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی و اس کے کہ کہ جس کی لڑکا پیدا ہو
 تو او کو پیشہ کے حضور پہنچائی لائی آپ کو برکت و عافاتی اور چہ ہا را چاہا و سکی تا نوین ملتی تھی
 جامع شتی تین مرد و حکم آنحضرت فی وقت لاوت عبد اللہ بن سید کی چہ ہا را دین کر کے چاہا کہ لڑکی تا نوین
 ملا پس سب چیز چھائی گئی پٹ میں احادیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بویچہ انھی جامع شتی کا
 مضمون تھا ہوا اور علی شریح بخاری میں بخند کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب پیدا ہوا تو او کو کسی مروضہ
 کی باہن بون مروضہ ہا را چاہا کہ لڑکی تا نوین لڑکا مستحب اور سب چیز کو ہر قسم یعنی خرمائی خشک بعد

فکر

باز این (از) کو صفت
نویسی ما قریب
باز این (از) کو صفت
نویسی ما قریب

مجلس علمائے ہند
ہندوستان کے علمائے
مذہب و ملت
مجلس علمائے ہند
ہندوستان کے علمائے
مذہب و ملت

دودہ لاپوری اور دودہ
پلاٹہ میں
مفتوحہ کر کے
اور اس کی
سروئی

مجلس

لینے فرمائی تبار اور کسی شہداء جو یہ چیزیں میسر نہ ہوں تو کوئی اور چیز سے جی کو اڑا کر کاہل ہو جائیگا ہر وہ کہنے کو
 اور لڑکی کا نام محمد احمد رکھنا مستحب ہے بی بی خارجی و سلم میں لکھا ہے کہ آنحضرت فرمایا اگر کوئی نام سیر نام پر
 رکھو اور سنن ابی داؤد میں منقول ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نام نہیں چن کر رکھو
 لیکن اگر سیر اسم میں سے چن لے گا اور طریقہ ابی جامع میں اور عرس میں کمال بن ابی سہل کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 عنہما نے فرمایا جس شخص کے تین لڑکی ہوں پھر دس آدمی ہوں ایک نام ہی محمد رکھنا تو میری نادانی کی لینے
 اس لیے نادانی کی ایسی ہی بے لغت بہت ہے محمود رہا مایہ منکوتہ شریف میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک عبد اللہ و عبد الرحمن سب ناموں نے زیادہ محبوب ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ سب ناموں میں بھڑو
 نام ہے جو مشتق محمدی ہوا و وہ نام جو منسوب بعبدیت ہو یعنی محمد احمد محمود حامد اور عبد اللہ عبد الکریم عبد الرحمن
 عبد الرحیم وغیرہ علی بن القباس آؤسن سنائی اور ابی داؤد میں درج ہے سی منقول ہو کہ آنحضرت صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا کہ بچی لڑکو کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھو تنبیہ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ جس لڑکی کا
 نام انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کی نام پر رکھا ہو تو کسی کو جائز اور درست نہیں کہ اس لڑکی پر لعنت کرے یا کالو
 یا چونکہ نام حقارت سے زبان پر لاوی لیکن اگر بدیظان اور بے تینہ چہ لفظ سخت پرست کے پاس حاضر ہو تو
 اس کے روبرو اس طرح کہے کہ تو ایسا ہی تو ایسا ہی نام لیکر برا اور بڑوں کی کہ فلانا ایسا اور ویسا اور
 لڑکی کا نام محمد ہوا تو کسی تعظیم و تکریم کرنا چاہئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جس لڑکی کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم کیا
 کرو فقط و وسر سوال جو شخص کہ لڑکی کا کان میں افان کہی تو افان کہنے سے عوض میں شیرینی یا کچھ نقد اس
 افان کہنے والے کو دینا درست ہے یا نہیں جواب اس افان کہے کہنے میں حدیث شریف میں اس قدر
 ثابت ہوا ہے کہ جب لڑکا پیدا ہو تو اس کا کوئی بزرگ اسکے کانوں میں افان اور قامت کھی اور اگر عین
 ادا ہوئے کے ریت کوئی غیر افان کھدوی تو بھی درست ہے اور نقد یا شیرینی اس کی عوض دینا مذکور نہیں
 چنانچہ جنین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیدا ہو سیکو وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونکی کان میں افان
 دینا ثابت ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اس کی عوض میں نقد یا شیرینی آنحضرت کی خدمت شریفین حاضر کرنا
 اور بطریق پیشکش گزارنا مستعمل نہیں پس اسی وقت میں سختی کو بطریق خیرات کچھ دینا قباحت نہیں
 بشرطیکہ نیت اجرت کی نہ ہو اس واسطے کہ لڑکی کا کان میں افان کہنا انعام عبادت ہے اور پیدا ہونے پر واجب
 ہے لکھا ہے کہ متواتر اصول قواعد خفیہ کی کسی عبادت پر اجرت دینا اور لینا درست نہیں بدلیل آیت کریمہ

[illegible]

قُلْ لَا اسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا جَزَاءً اِنْ كُنْتُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلٰی اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنْ فَرَّابَا لَمْ يَسْأَلْكُمْ عَلَيْهِ مَالًا
بہرہ کی کہیں اس تبلیغ رسالت پر کسی کچھ دلا نہیں چاہتا ہو میرا تو اللہ ہی میرے لیے سوال کرے گا
پیدا ہونے کے بعد رسول کے حجام وغیرہ اس کے لیے کیا باقی رہے؟ یہ تو درست یا نہیں جو اب ظاہر
لوگ مبارکباد کی عرصہ میں حجام وغیرہ کو کچھ ایسا لکھ دیا تو ان کے لیے یہ تو درست یا نہیں جو اب ظاہر
نقد اور کچھ ایسا لکھ دیا تو ان کے لیے یہ تو درست یا نہیں جو اب ظاہر
بطریق انعام کچھ دیا صحابہ رضی اللہ عنہم ہی ثابت ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں لکھا ہے کہ نبوت
کسی شخص کے کعب بن مالک صحابی کو انکی توبہ قبول ہوئی خوشخبری پونہ چار دنوں تک ایک کچھ انعام
پناہ پناہ اور اس شہر کو انعام میں دیا۔ لیکن شرح شریف یہ ثابت نہیں کہ ایسی قسم میں نہیں لکھی کہ وہ
اور آؤ میرے کچھ خوشخبری دینی والا کسی دعویٰ کری اور اپنا حق اور ہموں انگریزوں کی اسوٹی کہ ایسا دنیا
برے اور اس قسم ہی اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ برے اور احسان پر کچھ نہیں درست اور بہرہ کچھ
لوگ حجام وغیرہ کے گہا نس کا پونہ چار دنوں مبارکباد دیتی ہیں یہ رسم ہندو کی کفار کی ہی۔ پس اس طرح جو کچھ
اور مبارکبادی پونہ چار دنوں اور اسکی عرصہ میں کوئی چیز بطور انعام کو دینا درست نہیں چاہے کہ ایسی چیز
حجام وغیرہ کو بیخ و زبر کرے کہ انعام دے اور دین چوتھا سوال چھوچھ کہ ہندوستان میں رواج ہی
یعنی اگر لکھ پیدا ہوتی سی جی من یا سی اور دن کثیری اور کثیری اور منسلی کری چاندنی کی اور نقد
وغیرہ کی ناہنا لو الی اسکو اور اسکی نان باب کو بھیجتی ہیں یہ تو درست یا نہیں جو اب اگر لکھ لکھ
ناہنا لو الی کثیری وغیرہ اسکی مذکور بطور صدہ رحم کی بیچیں تو درست یا نہیں کہ انھیں علی التفریقہ سلم بھی
وقت ضرورت اور حاجت جدید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خبر گیری فرمایا کرتی تھی چاہے کہ یہ کچھ
وَأَقْبَلْتُ الْقُرْآنَ حَقَّ الْحَقِّ یَعْنِیْ اَوْرَاقَ تَوَاتُرِ الْوُكَاوِدِ كَاحْقٍ۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم
بجائے کہ اسکو اپنے دوزخ میں اپنا سنا لوگوں کو فائدہ پہنچانا اقسام خیر کی اور خیرات کر کے کو عالم الہی نازل کرے
وَأَقْبَلْتُ الْقُرْآنَ حَقَّ الْحَقِّ یَعْنِیْ اَوْرَاقَ تَوَاتُرِ الْوُكَاوِدِ كَاحْقٍ۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم
اور سوم الی خند اور جاہلیت عایت صلاخیال نہوا اور اگر اس رسم کو مذہبیت کے نیست کچھ بھیجیں تو کچھ
درست نہیں کہ کفار کی رسوم مشابہت لائے آتی ہی اور اس شخص کے حق میں صلح صلی اللہ علیہ وسلم فی
فرمایا کہ کوئی مجھ کوئی سادہ مشابہت کرے گا تو وہ اسے دوزخ میں اور اگر اسکو کوئی پناہ دے

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خوشخبری
کچھ دلا نہیں
چاہتا ہو میرا
تو اللہ ہی میرے
لیے سوال کرے گا
پیدا ہونے کے
بعد رسول کے
حجام وغیرہ اس
کے لیے کیا باقی
رہے؟ یہ تو درست
یا نہیں جو اب
ظاہر لوگ مبارک
باد کی عرصہ میں
حجام وغیرہ کو
کچھ ایسا لکھ
دیا تو ان کے لیے
یہ تو درست یا
نہیں جو اب ظاہر
نقد اور کچھ
ایسا لکھ دیا تو
ان کے لیے یہ تو
درست یا نہیں
جو اب ظاہر
بطریق انعام
کچھ دیا صحابہ
رضی اللہ عنہم ہی
ثابت ہے۔ صحیح
بخاری وغیرہ میں
لکھا ہے کہ نبوت
کسی شخص کے
کعب بن مالک
صحابی کو انکی
توبہ قبول ہوئی
خوشخبری پونہ
چار دنوں تک
ایک کچھ انعام
پناہ پناہ اور
اس شہر کو انعام
میں دیا۔ لیکن
شرح شریف یہ
ثابت نہیں کہ
ایسی قسم میں
نہیں لکھی کہ وہ
اور آؤ میرے
کچھ خوشخبری
دینی والا کسی
دعویٰ کری اور
اپنا حق اور
ہموں انگریزوں
کی اسوٹی کہ
ایسا دنیا
برے اور اس
قسم ہی اور
کتب فقہ میں
لکھا ہے کہ
برے اور
احسان پر
کچھ نہیں
درست اور
بہرہ کچھ
لوگ حجام
وغیرہ کے
گہا نس کا
پونہ چار
دنوں مبارک
باد دیتی ہیں
یہ رسم
ہندو کی
کفار کی
ہی۔ پس
اس طرح
جو کچھ
اور مبارک
بادی پونہ
چار دنوں
اور اسکی
عرصہ میں
کوئی چیز
بطور
انعام
کو دینا
درست
نہیں
چاہے
کہ
ایسی
چیز
حجام
وغیرہ
کو
بیخ
و
زبر
کرے
کہ
انعام
دے
اور
دین
چوتھا
سوال
چھوچھ
کہ
ہندوستان
میں
رواج
ہی
یعنی
اگر
لکھ
پیدا
ہوتی
سی
جی
من
یا
سی
اور
دن
کثیری
اور
کثیری
اور
منسلی
کری
چاندنی
کی
اور
نقد
وغیرہ
کی
ناہنا
لو
الی
اسکو
اور
اسکی
نان
باب
کو
بھیجتی
ہیں
یہ
تو
درست
یا
نہیں
جو
اب
اگر
لکھ
لکھ
ناہنا
لو
الی
کثیری
وغیرہ
اسکی
مذکور
بطور
صدہ
رحم
کی
بیچیں
تو
درست
یا
نہیں
کہ
انھیں
علی
التفریقہ
سلم
بھی
وقت
ضرورت
اور
حاجت
جدید
حضرت
فاطمہ
رضی
اللہ
عنہا
کی
خبر
گیری
فرمایا
کرتی
تھی
چاہے
کہ
یہ
کچھ
وَأَقْبَلْتُ
الْقُرْآنَ
حَقَّ
الْحَقِّ
یَعْنِیْ
اَوْرَاقَ
تَوَاتُرِ
الْوُكَاوِدِ
كَاحْقٍ۔
پس
معلوم
ہوا
کہ
اللہ
تعالیٰ
کا
حکم
بجائے
کہ
اسکو
اپنے
دوزخ
میں
اپنا
سنا
لوگوں
کو
فائدہ
پہنچانا
اقسام
خیر
کی
اور
خیرات
کر
کے
کو
عالم
الہی
نازل
کرے
وَأَقْبَلْتُ
الْقُرْآنَ
حَقَّ
الْحَقِّ
یَعْنِیْ
اَوْرَاقَ
تَوَاتُرِ
الْوُكَاوِدِ
كَاحْقٍ۔
پس
معلوم
ہوا
کہ
اللہ
تعالیٰ
کا
حکم
اور
سوم
الی
خند
اور
جاہلیت
عایت
صلاخیال
نہوا
اور
اگر
اس
رسم
کو
مذہبیت
کے
نیست
کچھ
بھیجیں
تو
کچھ
درست
نہیں
کہ
کفار
کی
رسوم
مشابہت
لائے
آتی
ہی
اور
اس
شخص
کے
حق
میں
صلح
صلی
اللہ
علیہ
وسلم
فی
فرمایا
کہ
کوئی
مجھ
کوئی
سادہ
مشابہت
کرے
گا
تو
وہ
اسے
دوزخ
میں
اور
اگر
اسکو
کوئی
پناہ
دے

انہیں اور ان کو کہہ رہا ہے کہ اس سوال کے جواب میں معلوم ہوگی کہ یہ کیا ہے یا نہیں ہے کہ
طریق چھو چوکہ کوہ کا جو ہندوستان کے مسلمانوں میں سواج ہے سو اس کی حاجت اس وقت صحت میں ہرگز
الکھو نہیں بلکہ تخصیص کچھ دینی وغیرہ کی اس وقت میں ایک سے کم رسومات قوم ہندو کی ان کو مان ہر ایک شادی
اور عقیقہ میں عید عید عید عید میں اس وقت میں اور رسوں کو ساتھ ایک عید رسم بھی مقرر ہے سو
رسوں ہندو اور مشرکین کی انہوں نے اپنے ہندوستانی مسلمانوں میں بسبب کثرت ارتباط اور ملاقات کے ہر
ایک شادی وغیرہ میں ان کا طریقہ میں اور بعض رسم کی صورت بدل کر کچھ اور نام رکھ لیا ہے سو اب ان کے ترک
کرنا جو موجب نقصان اور نامہاس کی کا بلکہ باعث ہونکا جائز نہیں ہوئے گا ایسے کام خلاف شرع نہ ہو
اور اس طرح عقیدہ باطلہ سے ان کا ایمان صفت میں جاتا جاوے گا کچھ عقیدہ ہی و تہمتیں الہی سے
ضرر و ظہور میں آتا ہی کسی رسم کو کرنا ہی اور ہر پڑے ہوئے نہیں ہو سب مسلمانوں کو مردوں و عورتوں کو
الزام ہے کہ جو رسوں یا نام حاجت کو اور کفار و مشرکین کے ہر ایک شادی میں بھی میں خلاف حکم خدا اور رسول کریم
کر لیں جو موقوف اور مسدود کریں اور جبکہ ہندو نہیں خواہ کسی اور شادی میں بھی میں خلیفہ و قریبا کو
کسی چیز کی حاجت ضرور پیش رو غیر منوعہ لاحق ہو تو ہندو و خودی و بھارتیہ جہد سے ہوئی ہیں
انہوں میں اور ہندو کی حاجتیں قرض کا جو ہر سر پر نہیں ہیں بلکہ ہندو ہے کہ یہ لوگ نام کے مسلمان رسوم
ہندو و کفار کے پابند و لاد کی ابتدا کی گئی آخر تک ہر ایک شادی و رات میں رسومات حاجت و کفر سے ہندو
مصرف اور ضرر ہو رہی ہیں کہ ان کو فرض و حجت زیادہ جا کر کرایہ و عیال پر زحمت و فرض ام لیکر حکم خدا
اور رسول علیہ السلام کے ان رسومات نہیں ہیں بلکہ میں اور دنیا کو نامور کو برتنہ دین کرنا کرتے ہیں ہندو
کہ اگر کوئی ہندو خدا کا اس کے خوف اور شریعت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام و الشاکر تہام کو لکھا
کوئی رسم رسومات نہیں ہے ترک کر دے تو اس پر نارون طعن نہیں وعت ملامت کے تو میں اس کی حقیقت میں
طعن ناحق ہی خود ملعون اور ملعون بلکہ کافر و مشرک ہوئے ہیں خیر بخیر کھنڈیا آگے تہا ہی عقوبت
جیسا کہ دیکھ پاؤ گے جس چیز کا یہ لوگ اسیکا پس کہاؤ گے عاقل کو اسی قدر کفار ہیں یہاں
ملائے پانچواں سوال ہاں اگر کسی سب سے لڑکے کا حقیقتہ سالوں میں نہ ہو کہ تو کچھ کتنا دست
ہی اور ان کی سر کے بال چاندی یا سونی سے تو لکھو وہ چاندی سونا جھام کو دنیا دہ سے یا بین عقیقہ کا
گوشت کس طرح تقسیم کریں اور سر پائی ان کے دی لیں یا کھال وغیرہ کسانہ زمین میں فن کر دیں

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کہ قربانی کی جانوروں کے پڑبان تو نہ درست ہے اور کسی بھی نذرانہ درست یا نہیں جواب علی خطہ کے نزدیک
 حقیقہ کے مستحب وہ کہتی ہیں اگر حقیقہ توین میں میسر ہو تو خود ہون یا کیسوں میں کہیں اگر شک و شبہ
 اور تکلیف کے سندن بھی نہیں تو فرض یا واجب نہیں کہ فرض کا پوچھ پتہ فی ذمی پر بھی تنبیہ قنواوی
 خانیہ میں لکھا ہے کہ علما کا اتفاق ہی اس بات پر کہ اگر حقیقہ ساتوین دن یا چودہویں یا کیسوں میں میسر ہو
 تو حبس میسر ہو چکی ہے اگرچہ شریعت میں گزر جاوے اس واسطے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حقیقہ چار
 برس کے عمر میں کیا تھا آخری اور عجائبات الدقیقہ میں مسائل الحقیقہ میں لکھا ہے کہ اگر حقیقہ ساتوین دن میسر ہو
 جب بترت کریں لیکن ساتوین دن کا لحاظ رکھی یعنی اگر ٹکا بروز جمعہ پیدا ہو تو حبس کی تو حقیقہ چار
 دن کریں اور بروز پنجشنبہ پیدا ہو تو بروز چار شنبہ اور چار شنبہ کو پیدا ہو تو بروز شنبہ و علی القیاس اور
 بروز کوئی طالع رکھی اگرچہ کتنی ہی برس گزر جاوے اتنی تو حقیقہ ساتوین دن قبل کہ تا درست نہیں
 قولہ اور چاندی کی برابر لڑکی کی سحر بالون کو نہ کدوہ چاندی صدق کی نسبت تھا جو کہ مستحب اور محامد کی
 اجرت میں دینا اور خلاف صدقہ اور جو لوگ لدا رو صا صاحب دیدن اگر کسی بالون کو سونے زن کی دہونا
 تصدیق کریں تو حبس جائز ہی اور ان بالون کو زمین میں دفن کر دینا مستحب چنانچہ طبری جو شرح مشکوٰۃ شریف ہے
 اس میں اطلح الکساہی پس ہر ایک سدا نوجا یہ کہ مستحب ہے اور اگر نیکی میں حقیقہ کریں مشکوٰۃ کی الحقیقہ
 لکھا ہے کہ احمد و ترمذی نے ابو داؤد و نسائی لکھا ہے کہ سمرقند میں جب تک یا لکھا کہ انحضرت فرمایا کہ
 ہر ایک کا اگرچہ اپنی حقیقہ عوض میں بل یعنی ممنوع اور محسوس اپنے والدین کے شفاعت لینے اگر وہ
 ایام طفولیت میں بغیر حقیقہ ہو مر جاوے تو بروز قیامت باپ کے شفاعت کی یا بیعتی کہ ایسی محبت سدا
 سی ممنوع و محسوس لینے اکثر عدیل و بریار را تا سید اور جامع المتفرقات میں لکھا ہے کہ علما کا اتفاق
 کہ کوئی لڑکے کا حقیقہ کھڑکڑوہ اوس کی کی شفاعت محروم رہا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر نہ ہو تو حقیقہ
 کھڑکڑوہ شفاعت محروم رہے تو لہ ساتوین دن یا چودہویں دن یا کیسوں میں کہیں اگر شک و شبہ یا فیضان
 و تہریر کی اگر کا ہو تو دوسری جن کہیں در لڑکی ہو تو ایک جن ہی ہو یا دوسری یا تہریر یا دوسری ہو تب
 التفصیل لیکن بھری و بیٹھریک اس کم ہوا و نہ چھٹی جن کی کم ہو تو کچھ عیب بھی ہو یعنی و شرط طبری
 قربانی کی جانور میں مہینہ عیسے کے جانور میں مہینہ عیسے کے جانور میں مہینہ عیسے کے جانور میں
 و سب کے سب کا سالوان ایک کی کسی برابر ہر شریک حصہ لڑکی نسبت حقیقہ قربانی کی کسی ہر قولہ و سب کا

فرج کرتے اور اس کا خون لڑکی کے سر کو لگانا جو بڑی بڑی روقت سلام کا آیت ہے لوگ تو اس کی کینہ سزا
 سزا یک بجز فرج کی کیا کرتی ہیں اور لڑکی کا منہ بند کر کے غرضان قوی ہیں جس کا نواز یا دعا کیا ہی درستی ن
 اس کا نام بھی کہتی ہیں تو کہ اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ عقیقی کو فرج کی دعا پڑھنا بہتر ہے واللہ
 هذه عَقِيقَةُ ابْنِي فُلَانٍ مَّا بَدَّهَ وَحَمَمَهَا بِعَصِيٍّ وَعَظَمَهَا بِعَظْمِهِ وَحَلَّهَا
 بِحِلِّيٍّ وَشَبَّعَهَا بِشَبَّعٍ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا اَمِيْنٌ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِّتَقِيٍّ مِنَ النَّاسِ
 اور حبانہ الرفیقہ فی مسائل الحقیقہ میں لکھا ہے کہ سہل ہے کہ یہی ہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا وَحَمَمَهَا
 قَطْرَةُ السَّمَاءِ وَالْاَمْرُ حَنِيفًا وَمَا اَتَاكَ مِنَ الْمَشْرُكِيْنَ اَنْ حَسِلَ لَكَ وَتُسَبِّحُ وَ
 تَحْمَدُ وَتُكَلِّمُ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ لَا تَقْبَلْ لَكَ ذَنْبًا لِّسْتَأْمِرْتُ وَانَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمْهُمْ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ لَكَ كَابَاتِ خَوْفِجِ كَرَسَ لَوْفَقَا
 لفظا بعینہ دعا میں قریب ہے اور لفظ فلان کے جگہ اس کی کیا نام بھی اس کوئی اور فرج کرے عقیقہ پر
 جگہ عقیقہ فلان بن فلان کوئی بیٹے فلان کے جگہ اس کی کیا نام اور دوسرے فلان کے جگہ اس کے کیا نام بھی
 مثلاً لڑکی کا نام عبدالہد اور اس کی کیا نام عبدالرحمن ہو تو غیر شخص پر کرنا لایون کے اللہم حلہ عقیقہ
 عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ فُلَانٍ اَمِيْنٌ ہے اور تَقَبَّلْهَا حَتَّىٰ كَيْفَ تَقَبَّلَهَا اَمِيْنٌ وَفِدَاءً لِّتَقِيٍّ
 کے جگہ فلان اے اللہ اور جو عقیقہ لڑکی کا یعنی خیر کا ہو اور اس کا بانی ہے کہ کئی اپنی کچھ سنتی کہی دیندہ نہیں
 کے جگہ ضمیر میں ہونٹ کہی اور لفظ فلان کے جگہ اس خیر کا نام لڑا اور اب اسے سو کوئی غیر فرج کرے تو سنتی کے جگہ
 فلان بنت فلان کو کہیے اگر لڑکی کا نام مثلاً فاطمہ ہے تو لَوْفَقَا اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَقِيقَةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ
 عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اور فِدَا اَلَا تَنْبِیْہُ کے جگہ اَلَا تَنْبِیْہُ کہی جیت دعا پڑھ چکی تو لیسو اللہ واللہ اَلَا تَنْبِیْہُ
 کہتا ہوا فرج کرے اور موخہ ذبی کا قبلہ کی طرف نہ ہو غیر طرف کو اس کا منہ کرنا کردہ ہو اور چار گین ٹھوس
 تیر چھری قطع کرے یعنی مری و حلقوم اور دونوں شھر گین گچاؤں گین لٹکیں دجی بالالفاق جلاں
 اور جو تین گین تو اس کے حلال ہو نہیں تخلیق امام عظیم رحمۃ اللہ کی نزدیک حلال ہو اور جو تین گین
 گین تو بالالفاق حرام ہو اور فرج کر نہیں شرط ہے کہ فرج کرے والا اور کما دے گا مسلمان اور جو تین گین
 سی اور فرج کر کے طریق سے خوب قف ہوں اگر چہ کہ نا بالغ یا حور شہیدانہ ہو اگر کوئی واقف نہ
 مشرف بہ کو کیا یا فرج کرے والا قصد بہم اللہ کہنا ترک کرے گا تو یہ حرام ہے کہ اس کا نام دے اور جو تین گین

اور تفسیر فتح الغریبین لکھا ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بنو بکر کے حکم پر آواہوں نے ادا کی
 کی ہے کیا انٹ نہ خرفہ کر دوستوں یا نہ کر کو کہلا یا اس سے بھی معلوم ہو کہ اور حصول نصیب
 کی خوشی کرنا اور دوستوں میں شری اور کہا تقسیم کرنا جائز بلکہ دستور ہے کہ اسی دلیل کو غیر شری
 میں ختم کلام اللہ شریف کے بعد شری غیر تقسیم کر دینی اور کو شری میں سے جو بھی جائز
 مسلح بلکہ مستحب اور تحصیل علوم فقہ و حدیث غیرہ و اخراج ہو بخوشی کرنا اور شری وغیرہ دستور
 آسان و بین تقسیم کرنا اسی دلیل ہی سے علم بالصداب انوار سوال لڑ کوئی ختمی میں اور
 لڑ کوئی گوشواری میں شری و طاعلم تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں جواب لڑ کوئی ختمی کے بعد
 کرنا اور کہا نا جائز بلکہ مستحب چنانچہ عبدالحق فی مشکوٰۃ شریف کے شرح میں لکھا ہے
 اس طرح شری تقسیم کرنا جائز اور باج ہو گا اور لڑ کوئی گوشواری تقسیم کرنا وقت کچھ غیر تقسیم
 کی تائید نہیں کیا بلکہ بطریق سوم اہل سنت ہو گا و غیرہ تقسیم میں تو اسبقہ لکھا کہ لڑ کوئی
 کان چنانچہ ماضیہ نہیں اور فتاویٰ حادیہ میں فتا حاسبہ نقل کیا ہے کہ لڑ کوئی کان چنانچہ ماضیہ
 کہ غیر صاحب کے بعد شری میں ہی دستور کے لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی
 کیونکہ نہیں دیا اور نصا بالحداب میں لکھا ہے کہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی
 لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان
 ضروریہ متعلقہ فتے کی بیان کرنا اور مقام میں ذکر کرنا جہت سے جائز ہے و جمیع امر کا جن شری
 قدس سرہ فی مشکوٰۃ شریف کے شرح کا منتخب کیا ہے اور بیان ہے و نقل کیا ہے کہ باوجود اولاد کا ختمہ کرنا و فتا و
 قاضیخان میں محیط سو منقول ہے کہ ختمہ کرنا امام عظم اور امام مالک و امام احمد رحمہم اللہ عنہم و مالک و علی
 اور بعض فقہاء نے لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان
 کو اور ہوا کرنا چاہیہ کہ اور سنو کی موقوف دینی پر کرنا ہی اور اگر شافعیہ بعض لکیر کرنا دیکھتہ کرنا واجب
 مسند امام احمد غنفل میں لکھا ہے کہ حضرت لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان
 سے حدیث ختمی کی سند ہے جو کہ قاضی خان میں لکھا ہے کہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان
 سے معلوم ہوا کہ عورت کا ختمہ کرنا ہی نہیں اور ختمہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان
 عورت کا ختمہ کرنا ہی نہیں اور ختمہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان چنانچہ لڑ کوئی کان

میں لکھا ہے کہ عورت کا ختنہ کرنا سنوں پر حدیث میں اس کے رد کے عورت کا ختنہ کرنا سوجب کی جگہ ہے کہ اس کا ختنہ کر کے
 انکی پھیری پر تازگی اور خوبصورتی آتی ہے اور شجوت سست ہوتی ہے اور جماعت میں بے شک زیادہ ہوتی ہے اور ختنہ
 اسکو بہت دوست رکھتا ہے اور اتھو اور جیسا کہ ختنہ کر کے سنت اور واجبیہ فرض میں نہیں اختلاف ہے ویسا ہی اسکی
 وقت میں بھی اختلاف ہے کہ کس عمر میں ختنہ کیا جائے عین العلم میں لکھا ہے کہ اسکا وقت سات برس کی عمر
 اور بعض نے پیدا ہونے سے ساتواں دن بھی لکھا ہے اور بعض کہتے ہیں ساتویں روز تو قضا ہے اگر نہ پہنچے کہ عمر
 پہلے مخالفت اور دفع خون ضرر کا ہے اور قاضیہ نہیں لکھا ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کو اسکی
 وقت کے تقریباً علم نہیں اور کوئی دلیل قطعی اسکی تعیین وقت پر نہیں اور صاحبین نے بھی اس باب میں کچھ بیان
 نبوت نہ پونہی اور پیش لائے الحلو کی روایت میں کہ جب وقت نہ ہو تو وقت بالغ تک جب کو کسی سختی اور درد کی حالت
 بروا اشتقاق حاصل ہوا سو وقت اسکا ختنہ کرنا چاہیو اور بعض نے سات برس اور بعض نے نو برس اور کسی نے دس
 برس بھی لکھا ہے اور بعض ساتواں روز تو لے کر چوبیس لکھا ہے اور قاضیہ ان میں منقول ہے کہ ختنہ کرنا تو بیکے
 عمر میں مناسب ہے اور جو اس سے کم ہیں بڑے زیادہ بھتر ہو اور اگر نو برس کے بعد تو زیادہ بھتر ہو اور بعض نے بھی چھتہ
 نہیں اور بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر عین علی پر واجب ہے کہ قبل بالغی ختنہ کر دے اور بعض نے سات برس کی عمر تک
 نقل کیا ہے کہ امام اعظم نے فرمایا ہے کہ ختنہ کرنا کوئی وقت معین نہیں لیکن اسکی کا حال ہشتا گرو اگر اشہد
 اتنی طاقت ہے کہ اسکی دیر و سرخ کی سختی اور مصیبت کو اٹھا سکتا ہے تو تاجہ بکری اور بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 قوت اور طاقت انکے خیر اور دنیا سکھائیے اب سب کو بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 سوا ہے کہ حضرت برہم علی بنیاد علیہ السلام کا ختنہ انہی برس کی عمر میں اتفاق ہوا اور تفسیر راوی میں لکھا ہے
 کہ حضرت ابراہیم کا ختنہ انہی برس کی عمر میں حضرت اسی کا پیدا ہونے سے ساتویں دن اور حضرت اسماعیل کا تیرہ
 عمر میں ہوا علی بنیاد علیہم السلام پس یہ سنت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی انکی اولاد میں جی رہی ہے کہ تیرہ
 برس کی عمر میں ختنہ کیا کریں شرح سفر السعادت میں بطرح لکھا ہے ایسا نا چاہیے کہ قاضیہ نہیں لکھا ہے
 کہ جس شخص کا ختنہ ہو تو اگر بعد معلوم ہوا کہ جس قدر کھال کا ثنا سنا اس سے کم کٹی پس اگر نصف زیادہ کٹے
 ہی تو البتہ اسکو حکم مختون کا ہی اور جو نصف کم کہاں کٹی ہو تو اسپر حکم مختون کا نہ ہوگا اور جس کا ختنہ
 نہیں ہوا اور کسی کہاں ختنہ کرادے کو چرگی کہ ختنہ داری تو کوئی میں ایسا نا معلوم ہوتا ہے کہ اسکا ختنہ
 ہو چکا ہو اور اسکا ختنہ کیا جائے تو بغیر سختی اور اذیت کی اسکی کھال نیچے کو نہیں اتنی تصویر میں اگر کوئی

حجام حافق کو کہ اسکی ختنہ کر عین جہد کہاں کا ثنا منظور ہو بیٹک سے زیادہ کچھ بگے تو اس حالت میں اسکا
 ختنہ کرنا چاہئے۔ مصورت میں اس عمل کی سبب سے ختنہ کرنا سونے بھینکے سبب آدھے سوا قلم ہو اگر کوئی
 کا فریبہ ضعیف سلمان اور حجام حافق کہتا ہو کہ اسکو طاق ختنہ ہو نیکی نہیں تو اسکا ختنہ نہیں علیٰ ہذا القیاس
 اگر کوئی سلمان بہرہ ضعیف ہو گیا اور طاق ختنہ کے نہیں تو نیکی بھی حکم ہی اور جو شخص قبل ختنہ ہو گیا
 بالغ ہو گیا اور طاق ختنہ کی رکھتا ہے قدامی حنفیہ اسکا ختنہ کر لیکر منع فرماتا کہ مسکت کے اوپر عین ترک ضرر
 یعنی کشف عورت جائز نہیں اور متاخرین حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر اس شخص کو مرد ہو گیا اور دین اسلام بھیج
 اندیشہ ہو تو اسکا ختنہ کرنا بعد بلوغ کو بھی مصلحت ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر اسکا ختنہ کرنا فرض ہے اگر نہ دیکھتے تو بالغ
 ہو یا بالغ سمجھے کا ختنہ کرنا چاہئے اور عالمگیر میں لکھا ہے کہ جو شخص قبل ختنہ ہو گیا بالغ ہو گیا تو اگر وہ آپنا ختنہ کر سکے
 تو آپ کر لی اور جو نہیں کر لے کر میر ہو تو عورت ختنہ کرنا ساتھ نکاح کر لیا اسکو سول ہو تو وہ عورت اسکا ختنہ کرے
 اسی طرح اگر کوئی شخص ختنہ نہیں کر سکا علامت کو اور عورت ہو نیکی دو نو موجود ہیں وہ ختنہ کرے یا نہیں
 بالغ ہو گیا تو وہ بھی کسی عورت ختنہ نہ کر خرید کر یا اسکی ساتھ نکاح کر لے پھر عورت اسکا ختنہ کر دے یا نہیں
 بالغ ہو نیکی بعد مرد کو اسکا ختنہ کرنا مکروہ ہے کہ شاید وہ عورت ہی اور غیر عورت کو بھی اسکا ختنہ کر دینا درست
 نہیں شاید کہ وہ مرد اگر اگر ختنہ مشکل قریب ہو کر نہیں ہو نیکی تو مرد کو اسکا ختنہ کر دینا کچھ قیامت نہیں اسلئے کہ
 اگر کوئی کا ہی تو مرد کو لڑکی کا ختنہ کرنا ضایع نہیں اور جو لڑکی ہی تو بھی جب نہیں کہ ابھی غیر مشتاقہ ہے اور
 حسب متکا شعوبے ہی چنانچہ طالب النہی میں ایسا ہی بقول ہر امر حرام فرما کہ میں لکھا ہے کہ ختنہ کرنا مذکور
 کی روئے بعد مال کے مسنون اور برزیکہ مذکورہ و سوال سوال ختنہ کو قریب طفل ضعیف کو کوئی دوا لہذا
 کہلانا اور اسکی ہاتھ پاؤں کو جہد لگانا درست ہے یا نہیں جواب جیسا جان عورت مرد کو کچھ چیز لہذا دار
 کہلانا اور کہلانا حرام ہی ایسا ہی ہو تو نکو بھی حرام ہی حدیث شریفین میں ہے کہ جو چیز لہذا وہ حرام اور جس چیز کو کہلانا
 یا پینے سی عقل و دین اور بھوشی آدمی وہ شراب و ریشہ ہر قولہ اور جیسا کہ مرد جو انکو ہاتھ پاؤں میں ہندی
 لگانا حرام ہے ویسا ہی مرد و نابالغ کو بھی حرام ہے اور جس طرح جوان خود کو جہد کا استعمال دے دے وہی چھوٹی لڑکی
 کو بھی رو ہے اسواسطی کہ چھوٹا لڑکا بڑی مرد کا تابع اور اسکی حکم میں ہے اور جو لڑکی بڑی عورت کے تابع ہے
 الاحساب میں لکھا ہے کہ لڑکی کو بھی ہندی لگانا منکر اور نہیں اور لڑکوں اور لڑکیوں کو شراب و ریشہ لگانا
 جائز کیا حرام ہے اور گناہ جہد لگانا دینی کا اور لہذا دار چیز لکھنا کا کافی اور کہلانا اور پینے اس سے لہذا

ہنسی جو ہرگز نہ ہو سکے وہ چہ تو شو بھی در سبک اور جو انکو ناروا کہہ انکو بھی ناروا ہے اور جو خیر فقط مردونکو جائز ہے
 وہ انکو بھی جائز ہے اور صرف مرد تو جو حلال ہو وہ سب انکو بھی حلال ہے پس جبکہ نشی کی چیز کا استعمال
 کرنا ہرگز نہ ہو سکے تو چہ تو شو بھی بھر حال ہرگز نہ ہو سکے اور نہ ہی لگانا صرف عورتوں کو درست ہوا تو چہ بڑے
 مردونکو صحیح ہو کہ چہ تے تو بڑی تاج ہوتے ہیں کیا **سوال** دستور ہے کہ کج کا دین
 مقرر کرے کہ وہ کس طرف سے دلوہ کی گہر کو حجام اور پھاٹے ہاتھ پٹری بھی جاتے ہیں اسکی عوض میں حجام اور
 پھاٹے کو دلوہ کس طرف سے کچھ نقد یا خیر یا کرتی ہیں بھہ دینا درست یا نہیں جواب اگر دلوہ کس طرف سے
 بطریق الغام کہ چہ حجام اور پھاٹے کو دین تو جائز ہے واجب ضرورت نہیں یعنی ویزاں یا پین چاہیں یا پین
 وین اگر دین تو کیونکر اور نہ پین ہو چکا کہ یہ تو ہمارا لنگہ ستوری یا ہمارا حق ہی اس واسطے کہ خوشی کی وقت
 کچھ الغام دینا ترے اور احسان کی اقسام سے اور احسان کہی کو جو روز و نہی ہو چکا کہ اسکو دینا اور روز و نہی ہو
 چنا کہ تیسری سوال کے جواب میں یہی اسکایاں ہو چکا **سوال** اگر کوئی شخص دلوہ کر یا دلوہ کس طرف سے
 اس میں یوں کہی کہ ہو تو اس ملک کے رسومات مرد بہر عمل کرنا ضرور ہو خواہ شریعت طوفی ہو یا مخالف اسکو
 جس دی مٹھلین راگ در رنگ و رتھول شامی در آرائش غیر منہون تو وہ شادی کہے بلکہ مرد کا تاجا اور روت
 کی مجلس سے سوہ لٹا دی یعنی میں پابند رسومات اہل زمانے میں ہم اپنی گھر جو چاہتے ہیں سو کرتی ہیں اپنی نیک
 مفتاح میں تم اپنی گھر چاہو سو کرو عیسیٰ بدین خود اور سو بدین خود ہمہ تیار کچھ زور اور حکومت نہیں سب سے تین
 ایسی باتیں کہ نہوالی پر شرع شریف کیا حکم ہے اور طرف ثانی جو پابند حکم خدا اور رسول کی ہیں وہ اس محفل میں نہیں
 ہوں یا ہوں جواب ایسے کلمات بخود زبانہ لانا کمال بی ادبی اور ہیبت ہراسی و خوف زوال میان کا ہے کہ خدا
 اور رسول کی احکام یا احترام کو رسومات اہل زمانہ کی مقابل میں سبک کرنا حاصل جانا اور رسومات کا پابند ہو کر دلوہ کو محکم
 پہننا اور امور دنیا کو کایا آخرت پر فضیلت دینا باجوہ دیکھ اکثر ان رسومات میں بدعت و گمراہی و کفر و جہالت
 سر فک فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں لکھا کہ اگر کوئی شخص کسی غلامی مقدمہ میں شریعت کا حکم یوں سے دہے
 جو اب میں کہی کہ ہم تو پابند رسومات ہیں احکام شریعت کا پابند نہیں شخص بعض علماء کو نزدیک فرما دیا کہ اگر کوئی
 شخص شک ہی نہیں پس سکودا جب کہ جلد تو یہ اور مستغفار کرے اور رسومات خلاف شرع کو بد لکھو دینی بازار سے
 اگر تو بخریگا اور باز نہ آویگا تو مقرر یہ صراحت اسکا کہ کوئی نہ پوچھا دیکھا تا سید اور تفسیر موضع القرآن میں لکھا ہے
 کہ اگر کوئی کسی سے تعرض نہ کرے اور چاہے عینی میں غنم داو و سوئی میں غنم داوہا مسکائی نہیں اسلام میں کسی دین میں داخل

مگر اور اسی تفسیر میں جو کہ تَبْدِیْضٌ وَتَحْوِیْلٌ وَتَحْوِیْلٌ وَتَحْوِیْلٌ کی فائدہ میں لکھا ہے کہ معلوم ہوا سیاحہ منصفہ
 اونکی ہوگی جو مسلمانین کفر کرتے ہیں اسی منصفہ کو کہ اسلام کہتی ہیں اور عقیدہ خلاف اونکی کہتی ہیں فیسبے مگر ابھی
 حکم کہتی ہیں فقط قولہ اور فتاویٰ حامد میں نام صاحب الملتہ الدین کے رسالہ سے اور اونہوں نے نواز الدہلوی کے
 اور اس میں بسوٹا نقل کیا ہے کہ ابو نصر دہلوی نے قاضی ابی البرکات الدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کی ہے کہ جس
 شخص نے راک سنا وہ اسے پاکسی وریا کوئی اور فعل حرام دیکھا پھر دیکھا چاہا اور تحسین کیا خواہ اعتقاد ہی وہ غیر
 اعتقاد کو وہ شخص فوراً مرتد ہو گیا اس سبب کہ اس نے حکم شرع کو باطل کیا۔ اور جو کوئی حکم شرع کو باطل کرے وہ منون
 نہیں کہ مجتہد نزدیک اللہ تعالیٰ اونکی بندگی قبول نہیں کرتا اور یشکیان اونکی دور کرے اور اسکی جود
 کو طلاق بائن ہوگی پھر اگر توبہ اور استغفار کرے تو توبہ اور تحسین نواز دیکھو گردن مارنا اور قتل کرنا واجب اس واسطے
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی دین اسلام کو بدلے والی قوم اور کو قتل کر دیکھن مناسب ہے
 اس کے کہیں کہ توبہ کر اور ایسی کلمات اور افعال سے باز آئے پھر اگر اس نے توبہ کر لی اور از سر نو اسلام قبول کیا تو توبہ
 اور تحسین اسے قبول کریں اور اگر بقدر کہینے اسکو توبہ کر لیکو پھر اور پیدہ ہی مار ڈالو تو یہ بات مکروہ ہے لیکن
 اس قابل پر کچھ گناہ نہیں اور یہ ہی اس کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص شرعی ایک حکم کا بھی انکار کرے تو اسکا
 ایمان صحیح نہیں اس واسطے کہ جب تک جس احکام شرع کو قبول کرے گا اونکی تصدیق بالقلب اور توحید قرار
 زبان کا صحیح ہونا واجب ہے چنانچہ محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہہا کہ جو شخص شریعت کے حکم کا منکر ہو تو
 مقرر اس شخص نے کہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہنے کو باطل کیا حکایت ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
 غصہ میں بہر ہوئی افسوس کرتی ہوئی اپنی قوم میں تشریف لائی اور نہ کہ قوم اور نہ کہ رانگ گاتی ہیں کہ وہ
 گو سالہ کی جو سامری بنادیا ہوتا ہے جن میں اور دفرہ و زمرہ ہیں تو اب فی فرمایا کہ یہی صورت فتنی کے
 انھی ہیں جسکی امور نام شروع مثل فصل و آلات لہو یعنی بقارہ اور دہول و رانسا اور فرنا اور جنگ
 رہا ہے رانسا یعنی آرائش غیر موجود ہوں خواہ مجلس نکاح میں ہو چاہے کسی شادی میں ہو تو انکے چاہنا اور
 اس مجلس میں شریعت کے جائز نہیں بلکہ مطلق حرام ہے چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابوں میں تفصیل تمام
 منقول ہے حضرت شیخ عبد القادر دہلوی رضی اللہ عنہ فی غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے کہ مجلس نکاح وغیرہ
 میں چار دہشت بشرطیکہ وہ مجلس منکرات شرعیہ سے خالی ہو اور جو اس مجلس میں کوئی چیز منکر یعنی غیر
 شروع ہو مثلاً دہول رانسا یا ربط یا طنواری یا رباب یا سازگی وغیرہ تو اس مجلس میں بیٹھنا ہلاک ہے

اس واسطے کہ یہ آخرین حساب میں پس ہر مسئلہ انکو داجب ہے کہ ہر امور سے شرعیہ و دوجہاگی اور کسی مقتدر
اور دینویں باب و رہبائی بند اور دوست آشنا کی خاطر داری کو کھی خلاف حکم خدا اور سونہ کرے و تادیب
اللہ صاحب سورہ حجاب و کہ کی آخرین منہ صاحبک فحاطب کر فرمایا کہ تو نہیں انکا قسم کہ کہ جو تین
رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھون پر کہ مدتی کریں ایسوں جو مخالف ہو اللہ اور اسکی رسول کو اگر چاہی یا پس
یا مٹی ہوں اپنی بھائی ہوں یا نہ کر لیکو انکی و لیس لکھ دیا یہ ایمان اور انکی مدد فرمائی اپنی غیب کے
فیض سے اور انکو داخل کر لگا باغ و عین جنکی جی جی ہرین پرین اللہ نسی راضی اور وہ لوگ اللہ سے
راضی وہ ہیں جتنی اللہ کو سنتا ہی جو جتنی اللہ کا یہ مرد کو لو پھنے یعنی وہ لوگ و سستی نہیں کہتے اللہ کی اللہ
اگرچہ باب مٹی ہوں وہی لوگ سچی ایمان والی ہیں اور انکو یہ کچھہ رجسین اس آیت ثابت ہو کہ جو لوگ ایمان
الحا فسی ایسی اور کی خاطر سی خلاف شرع کام کریں اور مضائقہ بنائیں بھڑ دعویٰ ایمان دیکھ کر نہیں جہ میں ایمان
انکا سلسلہ میں قولہ اور منکوہ شریفین لکھا ہے کہ رسول اللہ فی فرمایا کہ جو وقت بنی اسرائیل گناہ کرتی تگی
علمانی انکو کھا کہ اعمال افعال غیر شرع سے باز آؤ گناہوں بچو انہوں نے عالم کو کھانا مانا اور گناہوں
ی باز نہ اتی پھر عالموں فی انکو پاس پنے بیٹا یا اور ساتھ کہا نا کھلا یا تب اللہ تعالیٰ انہیں ایک دل و سر
کی دل پر بار اور مختلط کر دیا یعنی انکی دریا میں دشمنی اور پوٹ پٹگی پھر لعنت کی اللہ فی انکو داؤد و زبیر
علیہ السلام پر بھیجے سے کہ وہ لوگ یکجہ ہوئی اور حد پر سے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ قرآن شریفین رسول خدا کو فرمایا
کہ بعد نصیحت دینی کو قوم و انصاف کے پاس مت بیٹھتا پیدا و عین العلم میں لکھا ہے کہ حدیث شریفین آیا
ہی جو وقت غائب اور اس فتنہ کی پائی اور قباح کا چاہیو لا اچھے تو اس پر خدا کی لعنت ہو اور زمین و آسمان
ہونا لازم ہے یعنی عالم کو چاہے کہ چپ نہ بلکہ بالعرف و بعضی عن المنکر سناوی اور جو طاقت نہیں کھاتے تو
الگ ہو جاؤ اور اہل فتنہ اور فساد کی شامل نحو اور روضہ میں نقل کیا یہ کہ آنحضرت فرمایا کہ بعض لوگ میرے ساتھ کیا
کی دن بند ہوں اور جو کوئی صورتیں اٹھائی جاوگی اس سبب کہ طاقت اور قدرت ہو اہل صفا کو گناہ
باز رکھا اور منع کر نہیں سکتی اور بد اسنت کی اور بالابینہ یعنی لکھا ہے کہ بالعرف و بعضی عن المنکر و ابیہ اگر مقتدر
رکھتا ہو تو ممنوع اور خلاف شرع چیز کو ہاتھ و لگاڑی اور جو خصلت زبان منع کردا جو زبان منع کر دیتی
طاقت نہیں رکھتا یا اپنا کہنا مفید و موثر نہیں جانتا تو دل سے ضرور کہہ دے گا اور اس اہل منکر کی صحبت
کر اگر اس قدر بھی کر لگا تو اسکی بال میں آئے شریک ہو گا دنیا میں بھی دین میں بھی اسو اسو ہے فی اللہ

و فیضان اللہ فیہ من قولہ اللہ طرف ثانی یعنی جو لوگ کہ تابع حکم خدا اور رسول کے اور باندہ احکام شریعت
 ہیں انکو کس طرح اس مجلس میں اور کچھ منکرات شرعیہ میں جان جائے نہیں فیہ فیض اسکی و لم یمنع من بخوبی معلوم
 ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ میرے سوال رسالہ اور دستور کو کہ کچھ حصے کئی روز پہلے وطن کو ایک علیحدہ
 مکان میں چپا کر بھلا دین یہاں تک کہ اس مکان کی محنت میں بھی نہیں بکھتی دینی پھر درست یا نہیں اور یہ بھی رسالہ
 کہ ایک شادی میں انہا کے لوگ کچھ نقد یا جوڑی کپڑوں کی لطیف بیوہ آپس میں دیا کرتی ہیں سو جا رہے ہیں
 جواب میں نکلے دو لہر چند فریاد بھلا نا مباحات کے اقسام سے جو کرنا کرنا دونوں برابر ہیں لیکن امر مباح
 کے کرنی کرنا پر مصر ہونا اور نہ کرنا اور کرنا بری بات کے نہ کرنا علی قاری نے شکوہ شریف کی شرح میں لکھا ہے
 کہ جو شخص کسی امر مندوب کو محبت کرتی ہے پر قدر مصر اور نہ کہ ہو کہ اسکا کرنا اور عمل میں لانا بطور فرض واجبیت
 ہو کہہ کر جان اور کبھی کبھی ترک نکاح کرے اور جو امر مباح ہو کہ اسکی رخصت اسے کبھی بھی عمل نہ کرے یہاں
 رخصت پر امر کرنا کہ وہ جائز مقرر شیطانی یہ صراحت اسکی دلیل اگر کو گمراہ کیا ہو اور راہ ہست سے ہٹا دیا ہے
 سو اسکا کیا حال ہو گا جو بدعت و منوع بات پر صراحت کرے تو کچھ متقدم ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ جو امر مباح ہے یعنی
 جسکا کرنا نہ کرنا برابر ہی اسکو بھی گاہ گاہ عمل میں لایا کرے تاکہ وہ امر مباح حرام ثابت نہ ہو اور جسکا کرنا مندوب و تحریم
 یعنی اسکو عمل میں لانا موجب یا بکام ہے اور نہ کرنے کچھ گناہ نہیں اسکو کبھی بھی ترک بھی کیا کرے تاکہ اسکا حکم فرض
 واجب یا سنت ہو کہہ کا سامنا ہو جائے و لازم و واجب بنا امر مباح و موجب فی فیض واجب اسکا کرنی پر مصر ہونا
 اغوی شیطانی ہے بلکہ قطع نظر امر مندوب گاہ بگاہ بہت اتمام حضرت کی سنت بھی نہ کرنا سنت کا لگا
 حکم واجب ثابت خصوصاً لا بد نہیں لکھا ہے کہ قابلیت طہان کی تین نماز فجر اور عصر میں طہاں مفصل
 یعنی سورہ حجرات سورہ بروج تک اور عصر عشاء میں وسط یعنی بروج سورہ بیکہ اور عصر میں فیض مفصل یعنی
 سورہ اخرا قرآن تک پڑھنا سنت لیکن اسکو لازم کر لینا اور ہمیشہ اسطوریہ پڑھنا سنون سننے سے جتنا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا فرج میں متوہدیں اور کبھی نماز میں سورہ طہ اور سورہ نجم اور سورہ مزلات پڑھیں یہ قولہ اور
 رسم نبوی کی جو اسکی بطریق مدد و اعانت ہر ایک شادی کو وقت مقرر ہے سو مباح ہے۔ بلکہ نیکی اور عیدہ رحم کو قسم
 چاہیے کہ اپنی مقدور کیواف صلیہ رحم کی نیت سے خرچ کریں اور عیدہ کے حالت میں فرض کا بار نہ اٹھادیں کیسی
 مباح کاموں میں فرض کا بوجھ اٹھا کر اسکا ادا کرنا ہے دوسرے فرض کر لینا بھتر نہیں یعنی تہ دنیا پر شک کہ اپنی امور
 اور غیر کا لحاظ نہ لیا امر مباح اس کے واسطے فرض لکھ دینا برابر ہے جو سوال رسالہ کہ لکھ لکھ کر لکھ لکھ کر

شادیوں میں انکی ناخال کی عورتیں جیج ہو کچھ لہو اور کپڑوں کی جوڑی اور نقابنی ساتھ لگا رکھی بابا پ کو دیکھتے ہیں
 اور کچھ ناخال والی انکی شادی کا سبب خچ اپنی ذمہ پرائی ہوتی ہیں یہ طور شرعت سے درست ہی یا نہیں جو اب
 اس طرح کا دنیا لینا موافق اصول شرع کی جائز ہے بشرطیکہ دینی والا نکوی اور صلہ رحم کی بیٹے دیوی اور قرین لینا
 بھی نہ پڑی حضرت بھی نکوی اور صلہ رحم کی رکھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ البامعاہ فرمایا کرتی تھی
 پس ایسی عین سطر علی چیز نیک بیٹے دنیا لاکر اس میں جیج بلکہ سب سے اور جو خیر اور نامور کی بیٹے کچھ دیوی و خیر چکر
 کہ لوگوں میں شہرت اور بڑائی ہو اور اگر گوار نہ ہیں بلکہ اگر وہ اس واسطے کہ مال خرچ کر نہیں تفرار اور نامور ممنوع
 مشکوٰۃ شریف میں صحیح مسلم ہی نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صورتوں اور مالوں کو نہیں دیتا
 بلکہ تمہارے دلوں اور عواطف کو دیکھتا ہے تمہیں جانا چاہے کہ شادی میں اس دینی کا نام بھات ہے اور فی الحقیقہ
 صل اس رسم کی شریکین ہر گز یہاں ہی ہنود کی ہاں مہر کے شادی چند روز سابق دو طرح و دو طرح ناخال
 عورتیں یہ سبب بابت کو رہے ساتھ لگا گئی تھیں یا تھیں تو ہوں انہوں نے کچھ ہاں میں شہرت کرتی تھیں یہی دہوم دہام کو اگر وہ
 اور دو طرح کی بابا کے دینی میں ہی جبکہ اس رسم کا نام بھی مثل چوہ چل و منڈا وغیرہ کی ہندی زبان میں
 بھات مقرر ہوا ہی سو یہ رسم بھی مثل اور رسوم ممنوعہ کی ہر گز مسلمانوں کی ہی پسند کر کے پڑ جانے کی ہے
 اور خوب ظاہر ہے کہ اس میں ہن سوا اپنی ناموری اور فخر کی اور بجز شہرہ اور ہنود کی نکوی صلہ رحم کا نام و نشان بلکہ
 دیم و گمان بھی نہیں اس واسطے کہ اگر صرف تنگی اور فخر حاجت بل شادی کا کیا نامور تاج کچھ اپنی مقدور کو موافق ہوتا ہے
 اسی نامی حوالہ کرتی اور نہ دیگر بھات کی طرح دہوم دہام و ہنود کی شادی اور گنگ کے ساتھ کچھ ہاں میں ہر ایک میں
 و عام کو کہلاتی ہو کیوں لیجائی ہیں اور اپنی ہی مقدور اور محتاجی کی حاجتیں ڈیوڑی سکا دینا قبول کر کے فرضا
 بوجھ اپنی ذمی پر کھاتے اور باغ و چوہالی و دریا ب گھر کا کیوں چھتے اور رسم اگر نہ سمجھتے تو ادنیٰ اور اعلیٰ غریب ہر قسم
 ایسی سبب معینہ نہ کو رہے کچھ ہنود کیوں جاتی بلکہ وہ لہو اور دو طرح کے اولیا اگر دولت مند ہوتی تو انکی دولت مندی
 کی صورت میں انکی ناخال والی انکو کچھ بھی نہ سوا سند و نشان مسلمانوں نے رسوم ہنود و شریکین اس قدر لازم
 پکڑا اور واجب جانا ہی کہ کسی حال میں اور کیسی ہی تکلیف و تصدیق میں گرفتار ہوں فرضاً ہم لیکر انکی سبب سے
 معمولی پورا کرتی ہیں علیٰ ہذا القیاس اس رسم کو بھی بھر حال پورا کرتی ہیں ولیا می عروس و داماد کو سطر علی
 حاجتیں کیوں نہ ہوں لوگ بھی سبب معینہ تمام نہاد رسم قدیم اور کو دیا کرتی ہیں اگر رسم نجائی اور پیچیدہ صلہ
 رحم کی دیتی اور فخر اور ناموری کا خیال نہ تو بصورت میں کہ فریقین اولیا لگا لگا اور منجانب ہوا اور خیر

حاجت مشرور و ضرورت قہریش ہونی تو البتہ بھیر لوگ اس وقت بقدر اپنی حیثیت و مقررہ کو اذکی حجت
 رسائی کرتی اور تعین تخصیص باب مقررہ مسطورہ کی تحریر و اپنی بھید و ریکی حالت میں یا تو کمی و کمند
 کی صورت میں قرضہ را در زیر بار ہونی فقط پندرہ سو سال ساچکا دن مقرر کرنا اور دس دن
 سیوہ و شیرینی اور خوشبو اور کپڑے و کجا جوڑا و دولہ کی طرقت و دلہن کے واسطے پہنچا دے سکتے یا نہیں اور بعد اس حق
 کی محضدی کا دن مقرر کر کے اس دن دو لہن کی طرقت سے کسی جھکے یا کسی اور لڑکی کی ساتھ دولہ کی گھر بھرتے
 پہنچ کر دولہ کرنا ہوتا ہے اور کو محضدی لگانا درست ہے یا نہیں جواب سیوہ و شیرینی اور خوشبو اور کپڑے وغیرہ
 دو لہن کی طرقت سے دو لہن کی واسطے پہنچا دے سکتے بلکہ سنت لیکن کوئی دن مقرر نہیں چنانچہ ان چیزوں کا پہنچنا بطور
 ہدیہ و تحفہ پیغمبر صاحب علیہ وسلم کی فعل و کھنچنا بہت عالم القنبرل میں لکھا ہے کہ جب کہ حضرت نے حضرت
 زینب کا نکاح زید رضی اللہ عنہا کے ساتھ کر دیا تو ابی زینب ہر کی پاس خلوت کی وقت داخل ہوئیں اور جناب پیغمبر
 صاحب بخوش وینار و تماشہ دم اور ایک لڑائی و ایک پرہیز یعنی کرنا اور ایک لڑائی لنگ و ایک
 چادر بڑی و ایک من دس سیر سو امن جسں کہا نیکی قم اور نیس صاع یعنی تین من جو واری حضرت زینب
 کو بھیجے انتھی آجینا چاہی کہ پیغمبر زینب یعنی لی پاک پیٹی پیغمبر صاحب علیہ وسلم کے ہتی اور پیغمبر زینب بنت
 نجش ان حضرت کی پیو پی کی پیٹی تھیں جسدن ان دونوں کا نکاح آپس میں منع ہوا اشدن یہ چیزیں پیغمبر صاحب
 کے متکفل و رزمہ و ان نکاح زید کی ہتی زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجیں لیکن ان چیزوں کی ساتھ کچھ زیور و آرائش اور
 دھوم و دھام کا ہونا جو اس ملک میں رواج و اصلا عمل میں نہ آیا اس سے ثابت ہوا کہ اس طرح کی چیزیں دولہ کی طرقت
 دو لہن کو بھیجے طور پر بغیر زیور و آرائش وغیرہ شخص بلحاظ اداسی سنت بقدر طاقت کم از کم شربت انہما و خور و شکر
 پیچھا جائز بلکہ مستحب پس ملنا نکاح لازم ہی کہ جس بات کی اصل شریعت سے ثابت ہوا اسکو عمل میں لاوی اور اصل بات
 کی گردنجاوی بلکہ بھت ہر ہیز کری اور ناموری اور نمود کو واسطی پابند سومات جاہلیت کا ہونہ کر کے یا بین ہر
 نکری یعنی مال وغیرہ کو بیجا خچ نکری و بیجو جہ شرعی کہیں نہ دیا وای اور آرایش وغیرہ میں صریح اسراف و ابرار اور
 اور گناہ ہی کہ جس کا غرض ہتی تعالیٰ کا نام لکھا جاوے و اسکو جلاوی آرایش نہ کر پامال کرے مارت الصفا سندہ المصطفیٰ
 لیکن ہر کا غرض طاس ہے اور قراض نام قصداً علی کا کہتے ہیں سو کا غرض و رخت اور آرایش وغیرہ بنا ہونا اور بڑا
 والا اور اس فعل پر راضی ہو نہ والا غلب میں گرفتار ہوئیں تھے اور خاندان لینے بھرتے لگانا مرد با نکو بلکہ با نکو
 بھی کسی وقت میں رست نصین شاد و میں یا غیر شاد میں تصور ہے جو یا بہت چنانچہ ذکر اسکا ہی دسویں سوال

کی جواب تفصیل مذکور ہو چکا اور کتاب شاہ و النظائر میں لکھا ہے کہ جو چیز مرد جوان کو حرام و حرام و چوٹی
 رکھ کر کوئی بھی حرام پر بس ڈر کر جو جائز نہیں کی چوٹی رکھ کر کوئی شراب دین یا حریر و پیریا وین یا تھپاؤن کو چھیند
 لگا دین اور نصاب حساب میں بھی لکھا ہے کہ ہاتھ یا کوئی چیز لگانا مرد کو درست نہیں ہے نہ ہون یا چھو
 اور عورت کو اپنی ہاتھ پاؤں میں لگانا مضائقہ نہیں ہے شرعی کتابت ہوا کہ جسدا سر و نگو سو جائز لکھا او
 حرم کا استعمال نہیں مہیا ہی ہند کیا بھی استعمال درست نہیں اگرچہ چوٹی رکھ ہون اور عورت کو نگو سب
 مباح ہے اگرچہ چوٹی رکھیاں ہوں چنانچہ فتاویٰ حادیہ میں کنز العباد منقول ہے کہ ہند کا لگانا عورت کو سنت
 سوا عورت کو لکھا ہو کر وہ عورت ہی چھو کر مرد کو اور غشی کو اس واسطے کہ اس میں عورت کے ساتھ مشابہت ہے
 اسی طرح عورت کو مشابہت مرد کو لکھا ہو کر وہ عورت یا کبریٰ اور ظہیرہ میں لکھا ہے کہ لکھ کر ہاتھ پاؤں کو چھیند
 سی رنگین کرنا درست نہیں ہے اس میں نہایت اور زینت عورت کو مباح ہے انتہی بق تحقیق ثابت ہوا کہ یہ رسم ہند
 کی جو وہیں کی طرف دو طہ کر ہاتھ پاؤں میں لگانا کو مقرر ہے سو سر بالیل اور طلق حرام و فعل حرام پر گناہ
 ضعیفہ پر اصرار کرنا گناہ کبیرہ ہی اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرنا قریب ہے تنبیہ شرح عقائد نفسا و تکمیل الایمان
 وغیرہ کتب عقائد و کتب میں کسی گناہ کبیرہ یا ضعیفہ کو حلال جانا یا ایسا نہ کرنا صحیح نہیں لکھا ہے مثلاً
اللہ عز و جل سوطھوان سوال دو طہ کو قبل نکاح کی ضرورت شرعی مغل نیا اور لباس سفید
 رنگین سو اس میں رنگ پہنانا اور سوار کر کر کہ وہ دھار میں گشت دینا درست یا نہیں جواب غل حجت
 سنو ات اور حجت شرعی نہیں اگر صرف بدن کی صفائی اور خوبی کر لیا محض عمل کرین تو مباح ہوگا اور جس
 سبب کو کہ اکثر جاہل لوگ واجب یا سنت سمجھ کر عمیل لاتی ہیں امر مباح مگر وہ ہو جائے چنانچہ بیان اسکا
 اور ہو چکا اور لباس سفید پہنانا البتہ درست ہے فتاویٰ حادیہ میں شرع الاسلام نقل کیا ہے کہ رنگین لک
 بہتر اور عجیب اور سبز رنگ میں نظر کرنا کسی کچھ نہیں مرد و دنیائی زیادہ ہوتی ہے اور انحضرتؐ کو بھی سبز
 روڑھی ہی تھی تاہم اندر سالہ آدایاں میں سبز عید الحق محبت دیکھ لکھا ہے کہ اگر لباس انحضرتؐ
 کا سفید تھا اور آپ صاحب لباس سفید کو دوست رکھتے چنانچہ انحضرتؐ فرمایا کہ اے لوگو تم لباس سفید پہنا لازم
 ہے کہ وہ آپ بھی سفید لباس پہنا کر اور اپنی مرد و نگو بھی سفید کفن دیا کر سفید کپڑا سب کپڑے وغیرہ بہتر ہے اور
 ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ انحضرتؐ فرمایا کہ تم لوگ سفید لباس پہنا کر کہ یہ تو بہت طہیر اور بہت طہ
 اور اپنی مرد و نگو بھی سفید کفن دیا کر اور اپنا فقیر البالیث میں لکھا ہے کہ سفید کپڑا پہنا سب سے

قولہ علی بن القیاس بن سیر اور سیاه اور زردی جو عرفانی اور شایعہ حضرت ابو حنیفہؒ اور لباس نرو
 کسبکار رنگا ہوا ہو کہ وہ جو اور جو لباس سرخ کہ سنائی کہ کبھی کبھی اور جینین نگاہوں کی استعمال میں علماء
 کا اختلاف ہے اسکا بھی استعمال کرنا بھرتنہا دی جاویر میں نایت حسن بصری مروی ہے کہ انحضرتؐ
 نے فرمایا کہ سرخ رنگ سے بچو کہ وہ لونشاطی زینت ہے سو اسطے کہ شیطان سرخ رنگ کے دوست ہے اور
 تفصیل اسکی اہل سیرت ال کی جو این بھی معلوم ہو انشاء اللہ تعالیٰ اور دو طہ کو سوار کر کے ریتوں کی سطح
 اظہار شوکت و شان کی واسطے کو چہ و بار میں بھرا درست نہیں چاہیے مولنا شاہ عبدالغفریہ قدس فرمائی
 بعض ایفادات میں سونات بھیسہ بھاح کی پاکلی میں انہیں بھی بھی ہے کہ دو طہ کو سوار کر کے بیضر درت شھر
 میں پیرانا جائز نہیں البتہ صاحب فرمایا ای لوگو تم ویسی مت ہو جاؤ لوگ کہ نکلتے اپنے گہروں سے
 اتر آئیں اور لوگو کو دکھائی دے جہاد عبادت پر اتراوی اور دکھاو کیو اگر جہاد کرے تو قبول نہیں ہے طرح
 ضرورت کو سوار ہی ہر سوار ہونا جائز ہے بیضر درت شھر میں اگر ہو کر پھرنا اور اترنا اور لوگو کو دکھانا جائز نہیں
 اور مال کا بھی خرچ کرنا اور آلت بازی چھوڑنا اور کاغذ کو درخت اور پھول اور پتوں وغیرہ آرائش اور
 ڈھول تاجا نا و کپیل کو دمچانا اور دیواروں اور چوتھو کی زینت کے واسطے کپڑی چھپانا اور بھٹکے و دل کو
 پاس خرچ کرنا اور اس سے ناہن کرنا اور اسکا ٹکڑا ٹکڑا کرنا اور دو طہ کے بدن پہنا توئی ٹکڑی رکھکر
 و دلہ کی موٹھ ہو گا کی بکری کی طرح جیگڑانا اور خلوت کی وقت طہ اور دہن کے پاس غیر کو حاضر ہونا یا جیکہ
 جہانکنا یہ سبعت البتہ حرام ہی انتہی یعنی مولنا شاہ عبدالغفریہ قدس قول کا مطلب تمام ہوا اور جو دو طہ کا گھر کی
 اور شھر میں اور گاؤں میں دور محل میں ہو تو سوار کرنا دو طہ کو اور بے پیر کی ریتوں کو پیادہ باجانا منصفیہ
 نہیں ہے ستر ہوان سوال دو طہ کو جسوقت لباس شھانہ وغیرہ پہنائی میں تو اسوقت پرور کے
 لوگ اپنی اپنی مقدور موافقی حجام کو کچھ دیتی ہیں درست یا نہیں جواب اسوقت میں کچھ حجام کو دینا احسان
 اور تبرع کو اقام ہے ہر درجہ اجتہاد سے چاہیے دینے میں نہ کچھ بلاست ہے پر عائد نہیں اور حجام کو بھول
 سب کچھ نہیں پوچھتا چنانکہ اسکا ذکر بدعات ہو چکا اہل ستر ہوان سوال جسوقت شھانہ پہنا کر
 گھر کو دو طہ جاتا ہے اسوقت سسرال کو کپڑی دو طہ کو بھنائیں اور کپڑی واپس گھر آئی تک پہنچے نہیں ہے
 درست یا نہیں جواب اس کا پہنا مباح ہے بشرطیکہ حریر کی قسم نہ ہو اور تاش اور بادلی بھی ہو اور
 زعفران میں اور کوسمہ میں رنگین کیا ہو اس کے الیا لباس ہو کو ہونا حرام ہے بشرطیکہ اسراف اور تکبر بھی نہ ہو

میں کفر کرتی ہیں یعنی منہی کلمہ اسلام کہتے ہیں اور عقیدہ خلافت اسلام کے رکھتی ہیں قیامت کے دن ان کا منہ کھلا
 ہوگا جس پر فی کراہی حکم رکھنے میں قول کہہ رہے ہیں یہاں القیاس بھولو گئے سمجھ رہی ہیں بھی مشابہت با کفار کے
 اس واسطے وہ بھی باندہ نا اور اسکا بھی شہ حال کرتا حکم میں درنا درست بلکہ بھولو گنا یا رکھنا چکے وقت وہ بارود
 کر سرزد الٹا پڑے اور ساتھ گروہی یعنی آتش پرستوں کی مشابہت اور گروہ وغیرہ کفار کی مشابہت کا احتراز رہے
 چنانچہ مکررات الصفا میں بھی بطور فتویٰ لکھا ہے کہ دولہ کی سر پرچوں رکھنا اور متغی و النابہت کے بعد یعنی
 کہنے میں کہ رسم گروہ کی ہی عرض کہ بھر حال بدعت رحاکم اور دولہا و دولہن کو ساتھ میں باندہ نا بھی
 رسم کافروں اور مشرکوں کی ہی آراء الصفا میں قضا و التوہین کی طرح کی فصل میں نقل کیا ہے کہ ایک قوم
 رسم مقر کہ سر سون اور سپند کو زرد یا سیاہ پٹھوں باندہ کر دولہا و دولہن کے ساتھ میں باندہ پٹے میں در اسکو
 لگنا کہتے ہیں سو ایسی کام شری گناہ اور بدعت کے ہیں اس واسطے کہ یہ طریق یعنی لگنا باندہ نا ہنود اور مشرکوں کے
 شادیوں میں لازم اور شرط ہے اور مسلمانوں کو ہنود وغیرہ کفار کی ساتھ مشابہت کرنا کفر ہی با گناہ کفر اور
 کتاب کے اس فصل میں بھی لکھا ہے کہ لال تال کا دولہ کر ساتھ میں باندہ نا گروہی رسم ہے جس میں کفر کا اندیشہ
 ہی و فتنہ و التوہین میں لکھا ہے کہ ایک قوم میں رسم یہ کہ کوری گہروں اور لٹوٹھ پھوٹوں کا ہمارا لال کا
 باندہ کر صند لکھا پادتی میں یہی حرام ہے کہ مشابہت گروہی ساتھ ہی در بھیجی اسی کتاب میں ہے کہ لگنا
 بنائو والا اور باندہنی والا اور درست جانے والا سب کا فرہین اور سید آدم بنوری اپنی کتاب میں کتاب علم الہدی سے
 نقل کیا ہے کہ کاحمین جو رسومات غیر مشروعہ مقرر ہیں ان میں بعض کا کرنا کفر اور بعض میں خوف کفر ہی اور بعض میں
 بدعت میں سوچو کہ ان رسومات کو عمل میں لانا تو نیک اور اسکا درست نہیں اور علاوہ وصیت کا لینے جو مرد و عورت
 کا دریاں ٹوٹ جاتا ہو ورنہ نکاح اہل اسلام خواہ اگر لادین نکاح جسے زندہ پیدا ہو تو نہ رعیت میں لکھا ہے نہ نکاح اور اگر
 انشاء ہے تو وہ فرزند خرافہ کی کو ساتھ فرسواں رسم میں ایک لگنا باندہ نا جو جسے کفر ہے کہ کاح بنائو والا اور سب
 ہونو الا سب فرس اور ان میں ایک جگہ بنا ہی سو او میں بھی طرح کی فوضیاتی اور سواریاں ہیں اور ان میں
 ایک کہ دولہ کی صورت دیکھنی ان باہین باکوی اور عورت دانے ڈالنی ہی اور دولہن کے سر پر کپڑی کہتی ہیں
 میں دولہا و دولہن اور عورتیں عورت میں گرفتار ہوئیں رسول قبول ان فرمایا یہ سنت خدا کی اس مرد پر جو
 آپ کو عورت بھاؤ اور اس عورت پر جو آپ کو مرد بھاؤ اور سید علی باقری نام شریع جلالی وقت بھت اور بھی جو
 ہیں اور ایک کہ دولہن کا انگوٹھا دو وہ اور ہانی مٹی جو کردہ کو ہلا پٹن رسم بھی گروہی میں ہیں کفر ہی اور

اشباح لکڑے دوطن کے بدن پر جای رکھ کر دو کو منہ دگائی بکری کی طرح جگواتی ہیں اور ایک کہ کبیر
یعنی شیر و ببر کی جاکھ کر دوطن کے ہاتھ پر رکھ کر کئی کی طرح دولہ کی جیب چومتے ہیں بچہ بچہ کوئی ہی اور شاہ
ساتھ جو بادبکی ہی اور ایک کہ جلوی وقت سرخ کلا دار دوطن کو گلین مشاطہ ڈالتی ہے اور دولہ کو مشاطہ
بچیا تخت پر لٹا کر انکی ہر ایک عضو کو بلکہ اندام خانی کو بھی کلاوی ہوا پٹتی ہے اور سب عورتیں پانچ کات
نامنابیتہ کو دیکھ کر ہنسی ٹھٹھا کرتی ہیں اور سب ملعون ہوتی ہیں پید صیت شریفین یا ہے لعنت خدا
کی ستر کے دیکھنے والے اور دیکھلے والے پر قولہ اور ایک کہ سب دیوین علی الخصوص نکل کے بعد و مینان
وغیرہ گالیان قافیہ دار بنا کر ڈھول خیمہ کو ساتھ لگا کر عورتوں اور مردوں کو تڑپا دینا مسجد و محلہ کے
اور شملہ اور ستار کو اہانت کرتی ہیں اور اہانت ان چیزوں کی کفریہ تہذیبہ حال اور طرفہ ماجرا کہ سننے کا
خوش مخدان ہو کر گالیان سنتی ہیں بلکہ فرمائش کر کے رکھ دے اور لگوٹھی چلی دیکر گالیان کہا کر شہیا
معظمہ محترمہ کی اہانت کر دے اگر کافر بنتی ہیں باوجودیکہ اس مشاطہ کو اور دھنوں وغیرہ کو ان کا عیوب میں
بلکہ گالی بچانے عیوب میں کچھ دینا حرام ہے چہ لوگفت صوفی خوشرو بخش را گوش جان شنود کہ نفسے
الغیم نہ پیرند + بدر اجمیم را گیرند + خویش را بہر تنگ خوا کنند + نفس دارین اختیار کنند قولہ اور
ایک یہ کہ دولہ کو سات بار دوطن کے گرد قربان کرواتی ہیں یہ بھی کم گالی کی پوائس میں بچہ کفر کی ایک
یہ کہ دولہ کے اندام نہانی کو شریعت سے دھوکہ دینا اس سے پیشا کہ اگر دولہ کو بلاتی ہیں اس میں بھی کم کفر ہے
اور ایک کہ دولہ کی آنکھ ہونین کا جل لگا کر نیت دینے میں یہ بھی بالاتفاق مکروہ اور اگر کوئی کہ یہ بھی ایک مکروہ
وندہ ہے وہ کافر ہو اور ایک یہ کہ دولہ کو گلین میں اور بدی چاندی کی اور بعض گلاسنگ میں جو تو نسا سا پیتا
ہے یہ بھی بڑی برکت انتھے یعنی جعبہ عات علم اللہ کی سید آدم ہونے اپنی کتابیں نقل کی ہو گا
ترجمہ تمام ہوتا پیدا و خفہ المشاق فی بیان النکاح والصدائق میں لکھا ہے کہ چاندی سونے کا سحر اور گناہ
اور سکا اور خناسندی اور رنگاشی اور منڈ ہا اور رتھکا اور صحت عارف اور زید بن اور مرد کو چاند سونے کا
زیر اور سونے کی لگوٹھی اور حیر اور زین پر کڑی پینا اور دولہ کو گھر میں انکی وقت کو چاہی اور بہت
بلا فح کرنا اور اسکا خون دولہ کے ہاؤن میں لگی اور عیوب میں لانا اور ہر دو کی طرح ہینا مارنا اور جھڑپوں
اور لڑکھا اور دولہ اور دولہ کو سو فیصد ساز دار کہو اسطر کرنا یہ سب عین شرک و کفر کی ہیں اور جو چیز
کر ان چیزوں کی مانند سب پر سیر واجب اور لگوٹھیں لانا شہ گناہ اور سخت حرام و اتھی اور جناب تھا

استاذی مخدومی مولوی محمد محمد الجید ام دوام محمد فیاض رسالہ بندین اسلام کے نوین شرط آخر حیات کھنڈ
 لکھا ہوا ہے کہ وہ نوین کا فرد کو زمین کی جیسے کہ ہاتھ میں لگنا باندھا تھا اس طرح اس موسم میں کہا ہے کہ بعض
 جاہلون بدینوں نے شادی نکاح میں چند ریسن کر لی ہیں کہ وہ سب کا غلو بہت اور گناہ اور شاہ
 برسومات کفار اور انکو ملین لانیسے عقد نکاح میں بنا دیتا ہے ان میں ایک ہے کہ برہمن ہندو کی طرح
 بڑی تعظیم و تکریم کر کے نکاح کا دن اور ساعت مبارک کو چن کر اس کے قبل سچا جانکر اور عقدا کا
 عمل کرتے ہیں اس کا نام ہر تقریب کی اور ایک ہے کہ سیاہ کی لگن میں ہندو رسالے کی ایک ساعت ہندو کی
 کی رسم کرتے ہیں اور اس رسم کو گل کی دینے کا کرنا میں تقسیم کرتے ہیں اور ایک ہے کہ ایک دن چاند
 چکا کر کوئی کوئی میں رکھ کر اور وہی اور گھی سے ڈاکا اور سی سپر رکھ کر سرخ کر کے ہاتھ ہاتھ
 مروجہ اسے یا کر کے بڑی لگن جو لوگوں کو ملا کر میں صرف میں اس نام کی بی کا کوئی نام نہیں
 اور ایک ہے کہ ایک روز ہندو کر کے دو گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 پہلے کر کے سر پہ ہار اور ہاتھ میں لگنا با میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 اور اسکو قبل کرتے ہیں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 چاند ایک بنا کر روشن کر کے دو گھنٹہ پہلے میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 جا کر اسکو ہاتھ میں لگاتے ہیں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 ڈھول اور شاہی غیر بجاتی استبازی چوڑی تختہ ہاں پر لا کر اور لوگوں کو بجا کر بجا کر بجا کر بجا کر
 گھر کو لجاتی ہیں اور دو گھنٹہ کے بعد پڑھان کا سقا ایک گھر اور لوہا پائیکا بھر ہاتھ میں لیکر گھر میں ہے
 جیسے ہندو کی شادی میں کہا پانی بھر کر لیکر گھر میں لے جاتا ہے اور اسکو گلے میں بھر دے اور اسکو گلے میں
 اور اس گلے کے پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر
 سو گھنٹہ کے درمیان میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 عورتیں سات چھتران لکڑی اور پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر پوچھا کر
 کر کے لکڑی کو چھتران میں اور اس نام کو دو گھنٹہ کے ساتھ کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں
 اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں اور ایک ہے کہ ایک دن میں

طرقت عورتین دولت کی ساتھ اور آپس میں طرح طرح کی کیناں و شکار تیاں ہیں اسکا نام چوتھی اور پھر اکلیہ ہے
 علیٰ ہذا القیاس و بہت سوات کفر و شرک کے اور بدعات و گناہ کی کرکی کا فرد و شرک و بدعتی و گنہگار ہوتے
 ہیں لازم ہے کہ ان سب بات تھیں سوا حرام و حلال اور طریقیہ دین و اسلام کا ہر ایک شادی و عقیقہ میں لازم
 ہے کہ بنی تو اللہ و رسول کی ایسی ہر خرد ہوں و عاقبت بخیر ہوئے یعنی دفع الرسوم کا مطلب ہم ہوا اور سرفا
 میں لکھا ہے کہ رسومات اور بدعات دی بچا جہنم بہت جاری ہیں اور نہیں سی جو رسیم کہ لوگوں نے اونکا
 کرنا لازم اور ضرور کر لیا ہے یہ بیان کیا ہے کہ اہل ایمان انہی باز آویں اور پرہیز کریں وہ سمجھ نہ ہو کہ
 سیکہ کر دیا اور وطن کی ہاتھ میں اور سولہ گنگنا اور دونوں کو زرد رنگ کپڑی پہناتی ہیں اور دولت
 ہاتھ پاؤں میں ہندی لگاتی ہیں اور سونے کی انگوٹھی پہناتی ہیں اور تباہ و جاسن کے تپے رتی میں باندھ باندھ کر
 ساتھ برادری کی دروازہ پر لگاتی ہیں اور اونکی عورتیں آپس میں رنگا پاشی ایک دوسرے پر تیاں ہیں
 اور ایک اپنے روز مقرر کر کے فریقین ہے بنی صحیح نام میں نگیر اور شامیانہ کچ کر اوکی بچی کوری گھر یا باجی
 بھر کر اور کرسی اور کلا اور ان میں باندھ کر اپنی انہی بزرگوں کی ہاتھ دیتی ہیں اور دولت و وطن کو لباس نگین و
 روز پہناتی ہیں کسین کوئی رنگ لکھ کر کسین کوئی رنگ مقرر کر لیا ہے اور لباس کا نام جو راسم ہر کٹا ہوا ہے
 اور بعض رسیم دولت کی گھر میں جیسی دولت سی سونے اور دولت و وطن کا ہر ایک پان کہلانا اور
 قبل نکاح کی دولت اور دولت کو باہم بٹھانا اور وقت خصت دولت کے ساتھ کھانا پینا اور سوا اور
 رسیم مقرر کرتی ہیں اور ان رسومات کی صفو جانیکو سچوں تابا کر جانچتے ہیں اور فی الحقیقت یہ رسیم
 اور جو کچھ کہ بدعت اور مشرک ہوا کو علم میں لانا دنیا اور آخرت کی خرابی کا موجب و ناسار کی کاسبت
 بلکہ بعض دین کفر ہی معاذ اللہ ہے جسکے یہ رسیم بدعت اور خلاف شرع شریعت میں کچھ لگے
 صل نہیں اور سوا ہوتا اور مشرکین کے اور سوا ہندوستانی مسلمانوں کی کسی ملک اہل اسلام میں پھر رسیم ہمارے
 نہیں ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ کوئی رسم جو مرد و عورت کفارسی عمل میں لاویں اور جو خلاف شرع ہو تو بدعت
 کہیں اور اگر بر تقدیر کوئی ایسی رسم جو مرد و عورت کفارسی ہو وہ ازراہ خطا کسی مسلمان سے سرزد ہو جاتی اور کوئی
 مسلمان کی بچائیں اور باز آویں رسم مسلمان تو وہی ہے جو جائز ہے و حلال اور صحابہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر ایک
 ہوا اور قطع نظر ان رسومات کے ایک ہی آفت ہے کہ عورت کا گھر جا کر لجا یا شرم حق نماز فرض ترک کر کے
 اور غسل کر کے وقت پڑا نہیں کرتی اس صورت میں مرد و لون و کرباں کی ہوئی ہیں حدیث میں

میں دارو کوئی قصد نماز نہ کرے مگر کافر ہو گیا اس بات میں حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر نماز کی فرضیت کا منکر
 شخص تو بزرگ کے نافصد اور کفر کی خبر ہی چاہے کہ اسکو قید کرین جب تک کہ تو بکر ہی وہ نماز پڑھے اور اگر تو نہ کرے
 تو قتل کرین اور جہلیہ کہتے ہیں کہ باوجود اقرار فرضیت نماز کے قصد نماز نہ کرنا کافر ہو جاتا ہے اسکو قتل کرنا
 چاہیے اور مسلمانوں کے مقابر میں آگودفن نہ کریں امام شافعی کہتے ہیں کہ تارک نماز اپنے گناہ کے جرم میں قتل
 کیا جاوے مگر تدبیر کی سزا میں اور مسلمانوں کے مقابر میں دفن ہو جائے تو جہلیہ چاہتا ہے کہ شریعت میں قتل
 کلمہ فوری کہ اگر زن مرد میں ایک بھی کافر ہو جاوے تو نکاح ٹوٹ جاوے جس جگہ عورت کے کبشب ہم نواح کے
 ایک وقت کے نماز قصد انحرک کی چند یہ کہ نزدیک نکاح ٹوٹ گیا ہی اور حنفیہ کے نزدیک بیعتی کے ہو گیا تو
 اس صورت میں لازم ہے کہ عورت کو از سر نو مسلمان کر کے تجدید نکاح کر لین مصاحبت میں دین نہیں تو ہمیشہ زنا ہوگا
 چاہے اگر ایسی امور میں شرم نہ کریں اور دنیا کی چند دگر زندگی کیواسطی دین کو برباد نہ کرے سیر لا فاق میں بھی
 ہے کہ عورت حنفی مذہب کے ہندوستان میں ایک درافت کے ظاہر میں نماز پڑھتی ہیں اور وہ نماز ان کی جائز نہیں ہے
 حاجت عمل کیونکہ حنفیہ میں مضمضہ کرنا فرض غسل ہے اور ہندوستانی عورتیں بعد کھانکے دانوں کو سی لگاتیاں ہیں
 اور سی لاتی پانی پیچیں ہندو دانوں کی ہزاروں حکم ہو جاتی ہیں کہ ان میں بانی سرایت بھرنے کی اور سی لاتی کی
 غسل جناب سے قدم نہیں ہوتا پس جبکہ غسل ہی ستر ہوا تو نماز کو تو بجا رہے اس واسطے کہ عورت کو لازم ہے کہ شے لگانا
 ترک کرین کہ جو نہ ہو بزرگ فرض کے ہوا دس چیز کا ترک نافرض ہے اور اگر خدا وند اسکا واسطے نظر لگی و خوشنودی
 خاطر ہی کے یا عورت کے خاطر ہی کی اجازت سگی اپنے منع نہ کریں اور باز رکھی وہ کچھ گناہ کا ہوا اور اگر اوس گناہ کو سبک نہ
 سہل جائے اور بی پردا کری تو غالب احوال و سکی کفر کا ہی انتہا ہے یہ گناہ کے مقدمہ میں ایک بات بیان کر دینا
 جانکر لکھتا ہوں اسکو بھی سنا چاسی وہ یہ کہ بعض جاہل لگنا باندنی کو رسم قدیم ہے کہ اب اسکا معروف کرنا موجب
 نقصان اور مذہب کی کاجائیں اور علماء کی تعلیم و نصایب سے لگنا باندنی کو باعث کفر کا اور نکاح کے درست کیا
 ہے میں اجتماع صہ بن لینے دونوں باتیں جمع نہیں ہو سکتیں اس واسطے کہ خود چند سال یوں جیلہ مفر کر لیا کہ قتل
 کو چند روز لگنا باندنی میں اور نکاح کے وقت کھول کھولیں اور نکاح کے طرہ لہو میں اور سبب معلمی اور جہالت کے یوں سمجھتے
 ہیں کہ نکاح کے وقت کھول کھول لکھنی سی نکاح صحیح ہو گیا اب بعد نکاح کی پھر باندنی لینے سے کیا نہیں بایں جہالت میں
 پھنس جاتے اور یہ کہ عالم ہیچ نہیں کہی کہ اگر کوئی مسلمان مردہ کری کہ تیدہ کو بعد اسقدر مدت کے کفر اختیار کرے تو
 تو وہ مسلمان فوراً پھیرا دے مرنے پر کافر ہو جاتا ہے کہ اگر تو قریب نکاح کی لگنا کھولے وقت پھیرا دے کیا کہ پھر نکاح کے

پھر گنگنا باندہ لوگ تو جیسا کہ قبل کہہ چکے کہ فرشتہ و سیاہی بعد کہ پونی کر ہی اس راوہ کی سبب کا فرشتہ
 ہاں اگر کہ پونی وقت پھر گنگنا باندہ کی کو ادھر جمع نہایت شریعت کو بڑا جا کر سبب تو یہ کرتا اور آئندہ کو کبھی دہ
 کرینکا اور کا فر جو جانیکا ہرگز دین کہتا تو البتہ بیشک ایمان مسکا کا مل ہوتا اور نکاح بھی موافق شرع ہے
 درست ہوتا غرض کہ در اوپر تک گنگنا کہول کہنے سے نہ ایمان سلاست نہ نکاح جائز ہوا اور اگر بقدر یاف
 اس وقت ایمان اور نکاح درست ہے ہوتا لیکن اب پھر گنگنا باندہ لینے کا فر ہو گیا اور نکاح ٹوٹ گیا اور بدو کو
 کہول کہنے سے کچھ حاصل نہ ہوا اب ایک جابر عجب بھی گوش دل سنا ضرور ہے کہ بعض دوطہ تو البتہ کسی کی
 تعلیم اور تفسیر فرما دیر کو گنگنا ہاتھ سے دور کر دین بلکہ بعضے دولہ بچوال علم کی سچا ہے گنگنا باندہ کی کو فر
 جا کہو مطلق باندہ ہی جی نہیں اور توبہ اور استغفار کرتی ہیں لیکن ہاں ہاتھ سے کو کوئی فدا دیر کو بھی گنگنا
 ذوق نہیں کر داتا اور نہ اسکو اول سے اور نہ قریب کے حکام شرع اور کلمات و وجوہات کفر و شرک آگاہ کر
 امور منوعہ کو توبہ و استغفار کر داتا مگر دین و دھن بھر حال کا فری ہی ہو اور حقیقہ الحال تو یہ ہے کہ نکاح کا ایمان
 دوطہ کا سلام اور تجدید ایمان توبہ و استغفار کام نہیں آتا جب تک دوطہ گنگنا دور نہ کرے و اجماع شرع کفر
 سے و بدعت اور عیسیت خلوص نیکی کے ساتھ توبہ ہو کرے اور آخر حاجی کی اس وقت تک حال نہیں جیسا کہ
 دوطہ اور دوطہ کے ایمان میں کس طرح خلل اور عقیدہ باطل معلوم ہو تو لازم ہے کہ پہلے دو نکو شرک رکھے و دوسری
 شرعیہ توبہ و استغفار کر دے اور اگر نہ ہو تو ایمان کر لیں اور وہ دو وزن بصدق دل اور حقا کا مل نہایت کہنے
 کو خوشی یافت کہ کہ جمیع حکام شرعیہ کو بدل جان قبول کریں علی روں استغفار پائے قرار کریں کچھ تا پھر
 حضرت مصطفیٰ علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والسلام جناب یاسی لقا کی پاس لائے ایمان نہ ہو کہ جو توبہ سے کہ قبول کیا پھر بعد
 اس قرار قبول کیا نکاح باندہ ہوا و چونکہ صورتیں اول صرف دوطہ کا تجدید ایمان اور نکاح پڑھا کر پھر بھی دھن
 کا تجدید ایمان کر دین تو نکاح مسلم کا ساتھ صورت شرک و کافروں کو ہوا اور یہ بات نہیں غرض کہ اگر البتہ حالت
 اور یہ عقیدہ کی کہ ایک ہاتھ میں گنگنا ہو یا کئی اور خلاف شرع کو درست چاہے علم میں لا دے تو واجب ہے کہ بعد یا کر
 جلد اسکو بڑا جا کر دور کر دے اور باز آدرا پھر آئندہ کو اس سے اور مستغفار ہے توبہ کر کے نہ لڑا ایمان درست کرے اور
 کلمہ رکھ کر شرک کو بصدول شریعت لے کر نکاح کرے و اگر ایک ہاتھ میں گنگنا ہو گا یا کسی اور خلاف شرع کو درست
 اور نہ جانیکا تو فی حقیقہ نکاح باطل ہے ہمیشہ زنا ہوتا رہے گا اور لا حرام کو پیدا ہو اور شرعاً علاوہ حرام کا
 ثابت نہیں اگرچہ سببوں کو نہ کر دیکھ رو اور خاوند کلا وین جو شخص اس سے کسی دفعہ نہیں بچا اسکو اب

چاہیے کہ واقعہ ہر جملہ تو بہ کرے اور اپنی جو رد کو بھی از سر نو حملان کر کے پھر لپیٹ لواء کی رو پر تجدید بخا
 کر لیں یعنی ایجاب قبول کی الفاظ کو لیتے تھیں اور نکاح شرعاً جائز ہو کر نہ لڑائی بھی نہیں ہوتا ہے بلکہ
 ہرگز شرم نہ کریں کیا غصہ کے باعث کہ ہندو متا کی مسلمانوں کے دین اسلام مسائل حور و نکاح و تعلیم و زنا اور
 سکھانا مطلق چھوڑ دیا بلکہ انکو مطلق العنان کر دیا جو چاہیں سوا اعمال شرک و کفر کو اور افعال بد
 معصیت کرتے رہیں جہاں چاہیں بید غرغہ بغیر اور چھوڑ جائیں جہاں چھوڑیں کفر و محرم کا اپنے
 پرانے کا لحاظ و شرم نہیں کریں اور ان کے خاوند اور ولی سب خانیہ میں دیکھتے ہیں کسی بات میں اور عین زون
 کو تیشہ تا دین نہیں کرتے بلکہ خود انکی خواہش اور طلب و فتنہ بابت شرک و کفر اور پیش ہننام کی اور ایسا پیش
 عورت کفار کا جس طرح ہو سکتا ہے فوراً حاضر کر دیتی ہیں اور اگر برادری میں لگی اور دوست آشنا کو یہاں
 کسی دیکھی ہنگام میں لگے ہوئے مجبور ہوتا ہے وہاں کو جائے باز نہیں کرتی بلکہ خود مصروف ہو کر اپنے پیچھے
 شاید کہ وہ یوں سمجھے تو ہنسی کہ عورتوں کو احکام شرع پر عمل کرنا اور شرک و کفر سے بچنا اور بد گناہ سے باز رہنا اور
 ہی نہیں دین نہیں سمجھتے کہ اس بات پر عمل کرنا اور مرد و ادنیٰ اور اعلیٰ سب میں اور سبنا سکھانا احکام شریعت
 بنو کا اور اس پر عمل کرنا سچے اعتقاد و سبب یکساں و فریض اور اس میں نہ پسندیدہ غفلت عدم تعلیم و تعلیم
 یہاں تک کہ بچہ نہ ہو کہ اگر جہان کو کسی شخص کی اگلی حکام شرع کو بیان کرنا ہی یا رسومات خلا شرع کو بیان کرنا
 کہنا ہی تو تعجب ہے کہ ہرگز نہیں کہ یہ زمین تو ہمیشہ سو ہمارے گھر بلکہ اکثر خواص عام میں جا رہے ہیں ہر کوئی اپنے جتنک
 کہے ان رسوم سے منع نہیں کیا لہذا ان سے بڑا موقوف ہونا بہت مشکل ہے نہیں سمجھتے کہ حضرت عالی فرشت
 شرک و برعات کو مٹانے اور محض سومات کفر و ضلالت کے اٹھانے کو بغیر کو تین بھیجا اور تین نزل ہوئے
 اور بعد بغیر کو انکی نسا و فرما زبرد اور لوگ پر ہو کر ہی کمون کے ہمیشہ منہ کر کے آؤ اور سیکڑوں ہزاروں
 کتابیں حدیث و فقہ کے عقیدہ ہیں لکھتے رہے اور لکھتے رہے ہیں لیکن جو عقل اور فہمیدہ ہو وہ نہ کہ بد
 بھکر اچھے باتیں عقل میں لے اور بری کاموں کی آزادی اور جو کہ جاہل و بیگاہ بعض سرنگ ہو وہ ضد اور جھ
 سے پیش آئے اور نیکیا تو نکو خاطر میں نہ لائی چاہیے یہاں تک کہ ہر طریق جاہل اگرچہ پسند ضلالتی وقت کے
 اور ہنرمی مجبوری جہاں بد خصال کے اور بعد بھگت بدل ہو پڑے ضدوں میں نہ کہ ضد سے ضد
 کی انکو کفر و سبک کرنا اور کیا ہو اور بطا خطا لفہ میں ملے عدم تا پیدا و احسا با حکام و ت کو تباہ
 تجاہل و شلانی میں لیکن تا ہم خیر الوہ الامکان موجب خلاص منک خوشامد سے پیش آئے کہ وقت خیر سے

دینی میں اور جو جب حکم خدا و رسول کے اور اولاد ہی پر اطلاع کر دے تو میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں جو کہ
 کرنا بڑے شخص کی خیال میں نہیں لائے اور ایک جو بڑا ہلکا سلام دار است حضرت خیر الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ہونیکا دعویٰ رکھتا ہوں اور ہم پر کہ شادی غمی بلکہ ہر دو میں دنیا کر کا پین بد شرعی شریف کا ہو کر جمع سوا
 منہجہ چھوڑا اور خوشی و بیکاری کے طعن ملامت خیال نہ کری صرف اس کے اندیشی ہی ان چیزوں کا چھوڑنا
 مشکل و رشاہت معلوم ہو یا نہیں تو اللہ تعالیٰ کوئی شکل جو ہو سکے سو اپنا ہندو نہیں مقرر نہیں ہے چلے
 کہ ہر ایک پیکار حال چلا دینی ہر ایک احکام شریعت خبردار کر دے جہاں تک کی حق المقدوس کو رسالت کفر و بد
 سے باز رکھی تو ایمان بھی درست اور نکاح بھی موافق شریعت کے معتقد ہو اور اولاد بھی نیک و سعادتمند پیدا ہو
 اور عاقبت بھی نیک ہو اور کفر و بدعات بھی کم ہوں نہیں تو دنیا میں ہمیشہ زنا اور فحش سبک اور اولاد حرام
 جنہنگ اور سبب کفر و فسق کے عاقبت خراب ہوگی ہنس کا وہ خبردار کر دیا آئندہ فخر ہو جیسا کوئی کرے گا
 ویسا بادشاہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق رستی کی عنایت فرمائی اور شریعت نبوی پر چلا دے امین ثم امین
 انصراحویم توفیق ادب پائی ادب محروم ماندا زلف ربی ادب تھانہ خود را دست بد بلکہ اکثر
 درم کہ فاق زد قولہ اور آری مصحف کھلائی کا رسم جو اس ملک میں رواج ہے ہونفقہ اور حدیث میں کہہ
 اسکی اصل نہیں سکو بھی ترک کرنا مناسب ہے تبیہ چونکہ اس سوال کو جواب میں ذکر اکثر رسومات خیمہ بدعات
 شریک کا جو جو خیال بیان اور باعث فساد نکاح کو ہیں بخوبی بیان ہوا اسوا مناسب ضروری ہے کہ اب مقام میں
 جو چیزیں کہ مشروط متعلق نکاح میں اور وہ ہیں جمیع نکاح کر اب میں بطریق سنت صحیح عمل میں حدیث و فقہ
 ثابت ہے انکو بھی کہہ دینا چاہیے تو کہ ہر ایک مسلمان اسکی مطابق عمل کر کے سعادت میں حاصل کریں جو جمع
 اور بگوش ہوش سنو کہ نکاح کرنا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت بحت فائدہ کی خاطر اور بارہویں
 شامل ہیں و ان کے خلاف کیا نہیں خلل بھی آجائے اسوا نکاح کے باہین احتیاط تمام خیمہ تمام عمل میں
 پر ضروری ہے تاکہ ہر حکمی خلل اور فساد پکڑا دے ای حقوق اور ہم زنجیت سکے و سن جو کہ ہر چیز مقاصد اور فوائد
 نکاح کے مقصود و منظور میں سو حاصل کرے اور سن فائدہ بڑا اور مرد و باشر وضع کیا نکاح کر دے کہ اسکی
 ساتھ نکاح کر نہیں جیتے کہ قباحت مقاصد میں سو طھر من الشمس میں احتیاج لگتی ہے نہیں بہن جسکے
 نکاح کا یا اپنی اولاد یا اقارب کے نکل کا ارادہ کرے تو طرف فی بین کئی باتوں کا لحاظ کرے اول اور دست بھ
 مستقر ہو تاکہ دین میں فساد نہ آجائے حدیث شریفین وار د ہو کہ کسی شخص کے جواب میں آنحضرت

لی فرمایا کہ تو عورت نیکو کیساتھ نکاح کرنا لازم جان پس نکاح دینا ہوا حسب ہر مقدم جاد و عورت
 غیر مستحسن کیساتھ نکاح کرنی بہتر نہ کری اور دوسرا یہ کہ عورت خوبصورت اور خوش خلقی درکم ہر دو ہوجدین
 آیا کہ عورت خوش خلقی اور اسکا محقر قلیل و سبک نامو جب تک کہ برکت ہے و تیسرا یہ کہ عورت حسب میں
 افضل ہو یعنی باوجود اسکی دیندار اور پرہیزگار اور صاحب تقویٰ ہوں تاکہ انکی صلاحیت و تقویٰ
 اولاد میں سرایت کری جو چھٹا یہ کہ عورت اس خاندان کی جیسا کہ اکثر عورتیں صناد اولاد ہوا کرتی ہیں عظیمہ
 بلخ اوغین بھوتی ہوں الامام شہداء اللہ ہیں حسب صورتیں کہ عورت پسندیدہ موصوفات صاف مجیدہ نہ کیوں
 میسر ہو تو یسحق ان الله تومر علی السواطی کہ جو عورت شوہر دوست صالحہ و خوش خلقی و پارسا اور
 ہی جگہ میں قدم رکھے اسکی روشنی سی وہ گھر روشنتر از آفتاب جاریہ گا ۵ صلاح دنیا و دین صحبت
 زن نیک نہی سعادت آنکس کہ زن حسین دارد ہمیشہ نیکو کام دل تواند یافت ہا یک طالع فر
 ہرچنین در ۵ رولی خوب است و کمال ہر دور اس پاک لاجرم ہر پات کا حق عالم با و مستان
 خوب فرما نہ و پارسا کند مرد و دلش بادشاہ ۴ اور جو عورت ہرچند کہ خوبصورت اور خوش طبعیت لیکن
 خوبی خصلت میں بدہوہ عورت بلالی جان ہی و غذا چاہیوان اسکی ترویج و مصاحبہ کتنا کرنا اور وہ
 رہنا لازم جائے اور خوش خلقی نیکسیرت کو تلاش کری ۵ زیار سازگار و ہمدرد نیک شود و در خوش و بدہر
 بہرہیز از رفیق ناموافق و اگر سبب از جانش خانہ گلشن ۵ زن بد و سرگرم و بخوبی ہم درین عالم و شش
 زنجار زقرین بد بخار و وقتاً ایضا هذا الذل غرضک حتی الوسع والامرکان وہ عورت تلاش کری جسکی
 خوبیاں موجود ہوں و عیبوں پاک ہو اور جو طب حکمی بھلائی خود نو دیندار اور پرہیزگار چھل لازم کر اور
 میں بھی عایتان اوصاف ممدوحہ اولی و اسیب یعنی اگر کسی کا لہجہ و ختم کا یکے ساتھ نکاح کرنا مستحب
 تو مرد فراخ سیمت اور خوشخوار و دیندار موصوف باوصاف مجیدہ کیساتھ نکاح کر لیکن میں حق یعنی سابع
 سید جناب سرور نام خیر البر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور تابع طریقہ صحاب کرام اولاد عظام علیہم الرحۃ و از جناب
 کی سابقہ مقدم کری پس تعین شخص موصوف الذکر میں استخار کری و اس پر کہ اولیٰ خود کرے و کویت نماز قلیل
 بعدہ حمد خدا اور درود جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلم وسلم اور اگر کچھ عاجز ہو جائے اللہ
 انی استغفرک بعلمک واستغفرک بقدرتک واستغفرک من فضلك العظیم و انک
 تقدر و لا اقدر و تعلم و لا اکتلم و انت اعلم العیون و انت کنت تعلم ان یھلدا الکھن

خیر بانی فی دینی و معاشی و عاقبت امری و عاجل امری و اجله فاقدره
و لیستہ و لیستہ بانی فی ہند و اربکنت لکلمہ من لکلمہ الا میر شہزادہ فی دینی
و معاشی و عاقبتہ امری و عاجل امری و اجلہ فاقدرہ علی و احقر فی عنک و اقل
الحج حجت کان ثم رخصی باب ۴۰ اور جو وقت لفظ لہذا امر کا یہ ہو تو دین عقد نکاح کا
ارادہ کرے اس واسطے کہ صحیح بخاری و مسلم بن حجاج انصاری رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ جب
میں کسی کو کسی امر میں پیش آویں تو بطریق مطہر و ستھارہ کر دو اور استخارہ کر لے یہ ہے کہ ہمارا استخارہ
کو جو کہ کسی حق میں صلہ اور تہنیت ہو گا وہی ظہور میں آوے گا اور خلاف صلح کو انشاء اللہ تعالیٰ سرزد نہ ہو گا
اس سبب سے جبکہ جانبدار بنی نسبت مقرر ہو چکی اور عقد کا حکم وقت پر آئے تو زحما و درجہ فیذو لطیف
کی دلی ایمن عقین اور فیصلہ ہر کار میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مذہب میں مسموم کو تہنیت جاری نہیں
فرمان الکتب میں اور جاری رہا جاندی ہوتا ہے اور ہر گز زائد کو کوئی حد مقرر نہیں ہے جس قدر میں مسموم
زیادہ ہو جائے لیکن نسبت فرماؤ اور ناموس کے اپنی مقدار و طاق سے زیادہ مقرر کرنا مکروہ ہے اور خیال کریں
کہ مقرر دنیا نہیں ہے بگاڑ سوا سوا زیادہ استطاعت کے مقرر کر دین نکاح صحیح بخاری میں ہے کہ اگر چاہے
عورت کے خوبی اور نکاح میں برکت سے ناقت میں آئے اور سب مقرر دین ولی اور سنوں یا پنجو درم مطابق مقرر
از ورج مطہرات امحالت الوتین کے یا چار سو مثقال چاندی موافق مقرر کیا جائے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ
الکرم و الخضر علیہ السلام کا یہ تھا اور مقرر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی چار سو مثقال چاندی مقرر
ہوا تھا مگر مقرر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا چار سو دنیا تھا جس میں آنحضرتؐ کی طرف سے وقت نکاح
مقرر کر کے اپنی پاس آئی وقت اور کردی تھی الغرض بعد مقرر ہر اکدن عقد نکاح کا مقرر کریں جو ان
مہینا ہو تو سنوں سے پھر نکاح کے وقت خلیفہ اقربا و دوست و شاہ کو اکٹھا کریں انہما و اعلان نکاح ہو جائے
صورت پذیر ہو اگرچہ العقد نکاح و شاہ عدل کو رد و برج کافی ہو لیکن اس مقدمہ میں اجماع جماعت کے ہاں
واسطہ شہرت کے بھرتے ہیں تاکہ کہ حدیث شریف میں آئے ہو کہ نکاح کو طیار کردار گریہ کے ساتھ ہو جائے
اسم سو شریک کفر اور بدعت اور معصیت اور حضور آلاء مہولہ ہے ہر کس کو اس کے ساتھ نہ نکاح نہ نکاح
و معارف پر سیر و اجتناب نرم جان بھلا کر کہ جگہ واسطہ عقد نکاح کے معین کر لوگ طرفین ہاں نہیں لیکن
واسطہ حصول خیر کر لیں اور اس کے عقد نکاح مسجد میں تو ادلی اور مستحب ہے پھر اگر وہ طہر و وطن

فی اوی مجلس میں جس مجلس کے رہبر الفاظ اچھے قبول کر لیا تو فیہ المراد اور جو بذات خود
 اس مجلس کے رہبر کو ہی تو اس صورت میں کالت عقد کی ولی طرفین سلطان یا نائب سلطان یا قاضی یا نائب
 قاضی پر قرار ہو تو سب بھتر اور جو بعضی تو دو طرف سے ایسا شخص کیل مقرر کیا جا جو عروس و داماد میں نکاح
 یا مذکور بیاقت اور صلاحیت کہتا ہو اور اچھے قبول کے الفاظ اور تفصیل مختصر اور نالج اور منکوہ کر نام سے
 بخوبی واقف ہو کہ موافق کتبہ کو جو باتیں اس وقت لکھا اور مختصر کے صفات و اکر و پس خوب ہے
 کہ وقت شروع کرنی عقد نکاح کے عاقد اور نالج اور منکوہ یہ کلمات ہیں بسم الله الرحمن الرحيم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الصّٰلٰی وَ السّٰلَمُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْ وَلٰی مَنکوہ یا جو شخص کہ اس کی طرف سے عقد نکاح کو کیل مقرر ہو ہے
 یہ خطبہ نکاح کا جو صورت نکاح اس مجلس میں پیش کیل نکاح کر ہے بسم الله الرحمن الرحيم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الْحَمْدُ وَ تَسْبِيحُهُ وَ تَعْمُدُهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَ عُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ وَ دَانَفْسَا وَ مِنْ
 مَسِيَّاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِي اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضِلِّ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ كَشَهِدَا اَنْ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ كَشَهِدَا اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْ
 خَيْرُ مَا كُنْتُ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرُ الْاَهْلِ هَدٰى مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرُّ الْاَهْلِ
 مُحَمَّدٌ نَاهَا وَ كُلُّ بَدْعٍ ضَلَاةٌ وَ كُلُّ ضَلَاةٍ فَاِلَی النّٰرِ مَنْ يُّطِيعُ وَ كَسُوْلُهُ فَقَدْ تَقَدَّرَ
 وَ مَنْ يَعْصِمْهَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّهُ اِلَّا نَفْسُهُ نَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ طَيِّبَاتٍ وَ يَطْهِّرَ
 رَسُوْلُهُ وَ يَتَّبِعْ رِضْوَانَهُ وَ يَجْعَلْ سَخَطَهُ قَاتِلًا لِّحَرَمٍ بِمِ وَ كَرِیْمٍ بسم الله الرحمن الرحيم
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ هَاقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
 وَ نَسَبَ مِنْهَا رِجَالًا كَثِيرًا وَ نِسَاءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَ اَلَا تَحْزَنُونَ اِنَّ
 اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا ذَكِيًّا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاقُوا اَشْدِيدًا اِصْلَحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ مَنْ يَعْصِمْ
 وَ رَسُوْلُهُ فَقَدْ قَادَرْتُ اَعْظَامَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اَنْ خِفْتُمْ اَلَا تَقْضَوْا فَاِیَّی فَاِیَّی فَاِیَّی
 طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ ثَلَاثٌ وَ اَرْبَاعٌ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَا تَقْدُوا فَاِحَدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ
 وَ اَلَا یَا فَاِیَّی مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اَمَّا یُكْمُرُ اَنْ یُّكْمُرُوْا فَقَدْ یُغْفِرُ اللّٰهُ
 مِنْ فَضْلِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْاَسْلَامُ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ

فَلَيْسَ مَقْبُولٌ وَقَالَ تَرَوْهُمُ الْقَوْمَ الَّذِي كَفَرُوا بِالْعَهْدِ إِذْ عَاهَدُوا أَنَّهُمْ لَا يَحْجُونَ
 اور دھن اصالت بذات خود الفاظ اچان قبول کی اور ذکر تعین مقرر کا اکرین یا وہی کیل کا اکر
 طرف حضار مجلس کے سامنی الفاظ اچان قبول کے اور نہ نکا نام لیکر اور تعین مبلغ مقرر کا بیان کر
 بخوبی ادا کرین اور جو عربی بولی سے واقف ہوں تو الفاظ اچان قبول کی عربی زبانین ادا کرنا
 مستحب ہے آجنا چاہی کہ الفاظ اچان قبول کے کہنے والے کے طور پر میں ایک تھپہ کہ زوج اور ہر تھپہ
 بحضور گواہان پسمین عقد نکاح باندھین دوسرا تھپہ کہ دھن کی طرف سے کیل ہوا اور دھن خود اصالت
 موجود چنانچہ اکثر اور متعارف اس پر میں بھی صورت ہے تیسرا تھپہ کہ دھن کی طرف سے کیل دی اور دھن
 بذات خود اصالتاً حاضر ہوتا ہے کہ دھن کی طرف سے شخص علیہ علیہ کیل ہون یا چنانچہ تھپہ کہ دھن
 کی طرف سے صرف ایک ہی شخص کیل ہو چونکہ اس ملک میں حاضر ہونا زوجہ کا مجلس عقد میں شاذ و نادر
 مطلق معدوم اور سواری صورت نادر مذکورہ کے اور کوئی صورت متعارف اور رایج نہیں ہو سکتی
 صورت مرد و زوجہ کی اچان قبول کا طریق اور الفاظ بیان کرنا ہوں تھپہ کہ جب تک کا کیل نکاح کا خطبہ
 کے تو اگر عربی ان ہو تو عربی زبان میں علی رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم کے خطبہ کے بعد الفاظ اچان قبول
 تھپہ کہ وہی کہنے والا کہہ دے کہ فلاں بنت فلاں کی جگہ نام زوجہ کا اور فلاں کہے
 اوسکی یا کنا نام اور نہ الصدق کہے نام تعین مقرر کا بیان کرے اور اگر بجای آنحضرت کے لفظ زوجہ
 یا امکنہ یا وھبک کہے تو بھی روا ہے اور جو عربی جانتا ہو تو فارسی میں یوں کہ نکاح کردہ دام
 بتوفیق ہو کہ خود کہ فلاں بنت فلاں است برین قدر مقرر اور جو فارسی جانتے ہیں تو ہندی میں یوں
 کہ نکاح کر دیا میں تیری ساتھ نفس اب ہو کہ فلاں بنتی فلاں کی ہو سقد مقرر پر مقرر زوج اگر عربی ان
 اوسکی جواب میں یوں کہی قبول نکاح ہو کہ نکاح و ترو وچھا میرے نفس علیٰ الصدق والا فارسی
 میں کہ قبول کر دم نکاح ہو کہ تو بالفنس خود برین قدر مقرر و تعین تو ہندی میں بھی قبول کیا ہے تیرے
 ہو کہ نکاح کر دیا میرے ساتھ اس قدر مقرر پر جبکہ طرفین سے یہ اچان قبول ہو چکی تو عاقل کو چاہیے کہ دھن اور
 دھن کی حقین عاقل و برکت کے کری اور کہی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری برکت کی کو اوپر خیر کو جمع کرے فیہر کہ
 کری اور دھن کہ مقرر سابق سے مقرر نہیں ہو یا عاقل اور اتفاق نکاح کی تعین ہون میں آیا تو اگر زوجہ
 کے تھپہ مقرر یا تھپہ لازم ہوا جو تعین اقل مقرر یعنی دھن شرعی یعنی اکتس یا اور جاری

چاند آب تنا اور بھی چٹا چٹا کہ مجیب روح یعنی مولانا ابوسلیمان محمد باقر البقاہ اللہ تعالیٰ علیہ
 اہل الحق والاحقاق فی جو طریق عقد نکاح کا بانیسویں سوال کی جواب کے ذیل میں بیان کیا ہے اسکا
 ترجمہ بھی اس مقام میں بعض قیاسات کے ساتھ لکھ دینا مناسب ہے کیونکہ ایک بات کو جگہ جگہ ذکر کرنا موجب
 انتشار طبیعت قارئین سامع کا اور مطلق قلم انداز کرنا باعث نقصان کتاب کا ہوتا ہے سو وہ جگہ ہے
 کہ نکاح کے مقدمی میں اولیٰ بھربا ہے کہ دو وطن کا وکیل ایسا شخص ہو جو دولہ اور دو وطن میں نکاح باندھنے کے
 لیاقت رکھتا ہو اور ایجاب قبول کے الفاظ جو تہ فقہ کے موافق دونوں سے ہو چھ حصہ دار کوئی دنا کہ نکاح آنکھا
 چاروں مذہب میں صحیح ہو اور اگر اسکو وکیل کے قاضی یعنی عاقد کوئی درخص ہو اور وکیل کے روبرو عاقد
 دونوں سے ایجاب قبول کر دے تو مجھے علمای حنفیہ کے نزدیک جائز ہے چنانچہ فتاویٰ حمادیہ میں قنات خانیہ
 منقول ہے کہ جو شخص نکاح کر دے کو وکیل مقرر ہو اسی کو مناسب شخصین کہانی طرف سے دوسرے کو وکیل مقرر کرے
 اور جو کر دیا اور اس میں دوسری بی بھلے کی سامنے نکاح باندھ دیا تو بھی جائز ہے اتنی تہذیب صورتیں وکیل کو
 لازم ہے کہ عاقد کو کھی کہ مینر اپنے طرف سے پہلے عقد نکاح کیواسطی وکیل کیا اور اپنے سامنے ادا سے عقد نکاح
 اور عروس اور دل عروس کی چٹا کہ جسکو عاقد کرنا منظور ہو اسی کو وکیل کرین تاکہ وہ بحسب عہدہ وکالت
 کی عقد نکاح کا ستولی ہو اور جس کام کیواسطے مقرر ہو اسکا اثر ظاہر ثابت ہو اسی کو وکیل نہ کرے جو وہ خود
 محتاج دوسرے وکیل اور عاقد کا ہو اور فی الحقیقہ احتیاط اسی میں مفقود لیکن سنت میں کہ دو وطن کا
 ولی نکاح کا خطبہ جو سنوں کے آپ ہے اور دو وطن اور دو وطن سے ایجاب و قبول کر دے کہ غیر صاحب صلعم
 حضرت فاطمہ زہرا اور علی رضی اللہ عنہما کے نکاح میں ایسا ہی کیا تھا چنانچہ مواہب لیبیہ میں ہے
 کہ ابو جہم نے اور مناقب میں احمد بن بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ اول ابو بکر بعد از نبی کریم
 عنہما آنحضرت صلعم کی جناب سے میں حاضر ہوا اور دونوں نے اپنی خود اسطرح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
 عنہما کی درخواست کی تہہ لے صاحب پر ہے اور کیو کہ یہ جواب ندیا تو ان دونوں صاحبوں نے حضرت علی
 رضی اللہ عنہ سے اگر رکھا کہ تم آنحضرت صلعم سے اپنی واسطے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کی درخواست
 حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائی ہیں کہ میں موجود کیا ہی نہ دو تو تم کو ٹھکرانی جاگے بیٹا ہوا نبی صاحب صلعم کے
 حضور علی میں ضرور عرض کیا کہ یا رسول اللہ فاطمہ کو میرے نکاح میں دیجی آپ فرمایا تیرے پاس ہے
 میں نے عرض کیا کہ میرے گھر اور زرہ موجود ہے آپ فرمایا کہ تم کو ہوش کی ہر وقت حالت میں ہر گز کو پیو

فَاَمَّا الَّذِي جَعَلَ الْقَضَاءُ وَفَضَّلَهُ بِحُجْرَتِهِ قَدْ رُفِعَ وَكُلُّ قَضَاءٍ قَدْ رُفِعَ
وَرُفِعَ كُلُّ قَضَاءٍ كَتَبَ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُخَيَّرُ وَهَذِهِ أَمْرُ الْكِتَابِ

بعدہ فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ جو کچھ فائز کا کلام علی ساتھ کر دے گا حکم کیا تو تم سب کو اس بات پر گواہ رہو
کہ اس کا کلام علی ساتھ کر دیا اور چار سو متقال چاندی کی اور کاٹھن شہر یا شہر طیکہ علی بی اسپر راضی ہو بعد ا
انحضرت ایک طبق بہر خشک جو بار منگو اور حصا مجلس فرمایا کہ انکو لوٹ لو اس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ
موجود شدہ عالی کہی وہ سب جو بار لوٹ اتنی میں علی بی اکی پونجی تو انحضرت علی رو بہر مسکرا
پھر فرمایا کہ جو کہ اللہ تعالیٰ حکم پہنچا کہ فاطمہ کو تمہارا ساتھ بقابلہ چار سو متقال چاندی کی کچا کر دوں
کیونکہ تم اسپر راضی ہو تو انہوں نے کہا البتہ یا رسول اللہ میں اسپر راضی ہو اسپر انحضرت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
تم دونوں کی پرگندگی کو دور کری اور تمہارا کوشش عزیز کری اور تمہارے برکت نازل کری اور تم کو اچھی شہر
اور بیت اولاد و انس صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ قسم خدا کی ان دونوں کے اللہ تعالیٰ بہت اور پاکیزہ بہتر
اولاد پیدا کی انہی سے جو سب سے نیک کی عبارت کا ترجمہ تمام ہوا جو بائیس سو سو سال جو بہن محبت و
سلمہ اللہ تعالیٰ فی کلماتہا آدم پر سر مطلب فیجہ طریفین استیجاب قبول ہو علی اور عقد نکاح
سی فراغت حاصل ہو تو عاقد یعنی نکاح خوان و لہ اور دوہیں کچھ میں دعا خیر برکت کی کری کہ اللہ پھر
برکت نازل فرما دے اور تمہارا پرگندگی کو دور کرے کہ چنانچہ حدیث شریفین میں یہ لفظ وارد ہیں
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَوَفَّقَكَ وَصَلَّى عَلَيْكَ وَصَلَّى عَلَى سَائِرِ النَّاسِ بعد اچھوڑی اور آدم اور شکر یا جو کچھ کہہ کر
کی قسم موجود ہوتا کریں اور حاضرین مجلس اسکو لوٹیں کہ سنت صحابہ انحضرت کے عہد شریفین اور بعد
اسی طرح چھتری چنانچہ خزانہ الرایتہ وغیرہ ہی ثابت اور اسوقت اعلان نکاح کیواسطی اگر وہ بغیر جہا بچہ کا
بجایا جاوے تو کچھ ضایع نہیں اور واسطی طہا بر سر اسوقت اگر غنا بلازمیر واقع ہو شہر طیکہ زبان امر واد و جان
یعنی مشہرہات کہہ اور مضمون بلوریاں حال خطرات میں کا اور جو علم یا دمی اور حضور نماز کا گناہ و غنا
اجرت سے پیشہ نہ ہو تو بالاتفاق جائز اور غنا یا زامیہ بالاتفاق حرام اور غنا یا دمی و غنا یا دمی میں اختلاف ہے
لیکن غنا اور انشرف مسجد باہر چھتری کہ غنا اور لہ اور حضرات لہو مسجد میں سخت حرام و تہمید و تہمید
ہی پر جبکہ وہ نہ کوئی کہ میں دین نو دولتہ اور دونوں پڑن اپنی تہہ سی ہو کر وہ یا گھر چار و کو تو نہیں در
تاکہ عشرت کہیں اس گھر میں اور عشرت کہیں اس دولہن پر نازل ہوں اور گھر میں ہی مال مال ہو جائے

[illegible]

ساتھ برابر اس کے اگرچہ ان میں کوئی غمی اور کوئی محتاج نہیں اگر محبت میں کہ مٹی اور شہلا کی ہی اور
 زیادہ محبت میں کہ بی اختیار ہوئی اور زیادہ کرنا قیامت نہیں اور نہ تو کم اور نہ زیادہ کی حقوق
 اور اگر نہیں مثل حسن معاشرت اور اطاعت میں اور عفت عصمت اور حفظ ناموس حاضر
 و غائب اور بیکہ ارباب اسباب خاصہ میں غفلت اور کوتاہی مگر بلکہ پدایت تمام مخالفت کر اور ہر وقت پاک
 پاک صاف کر اور ہر وقت خاندان کو مباشرت کیوں ملے بلکہ بی عذر شرعی فوراً حاضر ہونا کرنا تو سب سے
 اگر انکار کرے گی تو حق تعالیٰ کی اور بیشتر کثرت میں گرفتار ہوگا اور بغیر اذن اور اس کے گھر سے باہر نہ رہے بلکہ
 والدین اور خویش اقارب کے گھر ہی بغیر اس کی حکم بجا اور خویش اقارب کو بغیر اذن شوہر کے ہی گھر میں آنا
 پروردگار کی نافرمانی باپ شہر عدم خوف فتنہ اور مسافروں کی دروازہ پر اگر بیا کرین کہ انکا ہی شہر اہل ہی اور
 خاوند کی خدمت نہ اور جسے کہتے ہیں کہ خاوند حق جو رو بہ پیش میں ایک پیہ کہ جہت خاوند کو جہت عینت
 جہاں میں ہو منع مگر بعض نفاس میں دوسرا یہ خاوند کی گھر سے کوئی چیز بغیر اس کے کیسے کہتے ہیں
 نقل کر دینے کے حکم کی خبر چوتھائی اذن اور گھر سے باہر بجا یا چوٹان خاوند کا عین کے آگے بیان کر
 چہ شاقہ طاعت زیادہ کو چہ اس کے نام کی سالانہ او خوشی سی خوش اور ملاو اندوہ اندوہین ہو
 اور چوٹان خاوند کو کسی بات میں غیرت نہ لاو تو ان ہدیشہ کو پاکیزہ اور جو کام اس کو مکرہ معلوم ہو سو مکرہ و سو
 اور ملاو بد عادت اور معصیوں زیادہ بیان ہیں چنانچہ انیس لوگوں میں کس ہی مرد جو رو بہ اور
 قدر جو حق مرد چہ میں سواں انیس میں جو رو بہ لکھا کہ اگر خاوند کسی سی چیز کا کوٹن کرے کہ
 سوال کرنا موجب ہر گز نہ اور غضب میں جواب سخت اور رشک اور فقر فاقہ کجا اتھیں اور حقارت مگر
 بلکہ ہر قدر قنا عسکر اور شاکر سے اور اگر خاوند بجا رہو تو اس کے متکذریں دینے مگر ہی اور جبکہ خاوند محتاج اور
 پیروغیر ہو تو آپ سے اور محنت کر اس کی سوا ہی کہنا حاضر کرے اور ہدیشہ اس کی ہی خیر کرے کہ دعا کرتی ہو
 اور ہدیشہ ناز و دل وقت پر باکر اور زکریا میں مشغول سے اور دین کی تہذیب بٹیا کرے اور بالا چہ چہ کر
 اید ہر دہر نہ اور باہر نہ جہاں بعد خاوند چاہے ہی اور دن سوگ کرے کہ واجب یعنی بناو سنگھار متوقف
 منہ جو شری سب از رخصت کے لئے استعمال مگر میں تیل اس کے نہیں کاجل مرنہ نکائی اور خاوند کی گھر سے
 باہر بجا اور صبر و سکوت کیسے سے بچا کر دونا اور نوہ کرنا سے بیٹیا چاہی تو سب سے حرام جہاں سے ہی اور
 دستان تمام ہوں سوگ دور کرے یعنی منہ سمرہ غیر استعمال کر اس وقت کہ کوہ زیادہ کے درمیان

پیر بعد سوگ اگر چاہو تو کسی نیکر خوش وضع کیساتھ نکاح کرے اور جو سوگ خاوند کی کوئی اور عزت
بین بن سکے نہ نکاح پڑھے واجب نہیں چھوڑ کر چھوڑ کر تین دن زیادہ اگر کوئی اسطی سوگ نکاح سے اور
پران کیسے حق پر پہنچے لکھا ہی کہ محض اسکا جلد اداری اور اسباب مثل کا مثل کہی اورین غیر ہر
نظرغت ہوتا کراری اور قدر ہو تو زیادہ زیور چاندی و شوکا اور موتی جو اہر جو کہ تیسر سو سو کو بنیاد
اور دھو تو کہ اسکی عورت کو بسبب باکی اسکی بابت جہنم کم دیا ہو یا کہ نہ ہی ندیا ہو اور غیر عورت کو جہنم میں یور
اور اسباب غیر بہت ملا ہو تو چاہی کہ ان عورتوں کی جہنم کا احوال اسکی تو بر بیان کر کے شرمندہ کری
اور اسکا پانچ بہن اور بہا کی ساتہ احسان کرتا اور کسی کو سوگالی نہ دینے فرشتے اور لغت
اور اگر جو رو کوئی چیز بغیر کھانے و نہ ہمایہ کو دو تو چھ ماہ اور جب غری آدمی تو اسکی لٹی کہ تھوہ بدیہ لاو
اور اسکو تھلٹ از مہرانی اور مٹی بوجھش کھنڈے تعلیم احکام شرعیہ پر جو جمع کوئی بیکہ اگر وہ بہن
قتال کری تو پہلی بہن کو تھوہ پند نصیحت کری بعد ان علیحدہ سوگ لیکن سوگ کہ بہن پیر اگر سپر ہی سمجھو
اور بی پروا کری تو سارے لیکن اس طرح سی کہ زخم نہ ہو اور منہ پر نہ سار اگر نارنا ہی مفید اور سو مند نہ ہو
موقت نہ آدمی تو آخر تو طلاق دے ورنہ نہ کہ ہر حال مر کو عورت کا طرہ دار اور اسحق ضرورتیہ شرم
ضرر اور عورت کو امن و شرم و عین اطاعت خاوند کی لازم لاعت اور فرمانبرداری خاوند کی جو بخل شک
اور نافرمانی اسکا باعث نہ کہ لہ نیاد آخر نکاح ترمذی میں ام سلمہ رضی روایت ہے کہ آنحضرت فرمایا جو عورتی
اور خاوند اسکا رضی ہی تو وہ عورت شہتی ہی اور انوغمہنی جلیبہ میں انس رضی ایک ہی کہ آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا جو عورت کہ پانچون وقت نماز اور ماہ رمضان روزہ داری اور پاکدامنی اور خاوند
اطاعت گیری میں دائر ہے چاہی بہشت میں داخل ہو اور ترمذی اور ابو داؤد و تیس بن سعد اور
احمد فی حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ اور معاذ رضی اللہ عنہم روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اگر
میں کسی حکم دیتا کہ کسی اور کو سوگ اخذ کی سجدہ کری تو تو ضرر کویت کو حکم دیتا کہ اپنی خانہ کو سجدہ کری اگر
خاوند عورت کو حکم دی کہ کا پہاڑ پر تھمھیں یا پر یا در سید کا لی پر چاؤ تو اسکو چاؤ کیسا کری تو
ترمذی ابن ماجہ فی معاذ رضی اقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو عورت کہ اپنی خانہ کو سجدہ
اور بار اصرار نہ تو اس بہشت کے جو رہتے ہیں کہ ای عورت لعنت علیہا کی تھمھیں شخص تو یہ پانچ چیزوں کا
مجان تھمھیں جدا ہو کہ باپس آوے گا اب بعد ایہ ہی دریافت کیا چاہے کہ جب لا پیدا ہو تو اولاد

پرورش اور اپنی ماتحت سے انکو کھانا اور کپڑے پہنانا اور رضا خواجہ یعنی صاحب فریادینا کہ نا اوفیق مجھ سے
 تاج محمد بلوغ پانا اگر دینی پروردہ پلانا بھی حق ناگاہی اگر وہ قبول نہ کرے تو باپ کو چاہئے کہ کسی اور عورت
 مسلمان نکاح کرے یا کہ اس سے دودہ پلوادی لیکن ان حسینہ و نکاحینے کھانی پلانی کا اور دودہ دار کا اولاد
 پوشاک کا اور دودہ پلا کا خرچ اور سبب جو ذکر دینا باپ کا ہے اور اولاد کا نام اجا پر کھانا اور حقیر اور
 کرنا اور کلام اللہ وغیرہ علوم دینی پر پانا اور تربیت تادریں نماز و روزے کی تاکید کرنا اور کتاب تیر انداز
 اور شادری کھانا اور حسن کتابین حدیث عشق اور وصا حسن جوانی عورتوں کی ہون کی پڑھانے اور
 اور جرات داد دیکھا و سکھو شعرا و شاعری کھا و اسکی صحبت بچانا آخر میں جب یہ سترہ برس کی ہو گئی
 بھلا مال کے ساتھ نکاح کر دینا یہ سب باتیں باپ پر واجب ہیں باپ بھو تو دادرہ بھی بھو تو یہ سب
 عصبانیت اور دار لٹون پر پھر جبکہ اولاد جو ان ارعاق و مانع ہو تو اسحق الدین اولاد پر واجب
 کسی وقت اسکی حالتیں انکی طاعت اور خدمت گزار ہیں جسے اسکی طرح قصور نہ کرے اور اولاد
 حقوق حق تعالیٰ کے حق پر باپ کا حق مقدم ہے حق تعالیٰ کو فریادین کہ جبکہ ان کو والدین کے احکام
 اور فرمانبردار کے حکم فرمایا ہے ان کو کچھ فرمایا کہ جتنے حکم کیا ان کو ان کی ان کے ساتھ کسی کو نہ کیا مانے
 اسکو بیٹ میں رکھا بشقت و در بر نہاد دودہ پلا یا شکر کرے واسطے اور باپ کے واسطے اور رسول
 اللہ شکر کو اور باپ کی یاد دینی کو کبار میں نہ کر کیا ہے اور عافیت میں ہے اللہ ہے راہ ہے کہ آنحضرت نے
 چیز دینی وصیت فرمائی ان میں یہ بھی کہ شریک مت شکر اللہ کے ساتھ کسی کو اگرچہ بچہ یا والدین یا جلاوطن
 اور باپ کی فراموشی نہ کر اگرچہ وہ بچہ حکم کریں کہ اپنے جو روئے کو کو اولاد باپ چھوڑ کر نکلی اور حکم فرمایا ہے
 سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے تین بار فرمایا خاک کو دودہ پر حویلیاں اس شخص کے حکم باپ فلان ایک ہونو
 ہوں اور وہ ان کے منکران میں ہیں تصور کر کہ بہشت محرم ہے اور ہے حدیث شریفین کہ جو غصہ اللہ تعالیٰ کو
 حکم دے کہ اگرچہ باپ کو فراموش کرے تو اسکو واسطے دودہ دار و بیعت کو لیا وین اور اولاد یا باپ
 ایک کھولا جاوے یا رسول اللہ اور باپ پر ظلم کریں اپنے نہیں فرمایا اگر باپ ظلم کریں یہ بھی
 فرمایا کہ جو نیک بیٹا یا بیٹا کی طرف صحر کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو سترہ سال تک عافیت دے گا
 جو کا ثواب لکھتا ہے جہن میں کوئی گناہ نہ ہو یعنی ایسا حج کہ گناہ سے خالی ہو یا رسول اللہ عافیت دے گا اگرچہ
 ہر روز سو بار دیکھی تو بھی ہر روز سو حج کا ثواب دے فرمایا ان اللہ اللہ بیٹ اور سب خوب ہے کہ اگرچہ

کہی ہے اور یہ کیا جڑی باقی تندی اور لہو داؤد بنی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ابن عمر نے آنحضرت سے
 عرض کیا یا رسول اللہ تیرے نزدیک جو دیکھیں اور سکو پہنچا ہوا ہوں اور میرا دوسرا ناراض ہے آج نے
 فرمایا تو اسکو طلاق دی ایک شخص نے حضور میں کہ عرض کیا یا رسول اللہ میرا چاہتا ہے کہ میرا دل مجھ سے
 اپنے فرمایا تو اسکو طلاق دی سب تیرے چاہنے والے ہیں فرمایا کہ اولاد تیرا ہمارا کہ سب سب چیزوں میں اچھا
 کسب ہم کھاؤ اپنی اولاد کی کسب دیکھائی میں ایک شخص نے کھایا یا رسول اللہ میرا ارادہ یہاں ہے آپ نے
 پوچھا تیرا نام نہ فرمایا تو اسکی خدمت گزاری میں رہا کہ بیٹا اسکی خدمت میں رہا کہ بیٹا اسکی خدمت میں رہا کہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ فرمایا حقیقی رضامند باپ کے رضامند ہیں اور
 اسکی مانوشی اسکی مانوشی ہیں اور کلام قدسی میں ہے کہ اگر رسول کے شخصوں میں ایک راعی عین ہر تو کو
 کھدی کہ تو چاہے سو کام کیا کہ اللہ تجھ کو بخشے اور ہر کوئی انکو نہ مانا اور اس نے کھدی کہ تو چاہے کھلی کام کیا اور
 تجھ کو بخشے اور یہ بھی کلام قدسی میں ہے کہ جس شخص سے اسکو مایا رضی بن تو میں بھی اس سے راضی
 ہوں کسی شخص نے پوچھا یا رسول اللہ مایا کیا حق ہے فرمایا وہ دونوں تیری ہشت روضہ میں ہے اگر تو
 اسکی اطاعت اور خدمت کرے گا بخشے ہوگا میں تو دوزخی کہ یافت کیا جائے کہ لفظ مایا کا اور تو
 مایا کا جو مفلس ہوں اگرچہ کمالی کی طاقت رکھتے ہوں اس اولاد پر جو ازاد و عاقل بالغ ہو اور جو
 اولاد کو کسب بر طاقت اور قدرت بھی ہو اور چاہے کہ جب انکو طاقت ہے اور نہت خاست عاجز ہوں
 تو تو خداوندانکو اور عطا کر جا ضرور اور پیشاب کر دے اور بول و بر کر کو دیکھ کر فکری اور کردہ بجا
 اور ناک نہ پکڑے اور اپنی لڑکائی کو یاد کرے کہ اگر واسطے اوں میں کیا کچھ تکلیفیں ہو چھائیں اور نہ تو ان
 و پیشاب اسکا ہے ہاتھوں سے پاک کرتی اور نہ ہو رہی اور کبھی ہرگز نہ مارا بلکہ بہت خوشی و محبت سے تنہا ہو
 ایسا اور بچہ اوٹھایا کہی اور لازم ہے کہ کسی نے اپنی مانوشی سے آواز سخت نہ ہو اور نہ کسی گھم میں بغیر حکم کے چلا جائے اور ہم
 لیکر نہ پکارے اور نہ آواز کو بڑھ کر نہ چلاوے اور مر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کہ ہر نہی میں جھکاؤ
 اگر ایک و بار کو کہنے سے قبول کر لیں تو حیرت میں کہ اللہ تعالیٰ اسکی توفیق کی عطا کرے اور ہر نہی سے بچے
 اسکو چاہیے کہ مایا کے اطاعت اور ادائے منکوحات کا اور نہی خلا مرضی و لایہ راستہ کو باعث
 عذاب بنیاد اور آخرت کا جانکر کسی حاملین شہادت نہ کرے اور جمیع امور شہدہ میں انکی خاطر دہری اور
 خدمتگزاری سب سے مقدم ہے لیکن اگر کوئی امر خلا حکم خدا اور رسول کے مابین تو اسکو ہرگز نہ کرے کہ اسکا

اور ان کا حق و اطاعت بایک ہی اور طاعت پر محدود حق بتائی فرمایا کہ میرا شکر اور اگر اور یا یا بکا اور
اگر جنگ کریں اور زمین میری بابت کسی اس بات پر کہ تو میرے پیروں میں اس چیز کو جہاں تک علم اور خبر پہنچے
یعنی علم توحید کا رکھتا ہو سو اس بات میں کوئی طاعت شکر اور زمین کوئی ساتھیہ مصاحبت رکھے
جس طرح شریعت میں ہے اور احکام اور احکام عمر ان اور حکیم فی عمر و انعام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالیٰ کی نافرمانی کسی کی فرمائندہ اور زمین اور صحیح بخاری و مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہے
کہ فرمائندہ اور کسی بنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں دست نہیں اٹھائی اور ابابکر خرقین ایک حق پرست ہوئے
کہ ان کی اولاد کی ساتھیہ یعنی اپنی بہائیوں اور بیویوں اور ان کی اولاد کے ساتھ اور ابابکر بہائیوں
اور بیویوں اور بیویوں اور خالائوں اور مومن کے ساتھ اور ان کی اولاد کے ساتھ اور ابابکر کے
دوستوں کے ساتھ دوستی اور نیکوئی اور صلہ رحم کرنا رکھیں جو ان میں زیادہ قریب سے اسکا حق زیادہ و جوار قریب
کتر ہے اسکا حق نسبت زیادہ قریب کے کتر بھی چنانچہ حق تعالیٰ فرمایا کہ صاحبے استقامت کا حق و اگر اسی سے
بہتر پر نفقہ دے رحم رحم کا واجب بشیطہ کے رحم محتاج ہو اور طاعت کے کتر کرنا ہر اور سلطان فرمایا
اللہ صاحبے استقامت پر نفقہ واجب ہے مثل نفقہ اولاد اور ایک حق الدین کا بھی ہے کہ جس کے نہ میں کتر
ان کی حد میں حاضر ہو کر ہی اور بعد وفات کے ہر مہفتی میں ایک بار ان کی قبر پر یا تکیا کر چھ شیعہ میں آیا
کہ جو شخص چاہے ایک یا دو زمین ایک ہر ہفتہ میں یا تکیا کر لیا اور اس کی گنجشہ جانوسی اور فرمائندہ میں
لکھا جائیگا اور جو کوئی آگے چلی اور کوئی بدگوی اور عیب جو کرے تو اس کو کچھ بدگوی باز رہی اور اگر
ترتیب اتفاقاً ازراہ شریعت کوئی امر خلاف مرضی ان کی اس کے صادر ہو جائے کسی نوع کا قصور و جرم
نامناسب اور کسی نیکوئی یا ان کی خدمت کے خلاف خواہ او انہوی ہو تو لازم ہے کہ ان کے حالت میں
جلد معاف کر دے حدیث میں آیا ہے کہ الدین کا فرمائندہ اور زمین اور نافرمانی بہت میں داخل ہو کا
اور اگر نافرمانی ہو تو ہمیشہ او کو سب سے مانعیت اور عذر دیتے کیا کر اور او کو قریب سے ساتھیہ صلہ رحم و
دوستوں کے ساتھ دوستی کرے اور بعد وفات کے طرف سے اور خبر اس کے نام اس کا نیکوئی اور فرمائندہ اور
لکھا جائے اور اگر ہو تو بعد از وفات کی دیر نہ گزرتی اور زمین کو سب سے مانعیت اور عذر دیتے کیا کر اور او کو قریب سے ساتھیہ صلہ رحم و
ایک یا کبار یا شکر اور قتل اللہ میں یا بعد از وفات کے فرمائندہ اور زمین اور نافرمانی بہت میں داخل ہو کا
لہذا ہے فی جمیع الاحوال کا محبت و دوستی اور عذر دیتے کیا کر اور او کو قریب سے ساتھیہ صلہ رحم و

ہر کہ حق تعالیٰ انکو اس شخص سے راضی کہہ دو آمین ثم امین پس سوال نخل کو ظاہر کر پیکو برائے کس کا تھا فقارہ
 بجا ہوئی دو وطن کو مگر کوجانا درست ہو یا نہیں جواب نخل کا فقارہ بجا نا حرام ہی ملا یہ میں لکھا ہے کہ سند ہے
 ہو کہ ملا ہی سب حرام ہیں اور فتاویٰ کبریٰ میں لکھا ہے کہ فقارہ بجا نا اور سنا حرام ہے کہ ملا ہی میں نخل
 لیکن صرت جہاد میں اس واسطے کہ اسکی آواز سے جو غازی لوگ دہرا ہر شہر قہ ہوں سو حج ہو جائیں
 پس ایسی مقام میں فقارہ بجا نا گناہ نہیں بلکہ عبادت اور دعوتِ ناسی کا اور فقاری کا ایک حکم ہے کہ یہ آلات
 لہو میں داخل ہیں اور فتاویٰ حمادیہ میں مذکور ہے کہ جہاد ہی کی آواز سے بغیر گامی طرب و سرور کیا حاوی اسکا بجا
 حرام ہی جیسے بریلط اور طنبر اور معرفہ یعنی ریاب و رقارہ اور زرا یعنی نالی و بجا مدوضی المدعہ نقل کیا ہے
 کہ جلد لدین عمر رضی اللہ عنہا فی فقاری کی آواز سنکر اپنی دونوں کانوں میں انگلیاں دلیں اور فرمایا کہ میں نے جہاد
 پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی وقت سے بطرح دیکھا ہے یعنی ایضا صاحب بھی کانوں میں دے لیتی تھی اور کھول
 رضی اللہ عنہ فی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا ہی متنا گناہی و جس مجلس میں ملا
 موجود ہو وہاں میں ہا فسق ہو اور اس لذت اٹھانا اور فرو لینا کفری تسلید اور مختار میں فتاویٰ ہزاری سے لکھا
 کہ ملا ہی کی آواز سننا معصیت پر بیٹھنا فسق و راس لذت لینا کفرانِ نعمت الہی ہے کہ حق تعالیٰ فی عہد
 بشری کو ان کا نون کو واسطی نہیں بنایا و قولہ اور تصبیح جو رسالہ منطوقہ کے شرح ہی اس فتاویٰ حمادیہ میں بھی لکھا ہے
 کہ جس نماز کی مجلس میں راگ بگیا کچھ اور ملا ہی ہو تو اس نماز کو درست ہو نہیں علما کا اختلاف ہے لینے بعض علما کہ
 نزدیک و نخل درست نہیں دو جھکے ایک جھکے کہ دو طہ و دو وطن کو اولیا لڑا گ رنگ و معارف و
 مزامیر وغیرہ سب ملا ہی کی جھکے کر نکو حکم دیا اور گانی بچانی والو کو اجرت دی اس سبب دونوں طرف کی آواز
 ہو گئی اور دوسرے وجہ یہ کہ حاضرین مجلس ان آلات ملا ہی کی سنی اور دیکھنے سے سب فاسق ہو گئے پس
 کوئی لایق ولایت اور کوئی حاضرین مجلس میں لایق گواہی کے نہ تھا تو نکاح بغیر
 ولی اور بغیر گواہوں کے ہو اور ایسا نکاح بعض علما کے نزدیک جابر نہیں
 حال انکہ نکاح ایسا چاہیے کہ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز ہو اور خزانۃ الروایۃ میں
 فتاویٰ بغیر سے منقول ہے کہ اس طرح کے مسائل میں متقسم بعض نہیں وہ میں جبکہ عمل میں
 لانا سب کے نزدیک خطا ہے کفر نہیں اس وقت میں فقط تو باور ستغفار کا تھی تنبیہ لست علیک تو بہ خاص
 نیت کے ساتھ ہو اور اس وقت پھر ایسا کام کرنے کا ارادہ اور خیال مطلق دل میں نہ ہے فقط قولہ

رکھنا یا پھینکنا اور جنت کا امیدوار بننا چاہی اور جس کے فخر اور عذاب سے ڈرتے رہنا
 سب لوگوں میں سب حکام شریعت کے قبول کرنا **محققین** جو چیز اللہ تعالیٰ کے حلال کی ہیں انکو حلال جاننا
 تو یہ جو چیز اللہ تعالیٰ حرام کی ہیں انکو حرام جاننا و سو یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسلام پانا بھی
 اس شریعتین ایسا نہیں اس کے خلاف و ضد کا اعتقاد کرنا اور عمل میں لانا کفر ہے قولہ اللہ تعالیٰ جاننا چاہیے
 کہ صرف بت جانا اعلان نکاح کیلئے مباح ہے اور تفصیل بت بجائی کی جس طرح انحضرت کے زمانہ تہذیب میں
 معمول تھا جو بیویوں سے سوال کے جواب میں لکھی جا رہی انشاء اللہ تعالیٰ اکیسواں سوال شادی نکاح
 وغیرہ میں بخوشی یا بھٹ اتنا ہی چھوڑا درست ہے یا نہیں جواب اتنا ہی چھوڑا نہیں کہ صرف ہے
 اور اسراف کسی چیز میں ہو شریعت سے منع ہے اللہ صاحب سورہ بنی اسرائیل میں انحضرت کو فرمایا کہ وہ
 نونانی والیکو اسکا حق اور محتاج کو اور مسافر کو اور دوست اور اچھے کر لینی بیاخرج کر کر خزانہ بیک
 اور اتنا بھی میں شیطانوں کی و شیطان اپنے رب کا ناشکر لے مال بڑی نعمت اللہ جس سے عبادت میں
 خاطر جمع ہوا اور بہشت میں درجہ بڑھیں سوا و سکویا اور انار بڑی شکر ملی چنانچہ سولہ سو سال کے جواب میں
 مولانا شاہ عبدالغفر زید قدس سرہ تحریر سے معلوم ہو چکا اور اسراف میں تنویر ایسا ہیست و برابر ہو سوتا
 وینا کو لازم اور واجب ہے کہ حسین خدا اور رسول کی ناخوشی ہو اور سکود کر دی اگر جہ بجائی بنا و ترک
 کرنیسی ناخوش ہو جاوین طبعین و شیعہ کریں جو لوگ خدا اور رسول کی اطاعت میں خواہش نفس و کفرانگی
 اور نام کے مسلمانوں کی ملامت کو جمال نہیں لاق وہ لوگ قیامت کے دن اپنے اعمال نکاح سمجھ مندو گارہا
 ہونگے اور انکی مخالفت اپنی اعمال کے سزا پا کر اندوہ و ملامت اور شرمندگی و ملامت اٹھائیں گے اور حرام
 اور و اندامہ پکارینگے یا **پیسواں سوال** اس ملک میں معمول ہے کہ قاضی یعنی خوان ایجاب و
 قبول سے پہلے دو طلعہ کو کلہ طریب آمنت باللہ اور دعائی قنوت وغیرہ پڑھتا ہے یا نہیں یہ طریق مسنون ہے نہیں
 اور ایجاب قبول کی الفاظ ایک بار کہنا کافی ہے یا تین بار تکرار ضرور ہے اور ستولی نکاح کو ایجاب قبول سے
 پہلے خطبہ پڑھنا مسنون ہے یا بھی اور کوئی خطبہ پڑھنا مسنون ہے جواب طریق مسنون اس طرح کہ ان کو
 کا وہی خطبہ پڑھے بعد اسکی الفاظ ایجاب قبول کے دونوں طرف سے کہی جاوین جس طرح کہ ان مسنون قبول کے
 جواب کے ضمن میں یہ سب اعمال بخیر تمام مذکور و مرقوم ہوا اور ایجاب قبول یکبار کہنا کافی ہے یا تین بار تکرار
 نہیں کیا کر تیغ و شرا وغیرہ عقودین تکرار ضرور نہیں اور دو طلعہ و دو ہاں کو نکاح کی وقت کلمہ طیبہ وغیرہ

پڑھا نا صحابہ اور علمائے سلف سے منقول نہیں لیکن در صورتیکہ انکے عقیدے میں کچھ خلل و فساد اگیا ہو تو ان
کی یا ایک کے تو دو یا کچھ عقیدہ صاف اور درست کروا کی تجدید یا نئی واصلی امت بالذو غیرہ کی مطلب یہ کہ
کر کی طریقہ سلام کا سبک یا وینا ضروری اور باوجود درست عقیدہ اور سلامت یا نئی نکاح کے وقت کلمہ طیبہ غیر
کو لازم ٹھہرانا چاہتے تھے خالی نہیں اور کتبہ حادث و تاریخ سے لیا معلوم ہوتا کہ نکاح کا خطبہ پر جو معمول
صحیح و صلیبی عقیدے میں کا تھا وہ تین خطبے میں ایک ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ و علی رضی
عہما کی نکاح کی وقت پڑھا تھا جو انیسویں سوال کی جواب میں مذکور ہوا دوسرا وہ جو نجاشی بادشاہ حبشہ نے
حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہما کی نکاح کی وقت حبشہ میں بوقت انعقاد نکاح آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پڑھا تھا چنانچہ مورخین میں اسکا بھی حوالہ مفصل منقول ہی بھیاں پراسکا خلاصہ بطور مختصا
لکھا جاتا ہی جانا چاہی کہ جب عبد اللہ بن الحبحر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما کا پہلا خانہ بنا کھو لکھتے تھے کہ حیرت گریاں
ہو چکے تھے شومی طالع سی نصرانی ہو گیا اور وہاں ہی فوت ہوا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایرانی یہ خبر پہنچی
اور عرض کیا کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہما اپنی ایمان و سلام پر بدستور قائم ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیات
سکر اپنی نکاح کا پیغام ام حبیبہ کے ساتھ کو نجاشی کی پاس عمرو بن اسیمہ کی ہاتھ پہنچا نجاشی نے بیعت کی چھوڑ
اور بیعت نام کی زبانی ام حبیبہ کو کھلا بھیجا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نکاح تمہارا ساتھ کر لیا کہ پیغام کہہ بھیجا ہے
سو اگر تم کو منظور اور قبول ہو تو میں تمہارا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ پڑھ دوں یہ خبر سن کر وہ بہت خوش
ہوئی اور اپنی ہاتھ کی دو لون لنگن اور ایک انگلی اس نیک دید کی انعام میں ابرہہ کو دی و نکاح کی مقدمی میں خلیفہ ابن عباس
کہ اپنی طرف سے وکیل کر کے نجاشی کی پاس بھیجی اسنی شام کو بوقت جمعہ صبح ابطال کے ایک جماعت ہمارے میں رضی اللہ عنہم
سمیت بلو اگر حقیقۃ الحال بیان کیا پھر یہ خطبہ پڑھا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ**
اَلْمُهَيْمِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَسْأَلُكَ بِالْحَمْدِ
اور سن کر کہ بعد نجاشی نے کہا کہ بعد صلوتہ کرنا چاہی کہ جب کام کا رسول کریم علیہ الرحمۃ و التسلیم نے مجھ کو پیغام بھیجا تھا میں
اچھا جانتا تھا کہ جو پیغام رساں آئے صبح جو کی آگ ڈال کر کہا کہ شہدے میں تمہارا کیا ہوا کی خالد بن ولید نے
نی کہا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحَدُهُ وَ اسْتَعِیْنَهُ وَ اسْتَغْفِرْهُ وَ اسْتَشْهَدْ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ**
وَ حْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اسْتَشْهَدْ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَسْأَلُکَ بِالْحَمْدِ دِیْنِ
ابا بعد اس منقول کیا میں نے اس امر کو جو پیغام صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست کیا ہے اور میں نے

ابو جہل نے کہا کہ یہ خطبہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے وہ میرا ہے میں نے اسے سنا ہے

وہ خطبہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے وہ میرا ہے میں نے اسے سنا ہے

کی دینی بیعتی میں اور جب تک کہ راضی نہیں ہوتی بین نکاح کر دینا کو حکم نہیں ہے سو یہ بات ظلم صریح اور
 حرام ہے قاضی کو بھی در نکاح خوان کو بھی یعنی قضاہی کو اور نکاح خوان کو اور کھیل و شاپ و کھود و طہ و
 دو طبقہ کے ادبیاؤں کی بغیر خوشی اور رضامندی کی بزور و جبر کچھ لینا حرام ہے اور بخوشی خاطر اگر کچھ دیں
 تو مضائقہ نہیں چوہیسیواں سوال دروینہ کو دف کے ساتھ عورتوں کی مجلس میں گانا اور
 اوکی عرصہ میں انکو کچھ نقد یا کپڑی یا کچھ اور دینا جائز ہے یا نہیں جواب ہوا کہ بغیر مزامیر وغیرہ
 گارین اوکی گانی اور سنتی میں عالمونکو اختلاف ہے چنانچہ درختار میں لکھا ہے کہ بعض علماء مطلق مباح ہیں
 بعضے مطلق حرام لیکن بحر الرائق میں یوں ہے کہ اصل مذہب میں مطلق حرام ہے پس اختلاف موقوف ہے منقطع
 ہو گیا بلکہ ظاہر ہلکے ثابت ہے کہ وہ گناہ کبیرہ ہے اگرچہ صرف اپنا ہی جی خوش کر لیکو گا و انتہی یعنی درختار کا مطلب
 تمام ہوا اور فتاویٰ حماد میں لکھا ہے کہ سید خد اعلیٰ الخیر والثنائی فرمایا ہے کہ جو شخص گانیکو اسطیٰ نیو دیند
 کہ تازی تو اہل بدعت و شیطانی اوکی دونوں کندہوں پر سوار کرتا ہے ہر وہ دونوں شیطان سکوائے دو ٹوٹاؤ
 سوائے تازی اور شکرانی میں جب تک کہ وہ گانا موقوف کرے و شکراب جانا جائز کہ صرف ف بجا نا بغیر لگ کے نکاح
 ظاہر کر لیکو مباح ہے ہر دایہ میں لکھا ہے کہ چاد میں نقارہ بجانا اور نکاح کے مشہور کر نیکو دف بجانا دونوں بالاتفاق
 مباح ہیں اگر کوئی شخص غازی کی نقارہ کو نکاح کر دف کو ضائع کرے تو اس توار کے بالاتفاق اختلاف
 انتہی میں فحما راور ہر دایہ کی عبارت ثابت ہو کہ اصل مذہب میں راک حرام ہے اور نکاح کے مشہور کر نیکو صرف
 دف بجانا مباح ہے اور تنبیہ الانام میں فتاویٰ سراجہ کی یوں نقل کیا ہے کہ نکاح کے راکو صرف اعلان نکاح جیکو اسطیٰ
 دف بجانا مضائقہ نہیں بشرطیکہ دف میں جلاجل یعنی ہانچنے لگی ہو اور اسکا بجانا کھیل و شکرانی سے
 بچے ضرور اسفی کہ کھیل و شکرانی و لذت ممنوع اور مکروہ میں اور تنبیہ الانام میں بھی لکھا ہے کہ ملاکھانا اور
 بیٹھنا ہر گناہ و فسق ہے لیکن دف کا نا ناصرف نکاح کے مشہور کر نیکو مباح ہے سو وہ ہی اسطرح مارا جائیسا
 نقارہ بجاتی میں تانیڈ اور ملا بدعت میں لکھا ہے کہ ملای اور مزامیر اور طنہ اور ڈھول و نقارہ اور
 وغیرہ سب بالاتفاق حرام ہیں مگر غازیو نکاح نقارہ و اعلان نکاح کے واسطے مباح ہے اسکی اور فتاویٰ
 حماد میں لکھا ہے کہ علیٰ زیبا نکاح ابوالہبا جری لکھا کہ ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے نقل کیا انھیں
 ان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فی تبارہی واسطہ شراب نقارہ اور مزامیر اور طبل اور دف مکروہ رکھا اور حرام کیا علیٰ
 کتبہ میں مینی ابوالہبا جری چچا کہ انھیں حضرت کر عہد شریف میں دف کو کھیل بجاتی تھی ابوالہبا جری کھا کہ عورت

تہی جب کی شادی ہوتی تو وہ عورت ایک طبقہ اور ایک طبقہ کے لیے ایک ہی مکان پر خیرہ کر کے چلی پڑتی
 تاکہ اس کی آواز نہ کر جائیں کہ بیٹھ شادی نکلی ہے۔ قولہ اور ڈونڈیوں کا وقت کے ساتھ گانا اگرچہ صریح تو نہ
 کی مطلقاً ہے تو بھی جائز نہیں ہوا سہی کہ صورت میں نام اور حرام کا جمع کرنا ہے ورنہ عاصیوں فقہ کا یوں
 مفسر ہے کہ جبکہ مباح اور حرام جمع ہوں ہاں حرام کو نہیں چھوڑنا ہے نہ شبابہ انطوائن لکھا ہے اگرچہ حرام
 حرام ہی ہوں اور حرام غالب ہے اور سی سنی میں حکم اجتماع ہے اور حرام کا بھی معنی کوئی چیز مباح کو نہ
 والی اور دوسرے حرام کر دیتی ہے اور دونوں جمع ہوں تو حرام کو دینی والی چیز غالب ہے مباح کر دینی والی پر بھی
 پس جبکہ صورت میں مباح پر حرام غالب ہے تو نقد پاکیزہ وغیرہ ڈونڈیوں کہ دینا راگ کی اجرت ہوتی اور
 راگ پر اجرت لینا دنیا حرام ہے چنانچہ بایا کی کتاب جاریہ میں لکھا ہے کہ گانی چاہے پرانی سی رستہ پر یا نوحی
 پر اجارہ کرنا درست نہیں ہوا سہی کہ یہ جارہ اوٹھیں گانہ پر ہوگا اور گناہ کی چیز اجارہ غیر عقود کو مستحق اور
 لایق نہیں رہتا اور جبکہ صرف بیجا ناخاک کی شہرت کو مباح ہے تو اس کی اجرت لینا مباح ہے ورنہ حرام
 خلاصہ میں لکھا ہے کہ نقد اور مخفیہ یعنی ڈونڈی اور ڈونڈی گانہ پر یا راگ لکھا ہے جمع کرنا گانا اور راگ
 اجرت میں کچھ نقد یا کوئی اور چیز لینا و مناسب حرام ہے چنانچہ سوال نمبر ۱۸ کی رخصت کی وقت میں
 سی صلوٰۃ کی طرف اپنے مقدمہ کے موافق دو وطن کی بیڑی کی گیند کو یعنی حجام دستی کو اور وہ ہولی دھنگ
 وغیرہ کو کچھ نقد وغیرہ دیا کرتی ہیں درحقیقت باخین جواب ایسی وقت میں مال خرچ کرنا اگر احسان
 اور سلوک کی نیت ہو تو درست ہے اور اگر اپنی تلمو کی اور لوگوں کی دکھائی اور سناؤ کو دین تو درست نہیں اور
 اکثر لوگ ایسی وقت میں صرف مال خرچ کرتی ہیں پندریات مریض کی ہوتی ہیں اس سبب اپنی تلمو کی اور شہرت
 اور دارم دستور کی راہ خرچ کیا کرتی ہیں حالانکہ مشکوٰۃ شریف کے باب بار بار اسوعین لکھا ہے کہ پندریات
 زور بایا پر شخص خلق کو دکھانا یا سناؤ کو پرمکام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا اور نالیش کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت دن رسوا اور فضیحت کرے گا نعوذ باللہ منہ من شر ما یسئیر
 تا پند اور کلام مجید میں بھی سورہ شعریٰ میں اللہ صاحب فرمایا ہے جو کوئی چاہتا ہو میں کہے کہ تیرے بڑا دین
 ہم اس کو اس کی کنی اور جو کوئی چاہتا ہو دنیا کی کنی اس کو دین ہم کچھ دے دیں اور اس کو آخرت میں
 حصہ نہیں غرض کہ سارا کارخانہ نیک اعمال کانت پر موقوف ہے چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ کسب و کربت
 اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ لا یموت من عمل کانت پر موقوف ہے چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ کسب و کربت

اور مساکین قوم بنود اور مسکین کی جمع ہو کر دو طہ کی ولی سی کچھ گنتے ہیں تو اس وقت انکو کچھ دیا کرتی ہیں بلکہ بعض لوگ اپنی مقدور وافر پیسے اور ولی ہاتھ میں اور بغیر بالگے لٹا کر تے ہیں جائز ہے یا نہیں جواب اگر سنت برنیت ادائی شک و تصدق دونوں گروہ کی فقر اور مساکین کو دین اور زاکرین کو جانے بلکہ مستحب ہے شکوہ میں کچھ ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی خدا کی نام پکچھ گنتے تو اسکو دوا اور چھاپنی ناموری کیسے یا معمول و رسم جانکر دیوین تو درست نہیں ہوا سب سے کہ ایسے مومنین اعتبار نہایت کا ہے شکوہ شریفین سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں بہت شرطی قولہ فقر اور مساکین کو لے دینا اور تصدق کرنا کسی حال میں منع نہیں چنانچہ شکوہ شریفین کچھ ایسی کہ بیدنے نے ذکر کیا کہ میری باپ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے جسکا منع کرنا حلال نہیں فرمایا پانی پھر کھایا بنی اللہ اور کھا چیری جسکا منع کرنا حلال نہیں فرمایا وہ کھکھی پھر پوچھا بنی اللہ وہ کیا چیز ہے جسکا منع کرنا حلال نہیں فرمایا تیرا اچھا کام کرنا کچھ ہرے یعنی بھلا کر بھلا ہو گا اور کلام قدسی میں بھی وارد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب فرمایا اسی ابن آدم تو خرچ کرین تجھ خرچ کردن ستائیسواں سوال برات کی رخصت ہوتے وقت دو طہ کی طہرت کے دو طہ کو بطریق سلامتی در سہ طرح دو طہ کو دو طہ کی گھر کھینچی کی بعد دو طہ کی طہرت والی بطور رسوا یعنی منہ دکھائی نقد اور زیور وغیرہ دیا کرتی ہیں یہ رسمین جائز ہیں یا نہیں جواب شریعت محمدی میں ایسا تو کی کچھ صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیکن جب غلبہ بر مباح معلوم ہوتا ہے اور لازم کر لینا اور مباح کا ضرر و نقصان پہنچتی اپنی خوشی سی دیوی تو مباح ہی درجہ نہ دیوی تو اس پر کچھ طعن بلامت کی بات نہیں اور جس چیز کا لازم دلائل الیہ یعنی کتاب و سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت نہ ہو اسکو اپنی ذمی پر لازم کر لینا جائز نہیں بلکہ بدعت اور احداث فی الدین ہی اٹھا لیں سوال طعام ولیمہ برادری کی لوگوں کو قبل نكاح کی کھانا سنت ہے یا بعد نكاح کی چو ا طعام ولیمہ میں سنت یوں ہی کہ نكاح کی بعد دو طہ یا اوکا ولی دوستوں شہداء و کھانا کھلا دی درجہ نكاح ہی پہلی کھلا دی تو سنت ادا نہ ہوتا یہ مسئلہ علیہ السلام میں کچھ ایسی کہ ولیمہ کرنا تو ان فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنی ثابت چاہیے کہ بعد نكاح کی پہلی ہی دن ولیمہ کریں اور اگر دو سرون ہو تو بھی مشروع ہی و تیسرے دن ریاضت قولہ ورزین العرب فی شکوہ شریفین کچھ ایسی کہ ولیمہ بعد دخول کی مسنون ہی و بعض کہ ایک دو دن وقت مسنون ہی انتہی میں رہتے معلوم ہوا کہ ولیمہ کھانا کو کتنی ہیں کہ عقد نكاح کی پہلی دفعہ دخول بعد دو دن وقت بطریق ادائی پھر نصرت کیا جاوے اور یہ جو رواج ہے بعد نكاح کی دو طہ کی طہرت دو طہ کو اور

برا تو کو کھانا دیتے ہیں وہ بھی اگر بہت ضیافت دیں تو درست اگرچہ سنت نہیں بشرطیکہ وہ مجلس منکرات
 طہور درگ رنگ ہی و سبب منیبات سے خالی ہو قولہ اور امام غزالی علیہ رحمۃ الی اعیاء العالمین منکرات
 ضیافت یعنی غیر کی بہت کچھ ہیں انہیں سناؤ اور کالغی با چون اور ساز کا اور سناؤ و ڈنوں وغیرہ لی راگ کا
 اور عورتوں کو چھت پر جمع ہو کر مردوں کی طرف دیکھنا بھی لکھا ہی اس واسطے کہ مرد و عورتوں اکثر جو ان
 بھی ہوتی ہیں یو البتہ خوف فتنہ و فساد کا ہی پس یہ سب چیزیں ممنوع اور منکر ہیں ان سے بچنا اور یہی
 چیز فکود و رکنا اور تابد و خود مشا دینا لازم ہی و بدو و کر سکی تو وہاں بیٹھنا درست نہیں بلکہ وہاں سے
 اٹھ جانا واجب شریعت میں خلاف شرع چیز کی دیکھنی اور شہی کو بیٹھنا جرم ہی تھی لہذا امام محمد غزالی
 قول کا مطلب تمام ہوا چاہا کہ طعام لیمہ کا کھلنا اور اس کی دعوت ل کرنا امام غزالی مدد کئے ہوئے ہیں
 اور امام شافعی مدد کئے ہوئے ہیں اور یہاں کیا وجہ لکھنا انہا کہین ہمیں شرطی کہ وہاں کوئی بخلان نہ
 نہ یعنی وہ مقام منکرات محض و عشاء شریعت خالی ہو تو دعوت ل کر ہی جاؤ اور جو کوئی چیز خلاف شرع ہاں بچو تو قبول
 کرنا اور اس طعام کو کھانا درست نہیں چنانچہ شرع و قایمین لکھا ہی کہ اگر سابق ہی معلوم ہو کہ وہاں باب منکرات ہی نہیں
 جمع ہیں ہاں اگر کجاوی نہیں جائے کچھ کر لی کچھ جانا گناہ اور جو وہاں پھونچنے کی بعد دریافت کری تو سمجھنا
 میں اگر یہ جانے والا مقتدی اپنی لوگ کسی جلیں و طریق کو سند بکڑنی میں اور شریعت کے مفدی میں اس کی پروا کرتا
 ہیں تو اسکو لازم ہی کہ اس خلاف شرع چیز کو اپنی ہاتھ سے دور کرے یا زبان سے منع کرے دور کر دے
 تو بیٹھے اور جو خود و عورتوں کے ساتھ اور زبان کھانا بھی شریعت میں کرنا ناخوش ہو کہ وہاں ہی جلا آدمی اور ہرگز
 نہ بیٹھے اور اگر یہ شخص جانے والا عوام الناس میں ہے کہ اس کے قول فعل کی کچھ سند نہیں اور نہ ہی کہ نہیں سمجھتا تو
 دل سے برا جانے اور نا چاری کو بیٹھا کھانا کھا لیوی عامی کو نہ چلیے کہ نہ دعوت کے لحاظ سے سنت کو ترک
 کرے جبے جنازی پر اگر عورت کو نہ گرجا ضرر ہو تو بھی جنازہ سے کی نماز ترک بخیرین انتہا یعنی شریعہ وقایہ
 کا مطلب تمام ہوا لیکن باوجود جواز کے اس عامی کو بھی واجب کہ ایسے مقام میں حاضر ہونے کو دل سے
 مکروہ اور برا جانے اگر خوشی خاطر وہاں بیٹھے گا اور دل میں کراہت نہ سمجھے گا تو خوف زوال
 ایمان کا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر شہی غیر مشروع کو ہاتھ سے دور کرنے کی اور زبان سے
 منع کرنے کی طاقت نہ ہو تو دل میں ضرر رہی کہ کراہت سمجھے اور ایسا شخص ہذا ضعیف الایمان
 ہے اور یہ بھی معلوم کیا جاسیے کہ فقط راگ رنگ ہی اسباب منکرات شرعیست

سو نہیں بلکہ جو خلاف شرع محمودہ سنیع و نیکو پر پائیدار نہیں ایک لمحہ کہ مہرین دولتند و کو و سہ کی
دعوت میں بلا وین تقرون اور محتاج ہو کو ترک کن نگوہ شریف میں بخاری سلم و روایت کہ آنحضرت
فرمایا سب لوگ میں بر اکھانا اورن لیکہ چھین و لہند و کو بلا وین اور فقرون عربو کو محروم
چھوڑین اور جو شخص دعوت کو یعنی دیکھ کو ترک کر دہ خدا اور اس کو گناہ ہوا تھی تا ملکہ دنیا میں
لکھا کہ جس شخص کو کہا ناگہا نیکو سنی بلا وین سکو وہ سب کہ قبول کرے اگر قبول نہ کرے گناہ کا ہو گا
بشریکہ وہاں کوئی چیز گناہ اور بدعت کی نہیں اگر ہی تویر گناہی بلکہ اوس کی میں لکھا
اوپر لیکن اگر یقین ہو کہ وہاں ہی خلاف شرع نہیں البتہ قبول کرنا گناہ بتدہا جانا جائی کہ
سب حکام عمل کرین مرد اور عورت سب اپنی یعنی جیسا کہ مرفو کو برسی حکم جانا اور منکرات و منہیات
سو نہا کہ پڑنا اور حکام شرع کو سیکھنا سکھانا اور حق باطل اور درست و نادرست کو ہر ایک صاف ظاہر
کر دینا فرض و سبای عورت کو بھی فرض ہے پس جس شرع کی گھڑی دی سن ہوں وغیرہ منکرات
ممنوعات شرعیہ جو دہوں باغی میں حق و غیرہ رسومات اہل جاہلیت بدعت کے ہوں مان عورتیں بھی
مجاہدین اور نہ چھپر دیکھین بلکہ ہمیشہ ایسی مقام میں جائیے پریر کر دین اور گناہ کبیرہ جانا کرین قیامت
کردن و عذاب ہے چھین گناہ کہ مقام میں بغیر عند شرعی جانکو درست سمجھنا کفر ہے اور باوجود گناہ جاتی
کہ بغیر شرعی جانا کبیرہ گناہ ہے اور کبیرہ گناہ پر اصرار قریب کفر ہے اگرچہ جس جگہ صریح نہیں ہوں ہاں
کسی اور عورت مسلمان کو جانا چاہی اور اگر بنا سنی ایسی جگہ کسی عورت کو جانا کا اتفاق ہو جاو اور بعد
پوچھ کے کوئی مخالف شرع مان نہی معلوم کرے تو سکو شادی اور عہدے تو کو جو اس امر تا شرع پر مجب ہیں کہ
حرکات منع کر دی اگر باز آدین تو آپ بھی پیشو شخص خوش ہو کر حلالی دی و گرنہ یہ بھی انکو برابر اس گناہ
کہ عذاب میں گرفتار ہوگی اور جو بغیر حکم خداوند کر جادی کہ تو جو حبیب است محیط اور کفایہ کہ مہر و نان نفقہ
وغیرہ اسکا خداوند کی ذمہ ساقط ہو گا اور جو خداوند اور اولیاد کو اپنی رضامندی او سکو وہاں سب گناہ
تو جو حبیبیات فتاویٰ خانہ اور خزائنہ الروایات کے دیوت میں جائیگے انکو بھی سنازد درست ہے اگرچہ غلام
اور قاری ہوں علیٰ ہذا القیاس بھی حکم تفریت کا بھی ہے یعنی سونے کے لغزیت کہ اہل مصیبت باہن خود
شرعیہ مرد اور عورت کو حالی میں یہ فیہا جات مذکورہ موجود ہیں واللہ اعلم بالصواب
والیہ المکرم و اللہ سبحانہ سوال کہ یہ یا کہا ناگہا ہوا یا غلہ محتاج ہو کر دیر کو حناہ میت کے

عقوبت اور عین
میں کوئی امر
مخالفت شرع ہو
یا کہ کسی عورت
اور نہ چھپر دیکھین
بلکہ ہمیشہ ایسی
مقام میں جائیے
پریر کر دین اور
گناہ کبیرہ جانا
کرین قیامت
کردن و عذاب ہے
چھین گناہ کہ
مقام میں بغیر
عند شرعی جانکو
درست سمجھنا
کفر ہے اور باوجود
گناہ جاتی
کہ بغیر شرعی
جانا کبیرہ
گناہ ہے اور
کبیرہ گناہ
پر اصرار قریب
کفر ہے اگرچہ
جس جگہ صریح
نہیں ہوں ہاں
کسی اور عورت
مسلمان کو
جانا چاہی
اور اگر بنا
سنی ایسی
جگہ کسی
عورت کو
جانا کا
اتفاق ہو
جاو اور
بعد پوچھ
کے کوئی
مخالف
شرع مان
نہی معلوم
کرے تو
سکو شادی
اور عہدے
تو کو جو
اس امر
تا شرع
پر مجب
ہیں کہ
حرکات
منع کر
دی اگر
باز آدین
تو آپ
بھی پیشو
شخص
خوش ہو
کر حلالی
دی و
گرنہ
یہ بھی
انکو
برابر
اس
گناہ
کہ
عذاب
میں
گرفتار
ہوگی
اور
جو
بغیر
حکم
خداوند
کر
جادی
کہ
تو
جو
حبیب
است
محیط
اور
کفایہ
کہ
مہر
و
نان
نفقہ
وغیرہ
اسکا
خداوند
کی
ذمہ
ساقط
ہو
گا
اور
جو
خداوند
اور
اولیاد
کو
اپنی
رضامندی
او
سکو
وہاں
سب
گناہ
تو
جو
حبیبیات
فتاویٰ
خانہ
اور
خزائنہ
الروایات
کے
دیوت
میں
جائیگے
انکو
بھی
سنازد
درست
ہے
اگرچہ
غلام
اور
قاری
ہوں
علیٰ
ہذا
القیاس
بھی
حکم
تفریت
کا
بھی
ہے
یعنی
سونے
کے
لغزیت
کہ
اہل
مصیبت
باہن
خود
شرعیہ
مرد
اور
عورت
کو
حالی
میں
یہ
فیہا
جات
مذکورہ
موجود
ہیں
واللہ
اعلم
بالصواب
والیہ
المکرم
و
اللہ
سبحانہ
سوال
کہ
یہ
یا
کہا
ناگہا
ہوا
یا
غلہ
محتاج
ہو
کر
دیر
کو
حناہ
میت
کے

ساتھ ہی نادرست پانچین جواب جو کوئی میت کے لئے پوچھا جائے کہ میت کے لئے نقد یا نقد کا ہونا
 اور سکینوں کو اپنی مال میں سے تقسیم کرے تو بھر حال درست اور اگر اس میت کے لئے نہ کرے تو اس کو نقد یا نقد
 تو اس شرط پر درست کہ دارت اور سکین ہوں اور میت کے مرضی بنی پر ہوا اور جو دارت تو نہیں
 نابالغ بھی ہوں یا بعض عوان کی مرضی میں یا سنا منظور ہو تو چاہے کہ اس کے لئے نقد یا نقد کا ہونا
 جو میراث پر مقدم میں باقی کو بموجب فرائض اللہ تقسیم کر کے چھوٹا خانہ علیحدہ کر کے جو ان میں جو
 چاہے جتنا چاہے محتاج ہو کو خالصہ دے کر اور باقی کا میت کے قبل تقسیم سکودینا جائز نہیں ہوا
 میت کے ساتھ قبر پر لیجا ناجائز ہے رسم ہر شریعت ثابت ہے میت نہیں اور جس چیز کی بغیر اصل شریعت میں
 باجائز اور اس کا کو حرام ہو یا مکروہ اور میت کے لئے کو اسطے محتاجوں اور سکینوں کو دینا جائز ہے لیکن جائز
 کے ساتھ قبر پر گزرنے لیا دین ہو اسطے کہ جو چیز میت کے لئے میت کے محتاج کو دینے میں محتاج کے خالصہ
 اور اللہ تعالیٰ رومی یا بلا تعین و زار و وقت دیوں نہیں تو بدعت ہے اور اس صورت میں اسطے ہی
 دینا کہ میت کے خالی نہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لئے نفقہ دے دین میں تکلیف جانتا ہے کہ جو چیز میت کے لئے میراث
 پر مقدم میں وہ میں ہیں تجیز و تکفین میت اور دین میت اجر و وصیت ثالث بالقیس و سبب
 میت ترک میں اس کو تجیز و تکفین لغوی گو رد کفن وغیرہ سبب ضروری بغیر افراط و تفریط کی کریں بعد
 اس کو جو باقی رہو اس میں اس کی دست و قرض ہو سوا کریں اور جو کا محض قرض میں اخل ہو بعد اس
 قرض کے اگر میت وصیت کرے مگر وہ میر بعد فقہ کے مال میں فلاں کو دینا تو اس مال میں جو بعد اس قرض
 بچا ہے وصیت جاری کریں بچائی مال تکلیف طبعی غیر دارت کی واسطے وصیت ہو چھوٹا خانہ یا جو
 کو بعد پورا و سکون علی فرائض اللہ اور تجیز و تقسیم میں سو ان سوال عبادت بدنی اور مالی کا قضا
 جو زندہ لوگ مرد و کو چھوچھائی میں پوچھا جائے یا نہیں جواب علماء حنفیہ کے نزدیک عبادت
 بدنی اور مالی کا میت کو پوچھا جائے یا نہیں لکھا ہے کہ انسان کو اپنی اعمال نیکی کا ثواب سے محروم دینا ایک
 اہل سنت جماعت کے جائز نہیں ہوا روزہ صدقہ یا کچھ اور سوا وسیطی شریعت الصدقہ میں لکھا ہے کہ
 طہرائی اور واسطہ میں نقل کیا کہ انس رضی اللہ عنہ کہہ کہ نبی رسول اللہ کو صیغہ ثانی تاسی کہ جو شخص چاہے
 ہو اور بعد اس کو اس وارث اس کے طرف سے نقد و خیرات کر دے میں جو اس وارث اس کو اس کے لئے اس کے لئے
 نوکی طبعی کھ کر اس میت کے قبر کو کناری پر لٹا کر سو کر تو میں گھر سے قبر کو خفیہ کر کے سو کر

بھیجا جو اسکو قبول کر پھر وہ ہر اس کے پاس پہنچتا تو وہ خوش ہوتا تو اور خوشتر ہوتا تو اور وہ
 جو اسکو ہمسایہ میں دیکھتا تو اسکو کہتا کہ یہ تمہیں بھیجا ہوتا تو وہ مروی ہو کہ یہ کہ غناک اور دیگر میں
 اور شیخ الصدیقین یہ بھی جو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 اپنی کسی بندے کا وجہ بھشت میں بلند کرے گا تو وہ بندہ عرض کرے گا خداوند ایزد چچا کہاں سے آکر یہ بھشت میں
 اعمال تو اس لایق نہیں حق تعالیٰ فرمایا کہ تیری ذمہ داری واسطے متغافل نہ رہا اس سے کہ تیری جگہ میں
 اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جامع البرکات میں جو شکوہ شریف کی شرح کا منتخب ہے قول ہے کہ
 رحمۃ اللہ کا لکھا ہے کہ عبادت مالی کا ثواب اور اسکا فائدہ جو کوئی کسی بیت کو پہنچا تو بالاتفاق پہنچتا تو عبادت
 بدنی کو ثواب پہنچتا نہیں خلاق اور قول صحیح یہ جو کہ پہنچتا ہے تہذیب ہر انسان کو چاہیے کہ اپنے والدین اور قریبے
 واسطے بلکہ جمع مومنین و مومنات کو واسطے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا اور استغفار کرے کہ میں اور حق تعالیٰ
 کسی طرح کی حاجت والی محتاج کو بھی محض نیت لے کر اسکا ثواب نہ پہنچا پا کرین تو فیما تکے دن عذاب
 نجات بھی پا دیں اور درجات عالیاں کو بھی پہنچا لیں سوال سوال ہو کہ جو کوئی مر جائے تو اسکو خوشی تو
 اور ہمسایہ اس سے کہ وہ اسکو کھانا پکا کر بھیجتے ہیں یہ کھانا بھیجا کر ورنہ درست جواب نہ ملتا ہے
 الرحمن میں لکھا ہے کہ میت کے ہمسایہ کو اور قریبوں کو اور بعد میت کے اسکو دار و نوکونی جو اہل مصیبت
 واسطے کھانا پکا کر استغفار بھیجنے کہ ایک دن اور اسکو اسکو واسطے کفایت کرے کہ اپنے گھر کا یہی حاجت پورے
 اپنے دو روزت پہنچا بھر کر الین اتھے اور صحیح ترمذی میں عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنت
 جعفر کہ شہید ہو چکی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اسی ثواب نے لوگوں سے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کو
 واسطے کھانا تیار کر دو کہ اسکو اس مصیبت میں کھانا پکا کر دے کہ فرصت نہیں اور شکوہ شریفین بھی حدیث
 منقول ہے مگر کہ لفظوں کا فرق ہے اور شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے جامع البرکات میں لکھا ہے کہ احسن
 سو معلوم ہو کہ میت کے ہمسایوں اور قریبوں کو اور دوست کو مسجوب کہ اہل میت کے واسطے
 کھانا طیار کریں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اہل مصیبت کے واسطے پہلے دن کھانا بھیجا جائے پھر اس واسطے کہ
 اگر اس دن میت کی تدفین ہو کہ کھانا پکانے کی فرصت نہیں ہوتی اور دوسروں کو کہ وہ اگر
 اور مین خوراک تو نہ کر جم نہ ہوں سو واسطے کہ نوچہ کو کھانا دینا گناہ پر موقوف ہے اور اہل مصیبت سو
 کہ وہی کہ وہ طعمہ کھانا بعض حکماء نے فرمایا کہ بعض نزدیک مریہ اور القاسم کہتا ہے کہ اگر غریب دیکھے عیبی سے جو چیز

میں شمول ہوا اور اس کی گھر کا چائیکے فرصت نہ پانے کو اس کو بھی وہ کھانا مضائقہ نہیں خیال پڑتا بلکہ میں
 میں ایسا ہی لکھا ہے تیسواں سوال میت کی تعزیت اور ماتم سے کیا واسطہ ہے اہل بیت کے پاخانہ اور دلوں ہاتھ
 اٹھا کر فاتحہ پڑھنا اور سنی یا نہیں جواب میت کی تعزیت کو اہل بیت کے پاخانہ اور میت کی واسطے دعا مستحق کی اور
 اہل مصیبت کی واسطے دعا حصول صبر کی کرنا مستحب ہے قادی عالمگیر میں لکھا ہے کہ تعزیت میں اہل مصیبت کی واسطے دعا
 حصول صبر و شہر کی کرنا مستحب ہے اہل مصیبت کیونکہ اللہ تعالیٰ تیری میت کی غصہ کرتا ہے اور اس کے
 گناہوں پر درگزر فرمادے اور کو غریق رحمت کرے اور تجھ کو اس مصیبت پر صبر غایت فرمادے اور اس کی موت پر غم
 اجڑا دے واسطے حضرت میں بھی قادی مجھے منقول ہوا ہے عالمگیر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعزیت
 کیوقت وہ الفاظ فرماتا تھا ترجمہ یہ ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ کہے اور اس نے لیا اور جو کچھ کہے اور اس نے دیا اور ہر ایک چیز
 کا اللہ کی پاس وقت مقرر ہے سو یہ الفاظ کہنا بہت خوب ہے تیسویں لکھنے کا فری تعزیت کی وقت میں جائز نہیں
 اس واسطے کہ تعزیت کے وقت مرد کی واسطے دعا مغفرت کی کرنا چاہیے اور کا مقرر استغفار کا نہیں ہے کہ
 اور حدیث شریف مطلق دعا میں ہاتھ اٹھانا جائز نہیں اس وقت بھی مضائقہ نہیں لیکن تحصیل اس وقت کی
 حدیث سے منقول نہیں کہ اس وقت کی واسطے ضرور ہاتھ اٹھانا جائز ہے تیسواں سوال میت کی
 تعزیت کس تک رسد ہو جواب مرثیہ کو وقت سے تین دن گذرنا چاہیے تعزیت کرنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ بیکار
 زیادہ اور تین دن کے بعد ماتم سے کردہ ہے لیکن اگر تعزیت کرنا دلایا اہل مصیبت کے میں رہوں تو جب میرا کوئی
 تعزیت کرنا مضائقہ نہیں عالمگیر میں لکھا ہے کہ حسن نے زیادہ روایت کی ہے کہ جو شخص کیا اہل مصیبت کے پاس
 تعزیت کر چکا ہو تو پھر دوسرا تعزیت کو جانا نہ اور انھیں اس وقت اسکا مرثیہ وقت تین دن تک بعد تین دن کے
 تعزیت کرنا مکروہ ہے مگر جو مرثیہ تعزیت کرنا دلایا اہل مصیبت کے پاس تعزیت کو جادینہ مرثیہ کو وقت تین دن کے
 اندر وہاں بخیر و حب میرا کوئی بت تعزیت کرنا چاہیے اور جامع البرکات میں لکھا ہے کہ تعزیت کرنا مرثیہ کو وقت تین دن
 تک مستحب ہے اور تعزیت کے بعد اہل مصیبت کو تسلی دلاسا فرمانا اور غم کو صفی صبر کرنا اور اہل مصیبت کو دیکھ کر انہیں دوا
 پیشین در لوگ جمع ہو کر تعزیت کریں بلکہ یوں چاہے کہ ہر وقت مرثیہ کو دفن کر لیں بیٹ ہاں پھر لوگ اپنا اپنا کام
 کو جادین اور اہل میت اپنا کام لگیں اور بنجار کو بعض مشائخ لکھا ہے کہ تعزیت صبر کی تین دن اور غائب کی ایک دن
 ہی اور بعض کہتے ہیں کہ اہل مصیبت تین دن تک پڑھنا اور پھر پچھلے میں مضائقہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حضرت ابن ابی ریحان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو شہادت کی جزا دے اور تم کو غصہ صبر علیہ السلام سے بھیجے اور تم کو

آتی تھی اور تعزیت کرتے تھے اور یہاں سے نیکو لوگ شکلات کرتی ہیں جیسا کہ تیسری ن فرس و فرس پانچا
 اور شامیانی وغیرہ گہری کرنا اور خوشبو تقسیم کرنا اور یہ طریقہ کہ اور وہاں کھانا بہت شدید اور حرکات
 شمس اللہ تعالیٰ انکی مغفرت کرے اور انکو توفیق دے کہ وہ اپنی لغو باتوں کی عہد کی عہد کا مطلب
 ہو تا سید اور قادیانی مہر تیرہ میں چنانچہ در حیطہ سیویون منقول ہے کہ اہل بیت کو جابر نے کہ تیرہ میں ان
 کے میں بیٹے اور لوگ اسکی پاس آکر تعزیت کریں اور نہ بیٹہ افضل ہے اور بیٹہ شہداء در در پر کرے عمل
 حاجت کا ہے اور انحضرت اراستہ فرمایا ہے چنانچہ نصاب الحساب میں بھی یہ طریقہ منقول ہے چنانچہ
 سورہ آل سوریہ کہ میری تیس دن لوگ حج ہو کر تعزیت کو یہ طریقہ گھر جا کر کھانا دے سو فائدہ اور سورہ
 اخلاص میں ہے کہ لوگ تیرہ میں اور اہل بیت شہداء وغیرہ اور سو فائدہ چنانچہ تیس دن میں کہ تیرہ میں
 نصین اور تیرہ اور دسوان اور بیسوان وغیرہ مقرر کرنا اور یہ طریقہ یا نصین جواب تعزیت
 کرنا کی اصل تو شریعت ثابت جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا لیکن تیس دن فطرون قاری کو تمام کلام اللہ
 یا کوئی سورہ پڑھنا جو حج کرنا کر وہ بھی نصاب الحساب میں لکھا ہے کہ قرآن شریف کا بلند اور کتب
 ساتھ بیٹا جسکو سپارہ خوالی کہتے ہیں مکرہ ہے تہذیبہ اور انکی حج میں مکرہ ہے تو انکی لکھیں میں اس
 مختصر میں انکا لکھنا بخوف طوالت نامناسب ہے قولہ اور تیرہ اور دسوان وغیرہ مقرر کرنا اور ان
 دوفضین کہا نا پچانا اور قرآن پڑھ کر اہل بیت دعوت لینا مکرہ ہے فائدہ تیرہ میں لکھا ہے کہ یہ طریقہ
 دن یا بیفتہ کہ بعد کہا نا طیار کرنا اور سوئم کو دنوں میں قبر کو پاکیں تا یا شہداء یا شہداء اور قرآن پڑھ کر دعوت
 لینا اور صالحوں اور قاریوں کو تمام کلام اللہ سورہ انعام یا سورہ اخلاص پڑھ کر حج کرنا مکرہ ہے اور اہل بیت
 ضیافت لینا بھی مکرہ ہے اسکو کہ ضیافت لینا شہداء میں چہ غمی میں نصین چہ کہ یہ عہد قبیح ہے اور سطح مستوی
 شرح منیۃ المصلیٰ اور فتح القدر میں لکھا ہے کہ اہل مصیبت ضیافت لینا چہ عہد قبیح ہے کہ تیرہ میں یا شہداء
 میں شروع ہے کہ ماتون میں اور نو اور القنا میں ہے کہ جو کہا نام کو یہ طریقہ تیس دن یا شہداء میں
 یا چہ کو برسی کو طیار کریں وہ وہ کہا نا علیا اور فضلا کو کہا نام کو یہ طریقہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 فرمایا ہے کہ مکرہ کہا نا و لکھو مکرہ تیرہ میں و مریض کا کہا نام نصین یا اور نو اور اللہ میں لکھا ہے کہ جو کہا نام کو
 روحوں واسطے طیار کیا ہوا اسکا قبول کرنا مکرہ ہے اور بھی مضمون دی قرآن میں بلکہ مستحب فائدہ میں
 مریض شرف تک مریض اور مریض لیکن ملاخص بالاعین و نو کر کر کر و دن جب یہ تیرہ میں مریض

مکھا نجا کر محتاجون اور سیکھون کو دنیا بھرت خوب چنانچہ ہزار لکھوں کہا نامتناجہ کو دستاویز
 کیا جاوے تو بہتر اور جامع البرکات میں کوہی کہ جو مکھا نامزدوں کی طریقت محتاجوں پر تصدیق کر لیا گیا ہو
 کہ ثواب کا مرد و جو کو بھی وہ کہا نامتناجہ جو ان اور فقیروں کو کہ کہا نامزد است حسین کیونکہ تصدیق
 تو فقیروں ہی پر ہو تا ہی اور غنیاء کو اگر یہ مقرر ہو اور یہ جو ملک میں ہم کہ طعام غیرہ سے کھد و لڑا
 ہا نہ دھکا کر سوہ اخلاص غیرہ بطور روح اس باریک پرستے میں جیرواق اور ستر علیا سلف متقول
 نصین بلکہ حرمین شریفین میں پہنچ گئی اہل فضل و کمال جو آنحضرت کے بعد شریفی کے انکسار دیا پر
 الوداع پرستی میں طعام یا شیرینی پر کہا چکے سے بھلا اس فتح و جہد مذکورہ کی طریق واقف حسین
 مگر جو لوگ ہندوستانی حرمین شریفین کی زیارت کو جا کر وہاں رہیں ان کا امت ہوو باشاں و انکار
 اختیار کرتے وہ البتہ ہندو لکھو اور عادت کے موافق کہ گھر و زمین منگلیں کہ پوتی میں سوا دینا
 کچھ اعتبار نصین بلکہ وہاں کی علماء ان ہندوینوں کی ان حرکات پر خبردار ہو کر ان کو خبردار توہین کر رہے ہیں
 جامع البرکات میں متقول کہ طریق علیا سلف یوں تھا کہ کہا نیکی اہل ضیافت کیو دے عا منعت
 کی کرتے اور شریعہ الاسلام میں لکھا ہے کہ ہمان کو چاہی کہ کھا نا کھا کر صاحب طعام کو اس طرح عاکر کہ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَكَ وَسَيِّدُ رُؤُلَاكَ اَنْ يَفْعَلَ خَيْرَ اَمَلَةٍ وَقَدْ جَعَلْتَهُمَا اَعْظَمَ عِلْمٍ وَاَعْظَمَ رُؤُلَاكَ
 وَاَجْمَلًا وَاَيَا هِمَّ الشَّيْخِ كُنْ اور یہ بھی اس کتاب میں کہ کھانی سے بھلا ہم اللہ کو اور بعد فرار کے
 قل ہو اللہ جبار اور جو بھلا ہم کھنا ہو لجا و توبیہ آدیت کما اور جو بھلا نیکی یا تو یوں کہ
 ہم اللہ کو دے آخر وہ اور جو کچھ علیا سلف سے جو عبادت متقول نصین علیا سلف اور جو عبادت متقول
 یہ تنبیہ کھانی کے آداب سے کہ جہوت کہا نامتناجہ کھا جاوے تو ہم اللہ کھا نا کیا نہیں متقول ہو جائیں تو
 رو اخصین بھانسی کہ اگر کہا نامتناجہ اور اتفاقاً او دیر کیو اسطی بکیر قامت شروع ہو تو لو کہ کہا نامتناجہ
 اور اپنی نماز خیر کرین مشکوہ شریفین حضرت امام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کھا دھو
 لی شانی رسول اللہ صلعم کو فرمائی ہو لا صلواتہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم جبکہ کہا نامتناجہ ہو تو نماز کو توقف کیا
 چلیے تاہم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کھا کہ رسول خدا فرمایا جو وقت کہ تم میں سے کسی نے کھا کھا
 جاوے نماز کیو اسطی تکبیر شروع ہو جاوے تو وہ شخص کھا نا شروع کر دے تا کہ کھا کر فرغت ہو و کھانا
 اگر ادا کرے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ اگر کہا نامتناجہ کھا نا کھا دھو اتفاقاً نماز کیو

بکثیر شریعتی و توحید کمالی و فراغت خونی نماز کو نه آواز ارام کی قرأت کو سنتے رہے تو اور قادیان میں
 قادیان کا تاجانی بن لکھا کہ کچھ کھانا یا روٹ سا چھتاوی تو کھانا شروع کر دو اور سال کی انتظار نہ کرو تھو جانا چاہیے
 کہ اس ملک میں تین راج ہے کہ جب کبھی کسی کو کسی بزرگ یا کسی درمخت واسطے شیرینی کا یا کھانا وغیرہ کا ثواب
 پونجی نامنظر میں تاجی تو پہلے اکثر میرزا کو اور اپنی بلدریکے کو کو کھانا روٹ کھانا اور شیرینی وغیرہ انکو رو برو کھیتے
 میں کچھ کھڑی دو کھڑی کیا کم پیش اس کھانی اور شیرینی پر فاتحہ مصطلحہ مروجہ اسمک کی پڑھتے ہیں بعد ازاں
 وہ کھانا وغیرہ ان کو کھانے کھلاتے ہیں یعنی جب تک کہ فاتحہ مذکورہ تمام عمل میں آوری سوقت تک کہ کھانا
 اور شیرینی وغیرہ کسی کو دینا اور کھلانا یا اس میں کسی طور پر تصرف کرنا اور انھیں جاتی اور یہ بات اور عادت
 اوپر کی حدیثوں اور روایتوں کی صریح خلاف ہے نہایت کہ جو کھانا کسی کو دینا پونجی کر کو کھانے کو دینا تو فقیروں میں
 محتاجوں کو کھانا کچھ پونجی کا مرد کی روح کو بخش دینا اور چاہیں تو الحمد للہ اللہ وغیرہ پڑھ کر دینا کھانا کھلائی
 پونجی کا اور ان سورتن وغیرہ کا سب کا ثواب کھانا بخش دینا راہ نجات میں لکھا ہے کہ جس کو ثواب پونجی
 منظور ہو کھانا پانی محتاجوں کو دیکر ثواب کا مرد کی روح کو بخش دینا زیادہ بہتر ہے بوقت فیض
 سوال دستوری کہ حافظوں کو لو کر کھ کر میت کی قبر پر مقرر کر دینا پانچ ٹھیکہ کلام اللہ پر حاکمین پر کھانا
 ثواب بیت کو بخشیں طر جائز ہے یا نہیں جواب اس میں اختلاف ہے اور داتین مختلفہ اس میں منقول میں فقہ کی
 بعض کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حافظ کو قرآن پڑھنے کو وسطی قبر پر یا پھان نا کردہ ہے چنانچہ جزائے الروایات میں قادی
 شاہان نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کھانا اسطی لو کر رکھی کہ قبر پر یا پانچ ٹھیکہ کلام اللہ پر حاکمین پر ثواب پونجی
 کا ثواب میت کو پونجی نہ اس پڑھنے کو دینا تھا اور مصائب الی حساب میں لکھا ہے کہ قبہ کی پاس قرآن شریف پڑھنے
 قادی مقرر کرنا بہت ہے اور اس کو عوض میں قادی کو کچھ دینا یا مسنے بات ہے اور یہ کام کسی (خلفا اور صحابہ میں
 نہیں کیا اور مختار سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر پاس قادی بٹھلانا مکروہ نہیں بلکہ بھی مذہب مختار ہے اور چاہا ہے کہ
 کہ قاعدہ اصول فقہ کا یوں مقرر ہو رہا ہے کہ اختلاف کی صورتیں اختیار پر عمل کریں ثواب اس صورت میں بھی
 اختیار کو لحاظ سے حافظ اور قادی کو قبر پاس بیٹھانا اولی تر ہے اور مجالس عنایت میں لکھا ہے کہ اگر کوئی
 شخص پونجی کھانے کلام اللہ پر حاکمین پر یا الہی میں لیا پڑھنے کو ثواب یا فلا فلا ازل قمر کو بخشا سو تو
 اس کا ثواب میرزا کو دینا کو پونجی پونجی تو مقرر انکو وہ ثواب پونجی پونجی اس واسطے کہ یہ دعا ثواب پونجی کا واسطہ ہے
 اور دعا بلا خلاف پونجی پونجی قبر پر یا پانچ ٹھیکہ کلام اللہ پر حاکمین پر یا الہی میں لکھا ہے کہ

فقہ کا یوں متصر ہے کہ جرت یتا لینا طاعت اور بندگی کی عوض میں جائز نہیں اور وہ ختم یا چار قسم کے
 عوض میں ایک روپیہ یا دو روپیہ مثلاً مقرر کر دینا صریح اجرت ہوا اور جو پہلے سے اجرت مقرر نہیں کیے
 اور بعد میں کسی کچھ دیا تو یہ دینا اجرت ہوا اور حدیث شریف سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مگر کہ اولی
 عوض کچھ نکھا دیں یا وہی خواہ مقرر کیا ہو یا نہ کیا ہو چنانچہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک اصل
 قاعدہ یوں ہے کہ بندگی اور گناہ کی کام پر اجارہ کن اجازت نہیں اور مشکوٰۃ شریف میں یہ بھی ہے
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کلام اللہ پڑھ کر اس کو دنیا کا مال یا کسی چیز کی ترغیب
 شخص قیامت کے روز عرش میں اس شکل سے آویگا کہ آئینہ ایک طرف ایک تھوڑا سا ہو گا جس پر کچھ کشت ہو گا
 پس اس حدیث کو عید سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف پڑھ کر یا پڑھ کر اگر جرت لینا دینا اور کھانا کھانا گناہ کی ترغیب
 اتنا اب یہ مقام میں ایک بات بڑی فائدہ کی ضرورت پڑھتا ہوں وہ یہ کہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز
 تفسیر فتح العزیز میں یہ تفسیر کہ میدان اللہین لکھتے ہیں کہ اس سے مراد ان حدیثوں سے جو اس بات کی
 تفسیر اور معنی میں وارد ہیں علماء استنباط اور ثابت کیا ہے کہ فردوسی اور جرت علم دین کے پڑنا اور لکھنا
 لینا حرام ہے کیونکہ پڑنا اور بتلانا علم دین کا فرض ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی شخص کے گھر جا کر قطع مسافت
 کر کر کے علم دین کا پڑنا دیکھ کر کوئی طرح سے شام تک کم سوا علم دین کی تعلیم کے واسطے قید میں کہے ہی
 میں تعلیم کیا ہے یہ مقدمہ کو یہ تو یہ ایک ہے کہ یہ جرت لینا اور قطع مسافت کی عوض میں یہ مقابل
 تعلیم علم دین کے اور جو علماء متاخرین نے تعلیم قرآن مجید پر جرت لینا جائز رکھا ہے وہ یہی صورت ہے اور اگر کوئی
 یہی تعلیم ہے اور کوئی شخص کسی کو پڑھ کر کہ کوئی فلاں آیت مجھ کو سکھا دو پھر وہ اس سے فردوسی طلب کرے تو یہ
 بالاتفاق علماء متقدمین متاخرین کے نزدیک حرام ہے یہی مسئلہ جہتیں سوال سوال عرس کا دن بتکرار
 اور دن کھانا وغیرہ تھا جو خواہر اور بیکے کو کوئی نیکو بیواہی کی تعلیم کرنا درست ہے یا نہیں اور جو مشہور ہے کہ
 وغیرہ میں فردوسی رحیم اپنی زوجہ و نہیں اگر آواز زم زم سے کہتی ہیں کہ اے میرے وارث تم میرے واسطے کچھ صدقہ
 یہ روایت حدیث کی متبرکات ہوں سے ثابت ہے یا نہیں جواب عرس کا دن متکرر درست نہیں قاضی ناویدی نے
 نے تفسیر مظہر میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کی ترغیب کو سجدہ کرنا اور دیکھ کر پھرنا اور سپر چاہم روشن اور شریح
 بنانا اور پس کی بعد ایک طرح جمع ہو کر عرس کرنا کہ جائز نہیں یہ باخلاق عالموں کے میں انتہی تعین نہیں
 مرد کو تو ایک پہنچانے کی نیت سے طعام وغیرہ محتاج کو یا نہ جائز ہے کیونکہ کوئی شہنشاہین کرنا لیکر وہ ناجائز ہے

بعد طیار کر کی خانہ بخانہ برادری میں بھاجی کی طرح پہنچی ہیں اسکا کچھ اعتبار نہیں اسلئے کہ الہی چیز نہیں اسکا
 امید ملتی نہیں کیونکہ اسمیں ناموسی و نرود منظور ہے چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے جامع البرکات میں لکھا ہے
 کہ جو کہا ناچا یا ششماہی یا برسی کر نام کا اسکا ملک میں کر برادری میں تقسیم کر دیں اور اسکو بھاجی کہتے ہیں
 سو کچھ قابل اعتبار کی نہیں اور اسکا کھانا بہت ہی مناسب ہے کہ کچا دین انشی و شیخ الاسلام فرمیں کہ اس
 پر تسک و اعتماد کر کے عینہ عبارت شیخ قدس سرہ کی اپنی کتاب کشف الغطا میں نقل کی ہو تہذیب و شیخ عبدالحق
 قدس سرہ نے ثابت بالسنۃ فی ایام السنۃ میں لکھا ہے کہ میں ایک اصل حقیقت اس سے جسکو جو ہر سال اس وقت یاد کیا
 اور شاخے وفات کی دنوں میں ہوا کرتا ہوا ہے اور استاد امام شیخ عبد اللہ بالبقی المکی سے پوچھی کہ جو کیا کہیے
 تقریر اسکا طریق اور عادات مشایخ کا ہے اور انکو اسلئے دی و شین بھی پڑ گیا کہ سوا ہے اور دنوں کے بغیر
 دنوں کے تخصیص نہیں کیا اور کچھ تو فرمایا کہ ضیافت تو علی الاطلاق بلا قید و شرط ہے اگر تعین کیا جائے تو
 خبر اس قطع نظر کیا جائے اور اس تعین کیوں کر نظر میں اور مثالیں ہیں جیسے مصافحہ بعض شاخے کا بعد زون
 کو اویسی سر آمد کچھ نہیں لگانا بروز عاشورا کہ عین باتیں سنت ہیں اور الاطلاق اور ہمت میں ازراہ حجت
 کی پھر فرمایا کہ بعض شاخے متاخرین سالانہ مغربے بیان کیا ہے کہ مقرر کرنا سرکار ان دنوں میں اس کے بعد
 عید بزرگ کی طرف جناح اے حضار قدس اصل ہو میں سو سن سب اسدن حاصل ہونا خیر و برکت
 و نیت کا بندوبست و نوکی زیادہ تر متوقع ہے جو جبکہ شیخ مہر محمد شاخے کا تو توہوری پر یہ جہاں کہتا ہے تو پھر
 سرور شاخے کہنے لگو کہ حق بات تو یہ ہے کہ بھر طریق عمر کا زمانہ سلف میں کچھ نہ تھا صرف شاخے متاخرین نے
 کر کر ایسا کر لیا ہے والد علم انہو پس حکیم بھر طریق عمر کا اور فاتحہ مصطلک اہل ہند کا بھی بد و زوال العارفین
 ائمہ مجتہدین اور مشایخ متقدمین رحمۃ اللہ علیہم جمعین سے خرملاً مطلقاً ناہنجین طہر اسقدر اہتمام و تاکید کہ
 کچھ ایک بار بھی ترک نہ کریں بلکہ الہی ترک نہ ہو اور بعض اور تشیع کریں نیاز اور زور و غیرہ جو فرض عین میں
 اور قوت ہو گیا کہ عزم نہوا اور اس عزم فائقہ حضرت علی کی قیادت و شرط اگر کہ ہو و گویا مومن اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ والہ بعض روایات میں آیا ہے کہ بہت سے روح شہداء و شہداء اور شہداء و شہداء
 کو اپنی قبر میں آتی ہے سو یہ روایت کتب صحاح میں منقول نہیں اور جو روایت صحیح مرفوعہ متصل الائنہ زور و
 درجہ اعتبار و ساقط ہو اگر یہ بعض لوگ اسکو اپنی کتاب میں نقل کریں بلکہ بعض علمای محدثین مثل ملا علی قاری
 شیخ الاسلام وغیرہ کو ان روایات کو ضعیف کہتے ہیں اور شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ جامع البرکات میں اس روایت کو غیر

کر که لکها بود که بعضی مایات غریب من یا یا که روح نیک شنبه کو انچه کهر من اگر بچیز بود و نظر نسی به
که کوئی سیر لکهای که بچیز تصدق کرنا بی باخین الله علم اتی سینت سوال فراد چه بوز او چار
دیواری و گنبد اینست اور چلی نسی بنانا در سبک باخین اور اگر قبر کو اوسی حالت پر کجا کچلین کرد
قبر کجا چینی چینه کردن نکه پانی کی صد سکه قبر نیمه اور دسکای وی یون در سبک باخین جوابی که بکارنا
اور اس پر گنبد بنانا اور اگر در پیش قبر کجا دیواری و چه بوزه تعمیر کرنا جایر خچین چه صیح مسلمین کجا هر
که آنحضرت فرمود که کیم کر نیو اور او سپر عمارت بنائیلے و او سپر بچنے سو منع فرمایا و او سپر بچین من لکها
که زینت کو اسلی قبر عمارت بنانا حرام سو او بعد دفن نیک قبر کو حکم او مضبوط کرنا کرد و او در و دیوار
مین ایسای لکها و اور حقه الملوک مین لکها و که پانی کو صد سکه بچی کیمو کسے قبر کر در چو بنانا کر و
اسو اسلی که قبر او چو قبر که کو تابع بود و حکام او مضبوط کر نیکی جگه خین پس کجا قبر کو کجا کنا بچر و یا
او کو اگر دوسری کجا کنا بچر یا استو لیکن ثوابی قبر کو صرف می سو مرت کر دینا مضایقه خین عالمگیر مین سو
که چو می قبر خراج جاوی نو او سپر می و الدین یا می سو مرت کنا مضایقه خین سطح و فناء و تار و نا
مین استو مینیه جوشی که قبر سو نکالی گئی سو اس کے زیادہ قبر و دانا کر و اسے که بعد زیادتی بزرگجا
سو چا بچر بجا اراق اور درخت را و عینی شرح کنسین ایسای لکها سو قول او شیخ عبدالحی جامع البرکات
مین بیان کیا سو که حضرت علی رضی کر الله عنہ فرمود که کیا کر سو خود صلا الله علیه سلم فرمود یا که علی تو
جسکه کوئی تصویر بچو نو اور اس کو شکا که معدوم و نامعلوم کر دینا اور چان کھین نسی قبر باندی و دو در
نو او سکول پست هموار کر دینا ایسا کر نین سو نزدیک جا و او جابر رضی الله عنہ سو روایت که آنحضرت فرمود که
کر نیو منع فرمایا و او بعضی کیمو مین که اگر قبر کو بگل کردن اس لحاظ سو که دران اور خا بچر جابر نسی
تشییه بالا بنه مین لکها و که قبر مین کیمو این با نیکو خاک سو بھر مین مانند کومان اونٹ کی قبر کو شکی مین
پکی اینست اور چنا و کچ اور لکڑی قبر مین کنا کر و سو اور اولیا کی قبر و چو عاتین او چو او بنانا مین
اور روشنی کر مین و چراغ جلانی مین سو اسکے او چو کچہ طرح کی مانی کر مین حسب ارام مین یا کر و سو
اور قاضی مین بچر میان بدعت است لکها سو که بڑی بدعت سو و چو چکر بکار کنا سو نیمه سلیمین جیسا که
کچہ بنانا اور قبر و کچہ کرنا سو اس طرح که نبی صاحب الله علیه سلم فرما یا تو منع فرمایا سو سوال
سوال جنازہ کو چار پای پر کھکرو کی نماز پڑھنا و خیاریکو ساتھ آہسته یا بکار که بلند آواز و کلام طبعی

منہ
شیخ عبدالحی
جامع البرکات
فرمود که اگر
قبر کو بگل کردن
اس لحاظ سو که
دران اور خا
بچر جابر نسی
تشییه بالا بنه
مین لکها و که
قبر مین کیمو
این با نیکو خاک
سو بھر مین
مانند کومان
اونٹ کی قبر
کو شکی مین
پکی اینست
اور چنا و کچ
اور لکڑی قبر
مین کنا کر و
سو اور اولیا
کی قبر و چو
عاتین او چو
او بنانا مین
اور روشنی
کر مین و چراغ
جلانی مین
سو اسکے او
چو کچہ طرح
کی مانی کر
مین حسب
ارام مین یا
کر و سو
اور قاضی
مین بچر
میان بدعت
است لکها
سو که بڑی
بدعت سو
و چو چکر
بکار کنا
سو نیمه
سلیمین
جیسا که

چلنا اور قبر میں مرد بچہ فرشتہ بچا نا اور بعد موت مرد کو یقین کرنا اور بعد فن کے شمار چالیس قدم کو قبر
 پاس سے ہٹ کر قبر پاس جانا اور میت کی سول ٹرینا جائز ہے یا نہیں جواب جائز بچہ چار پائی پر
 رکھنا اور اس کی ناز ٹرینا دست پر سول کو کش مبارک حضرت کو سر پر رکھنا ناز ٹرینا پر متی ہو اور عرب کی زبان میں
 کو اور چار پائی و غیرہ کو سر پر تین چپانچہ قاموس میں لکھا ہے کہ جب کے تون کر بال بنا کر اس سر کو نہ تو میں
 اور اس سر کو زبان فارسی میں چار پائی اور سند میں کھاٹ کہتے ہیں اس میں عبد الحق قدس سرہ نے بھی مشکوۃ
 شریف کو ترجمہ میں سر پر کتب لکھ میں لفظ سر پر کا لغت عرب میں عام عربی میں تحت اور چار پائی وغیرہ میں
 آتا ہے جس شخص چار پائی ناز چار پائی کر کے سر پر کرے وہ اہل بیت وقف نہیں اور کلمہ جینا نہ کہ ساتھ ساتھ
 آیت پرینا کہ در سرائے سنو تو مضائقہ نہیں بچا کر ٹرینا مکروہ ہے عالمگیر میں شرح طحاوی سے لکھا ہے کہ چار پائی
 والا کو چار پائی کا شوش یعنی چار جلیں بلند آواز سے اللہ اللہ کہتے ہیں قرآن شریف پر ہو چلنا مکروہ ہے اور عالمگیر
 قادی قاضی خان منقول ہے کہ جو کوئی چار پائی لکھ لکھتے ہیں چار پائی تو ہے ٹرینا چار پائی انتہی اور قبر میں میت
 کی بچہ فرشتہ بچا نا اور قبر میں منوم کر یعنی کسی شہید میں دست نہیں اور سوہب لایہ میں لکھا ہے کہ
 حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف میں جسم مبارک کی بچہ چار پائی تھی سوہب کا صرف آپ کو مخصوص تھی
 اور ملا علی قاری نے مشکوۃ شریف کی شرح مختصر میں بیان کیا ہے کہ سب علماء کرام کو ایک قبر میں فرشتہ بچا نا
 مکروہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں شہان نے غیر صحابہ رضی اللہ عنہم کے چار پائی تھی اور
 بعض کہتے ہیں کہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضائض میں جو جامع البرکات میں ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف میں چار پائی تھی سوہب کا
 یہ تھا کہ شہان جو حضرت کامولی تھا اس نے پیغمبر حکم اور بلا اثر ضامی صحابہ کے صرف اس لحاظ سے بچا
 تھی کہ بعد حضرت کوئی شخص اسکو متعال لاوی اور علماء کچھ پترا قبر میں مرد کو بچہ ڈال کر کول سر
 کو لحاظ سے مکروہ ہے تہی میں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ امر نبوت کو خدشہ ہے ہر سلیب کہ حضرت اپنی مزار مبارک
 میں بعد رجات جلوہ افروز میں اور ایک روایت میں یون ہی آیا ہے کہ بعد دفن حضرت دریافت
 کر کے چاہا کہ اس چار کو نکال لیں لیکن مزار مبارک کا چھ کوننا مناسب بخانا واللہ اعلم بالصواب تہی
 اور مرہض توبہ الموت کو یعنی مختصر کو وقت نزاع کی یقین کرنا اجماع و ثابت ہوا ہے اور بعد موت
 یقین کر نہیں علماء کا اختلاف ہے ظاہر روایت میں ہے کہ بعد موت یقین کرنا اور بعض روایت میں ہے کہ

وقت نزاع کو اوجھڑنے کے وقت و تعلقین کے چنانچہ عالمگیر میں بنگالہ کے مریض قریباً ت کو کلمہ شہادتین تلقین کیا
جاوے اور طریق تلقین کا یہ ہے کہ وقت نزاع کو قبل غرغری یعنی جان کنڈی کی وقت پہلو اسات سے کر کے کلمہ شہادتین
حلقین اور دوا کر دینا کہ میں آئندہ کسی کو اس کی بات سے بگاڑ کر یا دلاؤں نہ پڑھیں اور دوسکونامین آتشہاگ ان
تک اللہ اللہ و اللہ ان شاء اللہ و اللہ ان شاء اللہ یعنی گواہ ہوں میں اس بات سے کہ اللہ ایک ہو کوئی اس کا
شریک نہیں اور اسی تیاہن میں کہ محمد بن خدا کی ہیں اور صلح کر کے میں لیکن ماورے میں کہیں کہ تو کلمہ پڑھ اور
کہ اللہ چہ ہی کرین کہ چونکہ مبادیائیں شدت اور جان کنڈی کی جالیقین تک سو کر کو اور کہہ بیٹھو اور اگر کیا آئے
کلمہ شہادت پڑھ لیا یہ دوبارہ اور تعلقین کی حاجت نہیں مگر تصویرین کہ لکھو کسی کو کہ لکھو کلام کر تو البتہ حاجت
ہو اگر کسی سے جو چیز میں اس طرح مقبول ہے اور تعلقین علما کو نزدیک شیعہ اور جہود و تعلقین کرنا خاصہ رواج
میں نہیں ہے جس جیسا کہ میں نے شرح ہدایہ میں ہے اور مزاج الدیہ میں مضمرات سے نقل کیا ہے کہ ہم تو قریب تک اور وقت
و فرج کے دو وقت تعلقین کیا کرتے ہیں انتہی یعنی عالمگیری کا مطلق تمام ہوا اور تفسیر شرح منیۃ المصلیٰ میں ہے کہ تعلقین
کو نیا لا وقت ہے کہ کلمہ شہادت بطور یاد دلانے کو کہتا ہے کہ وہ اس کے لئے بطور خطا اور حکم کو نہیں کہ اسے فلاں طرح پڑھ
کیونکہ شاید یہ کلمہ وقت سختی میں کوئی اور کلمہ ماننا سبب لے لے کر یا کسی مولانا شاہ عبدالغیر قدس سرہ کے رسالہ فیہر عام
بیان کیا ہے کہ مریض اس حالت کو پہنچے کہ اسے زندگی کی ضرورت و قریب نامو کا ثابت اور تحقق ہو تو اس کی وارثوں کو
چاہئے کہ اول دوسکونامین اور دوا کر دے اور اگر چہ اس کی عمر کم کرین اور بقیہ اس کی چار پائی کو بچا دین اور اس کی
اس پس گوشت میں چھٹی طرح جو چہن ہاں اور صاف اور شست شو کر کے کلاب و عطر وغیرہ سے خوشبو کرین
بعد از ان دنیا کا ذکر اور جو روئے کر کے کلمہ فکر اور سکر سامنے کہتا موقوف کرین اور دوا پینا اور نوحہ اور بیان
ہرگز دوا نہیں اور جن لوگوں کو سکر تعلق قوت اور دنیا کا چھٹی چیزن اور فرزند سوا کو اس کو روئے لا دین اور
جو خود بخود دوا کر دے کہ تو اس کا دوبار سامنے لانا مضیٰ نہیں اور کلمہ تنفیر یا دوا بار بار اس کی اگر پڑھتے رہیں
کہ وہ ہی از خود دوا کر دے کہ اب کسی کو لیکن اس سے تاکید نہیں کہ تو کلمہ تنفیر پڑھ لکھ اور وہ آپ بکا کر رہے ہوں
رہیں تاکہ اس کو دوا دے اور سیطرہ اس کو قریب شست اور صاف غوف اور قیامت کی سختیاں بیان بخیر
بلکہ حجت الہی کی سماعت اور گناہوں کی مغفرت اور جو صحت صلح کی شفاعت اور ذکر احوال صحابین اور پیران
کا اور اگر کو بیان کرین اور بکا کر دے گناہ مٹا کر دنیا کو اعمال کے قبول ہو چکا ذکر کرین تاکہ خوف پراو کو جا
نا آجائے اور جو کچھ کہ اور وقت وصیت کرے اور سکر خوشدلی سے قبول کر کے غامض ہو جاوے کہ بیشک تہا

وچیتے میں نہیں آیا لیکن مشایخ صوفیہ کو بعض مخالف رسائل میں البتہ لکھا ہے سو ان کی قول اور اصول
اور حکم جاکر نہیں بلکہ دستاویز کیو اس طرح روایت حدیث و فقہ کے جاسین چنانچہ شیعہ الاسلام نے جو کشف الغائب
لکھا ہے کہ عادت اور معمول مشایخ کا یہ کہ اس ترک و بعد و فن میں کچھ بھلے ان کو یہ کہ کچھ اس سے بڑے ہیں
جو کو صلوٰۃ الہول کہتے ہیں انہو و قبر کے پاس چالیس قدم ہنگر قبر پر جاننا پڑے کسی فقہ اور حدیث کے کتاب
میں نہیں پایا جاتا کہ اس طرح حکم جواز اور عدم جواز کا کیا جاوے لیکن ہر قسم بے رحمتی اور شرع علیہ السلام
سور شرک و بدعت ہے کونکہ شدید چنانچہ آنحضرتؐ فرمایا کہ جو شخص میری اس سور میں کچھ نہ پائے
سو وہ بات مردود ہے لیکن اس آئمہ ترجمہ شرح برنج میں لکھا ہے کہ سلف مرد و عجمی کیوں نہ فرما
میت خاک ہو بھر چکر تو کوئی شخص قبر کے پاس نہ لادے کہ رسی یا چند قدم ہنگر قبر و در مقابل
بیٹھ کر پڑھے **اللہم انت خیر اللہ انت خیر اللہ انت خیر اللہ انت خیر اللہ** لا الہ الا اللہ والہ والہ والہ
اللہ اکبر واللہ اکبر یا قل ان ابن فلان لا لہ ہر زاد میرے کہے یا عبد اللہ ابن امیہ
اللہ اذکر ما خلت علیہ من سس و فی اللہ یا ایضا لاخر میں مشہور ہے
ان لا الہ الا اللہ و ان محمد عبدہ و رسولہ یا عبد اللہ و ابن امیہ اللہ فک حاکم
الست لا ربی اللہ المکان الکی یمان اما مع ذات لا یفعل انک ولا یضر انک الا
بازن اللہ فلا تھت ولا تخش و یا عبد اللہ و ابن امیہ اللہ یسا لاذک من ربک فقل علی
اللہ الاحد الصمد و یقول ان ربک نبیک فقل نبی محمد رسول اللہ الذی ہدانی بالحق
ویرد ان ما دیت فقل دینی الاسلام و الانقیاد لا لہ الا اللہ رضیت باللہ رباً و
بالاسلام دیناً و بنحمد علیہ اسلام دیناً و یفعل الاسلام و یفعلنا و بالقرآن العظیم
ما مآ ویا الکعبۃ المسجدا المقبلہ ویا ائو منیر الصالحین اھی انا و اشہد ان لا الہ الا اللہ
الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ و اشہد ان الجنۃ حق و النار حق و ان الساعة
آتیہ و یا ادر خط الشھین انہو اور سوائے اس کا شرح برنج میں در علمین ہی سے متفق ہے
منقول حسین کہ بعد و فن کے پڑھنے میں اور اس کو سولہ اولی حاشیہ میں لکھا ہے کہ قبر کے پاس کچھ بیٹھ
آنا اسوا ہے کہ جب تک بعد و فن سے کوی ایک دمی بھی قبر کے پاس جو رہتا ہے اور سوخت تک فرستی سو
کی قبر میں داخل نہیں ہوتے ہیں یہ واسطے مستحب کہ چالیس قدم قبر کے پاس لوگ علیہ طوبی فرستے

وچیتے میں نہیں آیا لیکن مشایخ صوفیہ کو بعض مخالف رسائل میں البتہ لکھا ہے سو ان کی قول اور اصول اور حکم جاکر نہیں بلکہ دستاویز کیو اس طرح روایت حدیث و فقہ کے جاسین چنانچہ شیعہ الاسلام نے جو کشف الغائب لکھا ہے کہ عادت اور معمول مشایخ کا یہ کہ اس ترک و بعد و فن میں کچھ بھلے ان کو یہ کہ کچھ اس سے بڑے ہیں جو کو صلوٰۃ الہول کہتے ہیں انہو و قبر کے پاس چالیس قدم ہنگر قبر پر جاننا پڑے کسی فقہ اور حدیث کے کتاب میں نہیں پایا جاتا کہ اس طرح حکم جواز اور عدم جواز کا کیا جاوے لیکن ہر قسم بے رحمتی اور شرع علیہ السلام سور شرک و بدعت ہے کونکہ شدید چنانچہ آنحضرتؐ فرمایا کہ جو شخص میری اس سور میں کچھ نہ پائے سو وہ بات مردود ہے لیکن اس آئمہ ترجمہ شرح برنج میں لکھا ہے کہ سلف مرد و عجمی کیوں نہ فرما میت خاک ہو بھر چکر تو کوئی شخص قبر کے پاس نہ لادے کہ رسی یا چند قدم ہنگر قبر و در مقابل بیٹھ کر پڑھے اللہم انت خیر اللہ انت خیر اللہ انت خیر اللہ انت خیر اللہ لا الہ الا اللہ والہ والہ والہ اللہ اکبر واللہ اکبر یا قل ان ابن فلان لا لہ ہر زاد میرے کہے یا عبد اللہ ابن امیہ اللہ اذکر ما خلت علیہ من سس و فی اللہ یا ایضا ان لا الہ الا اللہ و ان محمد عبدہ و رسولہ یا عبد اللہ و ابن امیہ اللہ فک حاکم الست لا ربی اللہ المکان الکی یمان اما مع ذات لا یفعل انک ولا یضر انک الا بازن اللہ فلا تھت ولا تخش و یا عبد اللہ و ابن امیہ اللہ یسا لاذک من ربک فقل علی اللہ الاحد الصمد و یقول ان ربک نبیک فقل نبی محمد رسول اللہ الذی ہدانی بالحق ویرد ان ما دیت فقل دینی الاسلام و الانقیاد لا لہ الا اللہ رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بنحمد علیہ اسلام دیناً و یفعل الاسلام و یفعلنا و بالقرآن العظیم ما مآ ویا الکعبۃ المسجدا المقبلہ ویا ائو منیر الصالحین اھی انا و اشہد ان لا الہ الا اللہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ و اشہد ان الجنۃ حق و النار حق و ان الساعة آتیہ و یا ادر خط الشھین

سوال کی قبر میں داخل ہون پر کوئی شخص قبر کے پاس جا بیٹھتا اور دعائیہ مرقومہ یا لکھن کرے چاہے
 مثلے کا اسی پر عمل ہے انتہی فقط او فتالیسون سوال قبروں کی زیارت کرنا جیسا کہ مرد و مکمل
 عورتوں کو یہی درست ہے یا نہیں جو اب عورتوں کو قبر کی زیارت کرنا قول صحیح ہے کہ وہ بخیر نہایت
 ہوا ہے چنانچہ مستملی شرح فیہ المصلیٰ میں لکھا ہے کہ قبروں کی زیارت مرد و مکمل مستحب ہے اور عورتوں کو
 مکروہ اور مجاسر و غلطین لکھا گیا ہے کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا حلال نہیں سہی کہ شکوہ نہیں
 الی ہر دفعہ سے مروی ہے کہ قبرستان کے لغت کی ان عورتوں پر جو قبر کی زیارت کرتی ہیں امدین عباسی
 شکوہ شریف میں روایت ہے کہ جو عورتیں قبر کی زیارت کرتی ہیں اور جو لوگ قبر و قبرستان میں
 اور دامن چراغان کرتی ہیں ان سب پر آنحضرت کے لغت کی انتہی اور مضاب الاحتمال میں لکھا ہے
 کہ کسی شخص نے ایک قاضی سے پوچھا کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا درست ہے یا نہیں قاضی نے کہا کہ تو کہہ
 بات کی جواز اور عدم جواز کا حال مت پوچھ بلکہ یہ پوچھ کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا کیسے بہتر
 ہوتا ہے سو اب تو جان لی کہ جس وقت سی جو عورت قبرستان میں جاتی ہے اس وقت ہی اس کے لئے عورتوں کو
 لعنت میں گرفتار ہوتی ہے اور جو شخص کہ درازہ سی باہر نکلتی ہے تو طہر فسطاں گہرتی ہیں اور جب
 قبرستان میں پہنچتی ہے تو مرد و عورتوں کو لعنت کرتی ہیں اور جب وہاں سے ہوتی تو اس وقت ہی کہ قبر
 خدا کی لعنت میں ہوتی ہے معاذ اللہ میں ہلاک رہی حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت کہہ سی قبرستان میں جاتی ہے
 تو اس کو ساتون زمین کی اور اتون آسمان کی ششتی لعنت ہے میں پس عورت ظالمی لعنت میں جاتی ہے
 اور جو عورت اپنی گہر میں بیٹھی ہوئی ہوئی کہ وسط دعا خیر کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس عورت کو ایک عمری کا
 ثواب دیتا ہے اور سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے تھوٹا میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں تو آنحضرت نے ان سے پوچھا کہ ای فاطمہ تم نے اپنی
 آبی ہو عرض کیا فلائی عورت جو مگر ہی میں اس کے چکر لگتی تھی اپنی فرمایا کیا تو اس کی قبر کو
 حضرت فاطمہ نے عرض کیا خدا کی بنا معاذ اللہ جو میں ابلیس کی بیوی سنگدہر اب کام کرتی رہی
 فرمایا ای فاطمہ اگر تو اس کی قبر پر جاتی تو بہشت کی پوچی نہ سوتی انتہی اور قاضی نے اس سے پوچھا
 نے رسالہ مالا بدہ منہ میں لکھا ہے کہ قبروں کی زیارت کرنا مرد و مکمل جائز ہے اور عورتوں کو نہیں جانا
 چاہے کہ مرد و مکمل زیارت قبر کو کیا سطرے جانا اس شترسی جائز اور مستحب ہے کہ وہاں جا کر کوئی عمل نہ کرے

اور عورتوں کو نہیں جانا

ثابت ہو اس سے زیادہ دیکھیں اور اس قدر میں سنت اور کتب میں ہیں جو سب سے بڑی طرف کو نکھار دیکھ لیں
طرف چھ کر کے کبریا کر یہ کلمہ السلام علیکم یا اهل الدارین المؤمنین والمسلمین وانا الشک اللہ
یکرم للاحقون انتم لاسکون وکنتم لکم فتم تسأل اللہ لئلا نکھار لکم فی قبرکم یا کوئی اور دعا
جو کتب حدیث میں منقول ہو رہے اور اپنی دعا اور سوال کیواسطے دعا مغفرت اور رحمت کے چار واسطے جامع
البرکات میں لکھا ہو کہ عقائد میں آیا ہے کہ زندہ کی دعا مرد کو بخیر واسطے اور مرد کو بکیر واسطے کچھ نہایت اور نصرت
کرنے والی نفع اور فائدہ دینا ہے اسلئے اور جائے کہ وہاں جاکر عربت پڑھئے اور ان سوہا دی اور اپنی قبر کو بکیر لکھی
کوئی بات خلاف سنت کی عمل میں لاوی تو قبر کو بوسہ نہ دی اور اس کی خاک کو سو بھینچ لیں اور مال قبر سے کچھ حاجت
بھنی مانگی اور قبر سے سجدہ نہ کر لی درادہ سپر ماتھہ زکوة اور پچھ کر ختم بخیر اور بلا علی قاری (یعنی العلم کی شرح میں
لکھا ہے کہ قبرستان میں چار قبر کو زبالت کو اور دیوار کو ماتھہ رنگا دی کہ ایسی نہیں تو عذاب ہو عالم کی برکت
یا برکت کو ساتھ بھی کرنا حدیث شریف میں منع آیا ہے بلکہ کوئی نہ کر گئے اور شیعہ میں ہر قبر کو بوسہ بھی ہو نہایت
لگا نیسے بھی زیادہ ہو سو بوسہ یا بطریق اولی منع ہوا چاہے کچھ فیض دل ان سوہ کر لگی سوال کے جواب میں ان سوہ
انشار اللہ تعالیٰ تائید اور صمدین العلم میں ہر قبر کو زبالت کی برکت کی حد مرد و عورت اگر نیکی نہ ہو اور بوسے آئینہ
اور زہد دل ہو تو نیکی نہ ہو اگر کسی کو کچھ حدیث میں آیا ہے کہ زیارت کرنا قدر کا موت کو یاد دلانا اور ان سوہا ہا ہوا
دل کو نرم کرنا ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں سجدہ الرقاب سے استیصال القبر میں لکھا ہو کہ جو عورت آنحضرت کی سنت ثابت
نہیں وہ حیرت کر کہ اس کو بوسہ نہ ہو اور اس سے کہی قد ثابت ہوا کہ نہ نیکی زیارت کرنا اور وہاں کہہ کر
سورہ یوسف سے احتضال کی مغفرت چاروں دعا کی جیسا کہ آنحضرت بقیع قریش کی پادشہ لکھا کہ قبر کو بوسے
حق تعالیٰ کیجا بہین عافران تھے انتھوا و شجرہ الامان میں لکھا ہو کہ گوتھا غنیمت کچھ کہا نا اور پینا اور وہاں ہر سو نا
اور آگ جلانا اور چراغ روشن کرنا اور قبر کو بوسہ دینا اور اس کے طرف سجدہ کرنا اور اس کو ماتھہ چھو کر اس کی گردن پر طوطا
کرنا اور صاحب قبر سے حاجت روای چاہنا اور قبر کو نیٹا دینا اور چوٹی ہونا یا سب سے منع اور اگر دشمنی میں قبر پر
ڈالنا بدعت ہو اور جو ہا نا کہ مذہب زندہ کی ہوا اسکا کہا نا حرام ہو اتھو چالیسواں سوال بل قبر سے
بطریق صحاح حاجت چاہنا اور اگر قبر کو پہنا اور اسکو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور قبر کو گرد و روشنی کرنا اور شیعہ علما
اور اہل اربعوں کی چار چیزیں یہ یا قبر سے ڈالنا اور شیعہ شامیانہ اور حیدر کرنا اور غیبی لکھی کی سنت ثابت
اور نذر کرنا اور شیعہ یا کچھ نہ کھانا لکھی گر کھانا جائز ہو یا نہیں حایب قبر سے ترستا اور اسکا کسی طرف

جابر بن عبد الله الجعفی نے کہا کہ جو شخص اسے زیارت قبول کیا اور صلی کر نیت سے جا کر وہاں جا کر
 کرنا یا نہ کرنا ہو گا اور دعا چاہو گا اور اہل قبور سے اپنی حاجتیں مانگو گا سوچو کہ کسی عالم اہل اسلام نزدیک جانیں
 اسے کہ عبادت اور طلب حاجت اور استغاثہ صرف اللہ کے لئے ہے اور نہ کسی کے واسطے کہ حق پرستوں کو اس معاملہ میں ہر
 سہارا ہے ایک قسم عبادت کا ہر اور عبادت کا حاجت سے ساتھ عبادت اور انکار کو اور بندہ کا نام بندہ ہی اسے رکھا
 ہو کہ نہیں اور القیادہ پر چاہے عربین ہو لا کر نہیں طریق عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر
 داف طہ لہ زمانہ سائل کہ جو بیسویں سو الگو جو امین نقل کیا ہو کہ قادیان پرانی دیر میں حج اہل سے کہا ہو کہ جو
 شخص اس کا قائل ہو کہ ارواح شیعہ کی حاضر ہیں اور معلوم کہ گنتی میں وہ کافر جیسا کہ فخر الدین نے کہا
 عثمان الجعفی ابن سلیمان الجعفی نے اس سال میں لکھا کہ جو شخص ظن کرے کہ یہاں تکابیت نصرانی کا جو نہیں
 المذمت کے اور وہ شخص اس پر اعتقاد رکھے وہ کافر ہو انتہی قولہ اور مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ
 ترمذی نے نقل کیا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ میں ایک دن حضرت پیچھے تھا اپنے فرمایا اگر کوئی یاد رکھے کہ
 وہ جہنم کو یاد کرے یا دیکھ لے کہ تو پاؤں لگاؤ کو اپنی رو بروا دیکھو تو جہنم کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے
 نور دے گا تو اللہ تعالیٰ مدد چاہنا اور یقین جان کر سب کو کہ بیک اگر سب مل اتفاق کریں اور کسی کو دین
 اس بات پر کہ جو فائدہ پہنچا دین نہ پہنچا سکیں گے کچھ فائدہ مگر جتنا کہ لکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اور اگر کسی
 چاہوین سب اس بات پر کہ جو نقصان پہنچا دین نہ پہنچا سکیں گے کچھ نقصان مگر اسی قدر کہ لکھ
 ہو اللہ تعالیٰ جو دشمنی گئی ظلم اور ستم گئی کا غذا بنو اللہ تعالیٰ نے مشکوٰۃ شریف عربی شرح میں لکھا کہ
 سوا انبیاء علیہم السلام کو اور کسی کو اہل قبور مدد چاہنا اگر فقہانی منع کیا ہو اور انکار کیا ہو وہ فرمایا کہ
 قبر کی زیارت کرنی صرف اس واسطے مقرر ہوئی ہے کہ وہاں رہنے والے اس واسطے اور اہل قبور اس واسطے اللہ تعالیٰ جہان
 دعا اور دعا گریں اور دعا اور کلام اللہ کہ ان کو فائدہ پہنچا دین ہے چاہتا چاہی کہ شیخ ابن عباس نے
 ثابت ہوا کہ اہل قبور استغاثہ اور تہجد و مناجات میں لیکن انبیاء علیہم السلام میں حکم میں داخل نہیں بلکہ مستثنیٰ ہیں
 انبیاء علیہم السلام کی مقابر شریف کے پاس جا کر انہی استغاثہ مناجات میں لیکن انبیاء علیہم السلام کو عالم برزخ
 میں حیات الہی ثبات ہو کہ اور نہ کو سوائے شہدائی جو فی سبیل اللہ داریگی میں ثابت ہیں اور حقیقۃً الحال تو یہ
 کہ حیات عالم برزخ کی مائل اور مانند حیات دنیا کی نہیں بلکہ احکام دنیا کی اور طریق پرین اور احکام برزخ کا ہے
 یہ سوائے اہل قبر ہی تہجد اور استغاثہ کیسوا اس واسطے انبیاء علیہم السلام کو معاملت اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل قبور سے

کرنا اور بقاعدہ فقہاء کی درست نشین کتابیں ہیں کہ انکا فقہا کا اس مرتعانت استدل میں عام ہے
 یعنی کسی بل قبور استعانت رتعدا و جائز نہیں خواہ وہ بل قبور نبیا علیہم السلام ہوں خواہ اولیا اور شہیدیم
 الرضوان جیسا اور پر مشکوٰۃ شریف کے حدیثوں اور مجمع البحار اور معالم کی عبارت معلوم ہوگا تفصیل
 یعنی جو کیا نبیا اور شہداء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عالم برزخ میں جانتا ہوتا ہے لیکن جیسا کہ دنیا میں مختلف شرع
 مثل تبلیغ رسالت جہاد اور صوم و صلوٰۃ اور حج اور زکوٰۃ اور کلام و اسلام اور انجیل مطالبہ خاص
 وغیرہ و انکابتی ہی سوا ہے سابقین عالم برزخ میں انہی مرفوع اور موقوف ہیں تنذیہ مسائل کے ہیں
 سوا الکی جواب میں لکھا ہے کہ اکثر خفیہ کثر و دیکت عتقی کی کتاب میں جہاں جہاں کافی شرح افی شرح القدرہ
 میں تخلص شرح کثر اور کفایہ شرح ہدیہ پر حکام میں انصاف القل غیر ہا کہ نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کو
 کہی ہوگا ماروں یا کسی شخص کلام کروں یا کسی بی بی عورت کو اگر میں کہتا ہوں یا کسی بی بی عورت کو
 بولوں تو میرا فلانا غلام آزاد ہو یا میری فلانی عورت کو طلاق ہے یہ سب انہی میں درمقید کیا گیا ہے
 حتیٰ کہ اگر جس شخص سے کوئی عہد کیا تھا تو ہم کہاں ہی تھی وہ مگر در بعد مزاں عہد کر نیوالی اور کسی
 مارا یا اس کلام کیا یا اس کی پس آیا وہ عورت مری یا عی کر نیوالی لی انکو ساتھ بعد مکر و طی کیا یا اسکا
 بولیا تو وہ عہد کر نیوالا احانت بخوگا اور وہ غلام اسکا آزاد ہوگا اور وہی عورت کو طلاق تھا اسکا
 اور اس فعل کا نام جو جس در و اور الم بلیہ اور در و بعد موت کسی کی ضربت تمام ثابت ہو تبھی بعد موت کلام
 کرنے کلام کا بھانا ہی سو وہی بعد موتی ثابت نہیں بقول اللہ تعالیٰ **اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ** اور کسی جان نبی
 اسکی تعظیم منظور یا تحقیر سو وہ بھی بعد موت کے تحقق نہیں سو اسکی کریمت قبر چاہیے کہ نہایت ہو نہایت
 کی زیارت اور مقصود و طی اور بولسی ہی قضا شھوت و وہ بھی بعد موت کے حاصل نہیں ان کے مستندہ
 مذکورہ میں بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جو کچھ جو صورتیں یہ سب باتیں متعلق ہیں بعد
 ثابت نہیں تو پیغمبر صاحب علم ہی جو مشرکین مقتولین و زنجب کے لاشہا پاک سے فرمایا تھا کہ اب پانچ
 کہا تھا تھی مہار رب اس فرمایا کیا حاصل در فائدہ تھا اسکا یہ جواب ہے کہ اول تو اس حدیث صحیح شریف
 میں کلام ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کو منکر فرمایا کہ نبی پیغمبر خدا علیہ وسلم فرمایا اسکا کہ فرمایا
 فرمایا **اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ** اور فرمایا **وَمَا اَنْتَ بِمَعْلُومٍ** اور اگر بالفرض حدیث ثابت ہے

بعض نے یوں جواب دیا کہ مقصود اس کلام سے زندہ ہو کر پیدا و نصیحت تھا کہ سچا نا اور سنا سوچنا انتہائی اور تامل
 کو چاہیے سو ان کو جو ایمان روایت فقہی ملا علی قاسمی کے شرح فقہ کرب سے منقول ہے کہ جانا یا چاہیے یا نہیں انتہائی علم
 السلام کوئی بات غیب کے نہیں جانتی مگر جس قدر کہ اللہ کو کچھ وقت کرنی چیز معلوم کر دیتا ہو سو کوئی اس بات کا
 اعتقاد کرے کہ رسول صلعم غیب کے باتیں معلوم کر لیتے تھے منصفہ اس شخص کے حکم کا کیا یہ بکار کتنے ہو گئے
 تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یستعملون الا ان یشعروا انہ یبصرون یعنی حکم کچھ کا
 اس واسطے کہ اللہ تو فرماتا ہے کہ رسول الہی اللہ کو کچھ شخص سے مانیں ہو یا زمین غیب کی بات کو نہیں جانتا پھر اس نے
 خلاف فرمودہ حقیقی کہ کیوں ایسا اعتقاد کیا انتہائی بات سائل کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ انتہائی قاضی بھی
 قرینہ الیہ النکل میں لکھا ہے کہ جو شخص عیسیٰ کے ساتھ منجھ کر دے اور اللہ کو اور رسول صلعم کو گواہ قرار دے
 باطل ہے اسلئے کہ پیغمبر خدا صلعم فرمایا ہے کہ کس کا بغیر گواہی کے جائز نہیں ہے عیسیٰ کا گواہی خدا اور رسول کو تو
 کس طرح ثابت میں نہ ہو تو ان فقہاء کی گواہی کہ یہ گواہ کرنا اور الین بات کرنا کفر ہے اسلئے کہ اس نے اعتقاد کیا کہ رسول اللہ
 غیب جان بھی نہیں اور یہی اعتقاد کفر ہے انتہائی اور اسلئے کہ بلا بدست اور عقاید پیغمبر علی و آلہ کے یہی ہے
 اور خزانہ الروایات اور در مختار اور شرح منہاج فی تفسیر القرآن میں ہے یعنی یہ اعتقاد کرنا کہ ہم جو غیب میں رسول
 خدا صلعم اللہ صلعم کو گواہ کر دیں تو آپ صاحب ہے جاہلین و ایسا اعتقاد کرنا کہ لہذا ہم آپ اور غیب میں
 عدم سماعت سے کافر کثرت اور نہ کہ گواہی دینا اور جلالت جامع القرآن و موضح القرآن و شرح
 اور شامی و نظم الدلائل اور شرح در علامہ قاسم و غرائب تحقیق المدنی و البحر الرقنی و فضول فی تحقیق الاصول
 اور مجمع البحار و فتح الغیر وغیرہ کتب میں جو یہ خیال ہے واسطے کہ عبارت ان کتابوں کے لفظاً لفظاً لکھی جا
 میں فی الکشاف قولہ تعالیٰ لَا یَسْتَعِیْبُ الذِّنَّ کَیْفَ مَعَاذَ الذِّنِّ یعنی ان الذین یخرون علی ان یصدقوک منبر الذین
 الذین لا یسمعون واما یستعیب من یشع کقولہ ان لکم اللہ المولیٰ و المولیٰ یبعثکم اللہ علی ما تمیل
 بقدرتہ علی الجاہلہم الی الاستجانبہ بانہ هو الذی یبعث المولیٰ من فی القور یوم القیامۃ تذکرۃ
یرجعون الخ فکان قادراً علی ہولاء المولیٰ بالکفر ان یجیرہم بالایمان انت لا تقدر علی ذلک و قیل
 معناه و هو الذی المولیٰ یعنی اکثرہ یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون فیمیل الیسمعون واما قبل
 ذلک فلا سبیل الی استماعہم انتی و فی الدار لہ قولہ تعالیٰ و الذین کذبوا بآیاتنا لیتسا بیحہ
 بالقرآن و یحج علیہ اللہ علیہ وسلم و قیل کذبوا حج اللہ وادلتہ علی توحیدہ صمۃ یعنی

يعني سماع الحق وبيانه فيمنع عن النطق والمعنى انهم في حال كفرهم وتكذيبهم لم يسمعوا ولا
يتكلموا فلهذا اشبه الكفار بالموتى لا تسمع ولا يتكلمون كذا قال ابن الحارث العراقي الشافعي في
تفسيره لطايف التاويل في معنى التنزيل وقال الامام محمد بن السنه في معنى التنزيل تحت هذه الآية
اذا لم تسمع الموتى الآية انهم لم يسمعوا لانهم عميون اليه كما لم يسمعوا الذي لا سبيل له سماعه
والله اعلم بالدين استمر وايضا في المداير قل ادعوا الذين ركنتم انما الهيتكم من ذنوبهم
من دون الله وهم المملوكة وعليه وعزير ونفير من الجن عبد هم باسم من العرب
ثم اسلم الجن ولم يشعروا فلا يمكن ان يكون كشف الضر عنكم ولا يكون يلاذه الدعوى فلا يستطيعون
ان يكفوا عنكم الضر من مرض وفيه وعذاب فلا ان يحولوها الى اخره استمر وفي البيضاوي
انما يستجيب الذين كتموا عن اي انما يجيب الذين يسمعون عنهم تاول كفوله والنفي السبع هو
شهيد وهو لا يموت ولا يسمع ولا يسمع الله فيعلمهم حين لا يسمعهم الايام
ثم البقرة يجمعون للجن استمر وايضا في البيضاوي قوله تعالى هم عن دعايرهم ما فون لانهم
جمادات وامعاء مسخرون مشغولون باحوالهم استمر وفي الجلالين والموتى اي الكفار
شبههم لهم عند السماء يبعثهم الله في الاخرة ثم البقرة يجمعون بين دون فيجازيمهم باعمالهم
استمر وفي جامع القرآن قوله تعالى انما يستجيب دعواتك بالايان الذين يسمعون كما من
ختم الله على سمعه فلا يسمع ولا يسمع والموتى يبعثهم الله اي الكفار كما لموتى لا يسمعون
يبعثهم فيعلمون لا يفهم استمر وفي موضع قرآن من اسى كفايد من كفايد كفايد كفايد كفايد كفايد
بين سلتى بنين قيات بين وكيفيين كذا استمر وفي شرح المقاصد ما قوله تعالى وما انت
بمسمع من في القبور فتمثيل حال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع فان الموتى لا يسمعون استمر وفي
الشافعي من حلف لا يتكلم فلانا فكلهم يعيونه لا يجنث بعد السماء استمر وفي نظم الاكل والنحو
تصرف بان الذين في القبور لا يسمعون ما يكونون موا استمر وفي الدار للعدا القاسم الميت كماله
وانان ظن ان الميت يتصرف في الامر كقرا استمر وفي الغرائب في تحقيق المني اسرى الامام ابو حنيفة
رحمه الله من ياتي في القبور لاهل الصلاه فيسلم فيحاط بكلامه يقول يا اهل القبور هل لكم
وهل عندكم من انواف اتيتكم من شرب واليس الى منكم الا الدعاء فهل من ربه غفلة + +

[illegible]

بعد وفات چنانکہ کیعورت کی قبر غلاف بھی ڈالنا جائز نہیں ایک بار حضرت علی رضی کرہ اللہ عنہ نے ایک شخص کے
 قبر غلاف پڑا دیکھا تو اسے لگو کر اس حرکت سے منع کیا اور علی رضی اللہ عنہ القیاس قبر پھول ڈالنا بھی درست
 نہیں اس واسطے کہ قبر بلایے غیر اللہ منوع ہے اور حرام اور چادر بیویوں کی خجاری بڑا نا بہت اور اگر وہ دختر
 شہیدہ یا نہ مسائل کے اکتیسویں سوال کو جواب میں لکھا ہے کہ اگر واسطے القرب سب کے سب قبر پھول ڈالنے میں تو
 بالاجماع باطل اور حرام ہے چنانکہ درمختار وغیرہ کی خجاری سے معلوم ہوتا ہے اور اگر واسطے زیارت قبر کے ہو
 بھی مکرہ ہے اس واسطے کہ قبر محل زینت کا نہیں بلکہ جگہ خوف و عبرت کے ہے پس اس کے پاس یہ مہم کرنا چاہیے
 جسے دنیا کا ہو بچانا اور اس پر غیبتی حاصل ہو اور عاقبت بد آدمی کے اس واسطے انھوں نے زیارت قبول
 حکم فرمایا ہے سو جو کام کہ خلاف مقصود شرع کرے وہ زیارت قبول سے مطلوب نہیں اور اگر اپنی دلیل سے صریح خلاف
 مقصود شارح کرے اور جو لوگ کہ سنہ اور گل قبر بڑا ڈالنا جائز رکھیں ہیں اس حدیث کو نہ پھرتے ہیں وہ دلیل را
 ہیں کہ ایک بار آنحضرتؐ دو قبروں پر گزری تو فرمایا کہ یہ دونوں قبیلے عذاب میں گرفتار ہیں میں سب کے ایک دن
 دو روز کا پشاپ کرے گا بعد ازاں نہیں کرتا تھا اور دو روز اجل خور تھا بعد ازاں نہ پھرتے تھے ایک بار شاخ کو دو ٹکڑی کر کے
 دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا دیا یا رسول اللہؐ نے کیا کیا فرمایا سیدہ کہ ان کو بھونکے سو کھنے
 سے بڑھ کر ان کو عذاب میں تخفیف ہو جائے علی بن ابی طالبؓ نے اس حدیث کو نہ سمجھا کہ اس حدیث کو سمجھا
 سنہ اور گل اور سبحان قبر بڑا ڈالنے کیواسطے سنہ لالی ہیں خطابی جواب میں کہ امام و شاہان حدیث کہ نہیں ہیں
 ابھی لکھ کر دیا ہے اور کھایا ہے کہ سب کے کچھ پھل نہیں ہے نہ سنہ اور گل ان کے کھانے کے واسطے ہیں نہ کھانے کے واسطے
 اور حدیث میں تھا اور بعضوں نے کھانے کے کیا انھیں یہ روایت ہے کہ ایک بار آنحضرتؐ نے دو قبروں کی طرف خطاب کیا
 میں شفاعت کرو تخفیف عذاب میں سو وہ شفاعت قبول ہو اس شاکر کو شک ہو نہ کیعورت تک و لفظ لعل کا حو
 واسطہ حدیث میں سو وہ لفظ اسی مطلب کو چاہتا ہے اور کہ مانی لکھا ہے کہ اگر ہمیں اس واسطے دفع عذاب کے کچھ خاصیت
 نہیں بلکہ دفع عذاب سب کے دست مبارک آنحضرتؐ کے تھا قولہ اور قبر خمیدہ و شامیانہ کھڑا کرنا بھی مکرہ ہے
 شریعت الاسلام وغیرہ میں لکھا ہے کہ قبر مسجد بنانا مکرہ ہے اور قبر مسجد بنانا مکرہ ہے اور قبر مسجد بنانا مکرہ ہے اور
 کہ میت کو توڑ کر کھل چھ سائے کرنا ہے تا پیدا اور حافظ الاسلام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے بھی میں صحیح باب
 الحرمۃ علی القبر کولائی میں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عجل الرحمن خبر خیمہ کھڑا دیکھا تو کہا لوگوں سے کہ اسکو
 دور کرو عجل الرحمن کا تو عمل ہے اسکو سایہ کرنا جائز ہے اور ماہ مسائل میں جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ اگر

صلوات اللہ علیہ سلم قبر گرج کر نیو اور دوسرے بنائے اور دوسری بی منہ فرمایا برواہ سلم کذا فی مشکوٰۃ و مروری
 میں عام ہے کہ عمارت بنائی جاوے یا نہیں گرج کیا جاوے جس کا ترجمہ مشکوٰۃ شیخ عبدالحق و شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری
 معلوم ہو تاوی آخرۃ انتھی و طبیی مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ لفظ حدیث کا لغوی معنی بنی علیہ و وجہ احتمال
 رکھتا ہے ایک ہے کہ بنا قبر تیرہ و سن بنا بھی دی یا جو چیز کہ قائم مقام تیرہ کر پو اور دوسرے وجہ یہ کہ قبر خیمہ و مانند اس کی
 اور گرج کیا جاوے و نوں خیرین منع میں ہو اس کی کہ اس کے فائدہ خیرین عمل جا لیت ہے و تھو اور جو ہر نہ کہ
 قدوسی میں لکھا ہے کہ قبر کو کھل کر نا اور دوسرے کھجکنا اور دوسرے کھجکنا اور دوسرے کھجکنا اور دوسرے کھجکنا
 فرمایا ہے کہ قبر کو کھل کر نا اور دوسرے کھجکنا اور دوسرے کھجکنا اور دوسرے کھجکنا اور دوسرے کھجکنا
 شرح کفر فی شرح القدر و شرح الغفار و در رحم الکلیس و خلاصۃ الفقہ و خلاصۃ معراج الحرجین میں لکھا ہے اور دوسرے
 شرح منیر المصلی و منہلی شرح منہ المصلی میں لکھا ہے کہ نام عظم ابو حنیفہ جسی منقول ہے کہ قبر گرج یا قبۃ یا گرج یا گرج
 ہو اور جامع الرموز شرح مختصر قادی میں لکھا ہے کہ قبر مقبرہ کا نام لکھنا اور کچھ بنا یا اور نقش و نگار کرنا یا قبر کو اونچا کر
 اور گرج لگانا یہ سب کچھ ہے انتھی و مضمرات و زینتی میں ہے کہ بنی صاحب علیہ السلام فرمایا کہ قبر کو اونچا کر
 اور دوسرے بنیہ بنی صاحب قبر کی گناہ معاف ہو میں انتھی و اور طوالم حاشیہ و محتاجین میں لکھا ہے کہ قبر کو اونچا کر
 بنا نا حرام ہو اور محکم اور مضبوط ہو نہ کیو اس طرح بنا نا مکروہ ہے اس واسطے کہ بنا تو واسطہ بقا کی ہو ہے اور قبر مقام فنا کا ہو تھو
 اسطرح فتاویٰ قاضی خان اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ رحمانیہ اور فتاویٰ سرحدیہ اور فتاویٰ کرام سہمی
 فتاویٰ الفتاویٰ اور فتاویٰ و عیوب و عقیدہ و محظوظ و رہنہ اور مالاید منہ اور مالاید الفتاویٰ شرح و الا انصاف
 وغیرہ میں موجود ہے و مفید المومنین میں لکھا ہے کہ قبر و نہ بنا کر نا حرام ہے اور جو شخص کسی کو بنا کر کسی قبر کو اونچا کر
 چیز کو مباح رکھا جو مستحکم ہے اور منہی عنہ ہے انتھی و رتبۃ العلما میں لکھا ہے کہ قبر و نہ بنا کر نا غیر کھانا
 جائز نہیں خواہ وہ قبر بن دیا او علی کی ہون خواہ کسی اور کی آئے عرصہ سب کیوں کہ کتبہ اور حدیث
 میں قول حضرت اوصحابہ و تابعین و راکب مجتہدین اور فقہاء اور محدثین متقدمین و متاخرین ہے
 اور کہ ہمت ان سب چیزوں میں مرقوم ہے قولہ اور سوا خدا تعالیٰ کی کسی اور کی واسطی مذکور نیست و انتھی
 یا طعام بطریق مذکور کی یا بطریق تقریب کے یا سبج یا باجی یا چیزیں بلکہ بدعت ہے مکروہ تحریمی اور کلام
 تو کفار یا تو کفر ساتھ کیا کرنی میں رخصت میں لکھا ہے جو مذکور کیو اسطرح مقرر کر کے میں جو درم و درنا
 شمع اور تیل وغیرہ بل قبر کو کفر کے لحاظ و دیا کر کے قبر بنائی میں سوچھ کا نام اجماع علی کی

نزدیک باطل و حرام می جفت کند و یکی خرج کرشنا قصه فقر او رسا کین بر نحو امر رسا بتمین بهیت لوگ مبتلا او عادی
 یونی بن علی الخصوص من باغین چنانچه علامه قاسم فی الاموال و الحاکم و شریعتین بیان کیا می که اسحق و اسحق امام و محمد و احمد
 فرمایا که اگر عوام لوگ میری غلام بود و این لوگین او را بکواندو کرد و او را یکی سیرت قبول نکرد و در راه سواطیک
 و عوام بچینه بختن سوهر کوی او یکی به سیرتین و یک کفر نفیقه او و مغر و سیرتین بین تخی و کشت انعامین بجز الیوس
 منقول می چون که عوام الناس و لیا و صلیحی قبرون با چکر انا کرتی مین او یون کفی مین که یا فلا خضر اگر
 ساسک فلانی حاجت پوری کروگی تویم اسقدر نقد یا کھانا و غیره تھاسی ندر داد کرگی سویر ندر بالا جماع باطل
 اسواسطی کسی مخلوق کی ندر امانا او اسکا کرنا جائز او ر و انحصار تخی و فقا و عالمگیرین بطرح کھای و سیرت
 شریفین کھای که ابو داود و روایت کیا که رسول خدا صلی الله علیه و سلم فرمایا لا کوا فاعا لیتد من فی مصیبه
 یعنی جس ندر کی وفا کر نہیں بل الله تعالی کا گناہ ثابت ہوتا ہوا اسکا وفا کرنا درست نہیں و بنا غفر کذا و بنا
 و السلام کی توبہ کی طرف سجدہ کرنا اور او کی گرد پھر تا او ریشی و عا مانگنا اور او کی ندر امانا حرام می بلکہ بعضی آخرین
 انہیں کفر کو یونچا و تپی مین غیر صاحب صلیم فی ای لوگوں پر لعنت کی و ای کی مونی منع فرمایا او کیا کہ میری کو تپ
 بنا و انتھی قوم کہ خاتمہ اس پانین کہ اللہ فی فرمایا می جو شخص می سکون فرج پس کس آدیکو موت چارہ
 پنین ہر ایک کو شربت موت کا چکھنا لازم می ہوا با وجود اس مرقی اور لا بد کی کوئی نہیں جانتا کہ کھانے کھانگنا او
 کب میرگا اور کل روز پانندہ مین کیا کر گیا جانتا کہ انبیاء و رسول علیہم الصلوٰۃ و السلام با تین فرمایا مین
 سیرا کی جملہ کچہ خبر نہیں چنانچہ شرف الحقائق سرور کائنات حبیب سرگروہ انبیاء یعنی ہا غیر حسانی می فرمایا
 او کی باقیم کھا کر کھا کہ با وجودیکہ مین رسول خدا کا ہون تخی نہیں جانتا کہ سیرا کھا کیا معاملہ ہوگا اور تھار سیرا
 کیا معاملہ ہوگا پس اس صدقین ہر ایک مسلمان کو لازم می کہ جمع حق و دار و حقوق و انہیں جلدی این سبک
 حق دار کرنی مین کہ مبادا ای حق مین موت اگر کسی کہ نوبت حق او کو کسی نہ پوچھی پادی پھر اس حق کی بدین
 کی دن گرفتار او را خود ہون اندیشی فرمایا کہ جس وقت کسی کی موت آو پوچھی ہی لو کہ کم کی قدرت تقدیر فرمایا
 نہیں ہو سکتی اور یہ بھی جانتا چاہی آدمی کو دنیا مین و چیز بہت خوش مین یک موت و دوسرے کمال ہونا
 حال آنکہ یہ دونوں بہترین فرمایا اللہ صاحب سورہ بقرہ مین کہ بعضے چیز ایسی کہ وہ تمکوں سے محال ہو سکتا
 فی الحقیقہ وہ چیز ہا تحقیق ایسی ہی بعض چیز ہا ایسی ہی باوجودیکہ وہ چیز ہا سراسر بی موت ہوتا ہوا ہوتا

لیکن تین آدمی کی غیبت کرنا یعنی پیشتر جو آدمی غیبت پر لوگوں کو خبردار اور آگاہ کرنا رہا کہ لوگ عجب
دریافت کر کے اس کی صحبت اختیار کریں اور آپ عبرت بخیزیں اور اس عیب سے دور رہیں یا پسند عین العلم میں
حدیث شریف نقل کی ہے کہ فاجر کا عیب گونجے اگر بیان کرنا کہ لوگ دینی پر سر کریں انھوں اور ایک فائدہ
یہ بھی منسوب ہے کہ شاید کوئی شخص اس کا عیب نکر و عطا نصیحت کر دے تو وہ اس کی توبہ باز آوے اور
آئندہ کو توبہ کرے یا لوگوں میں اپنی عیب اور بد خوئی کا ہر چاہو یا سکر وہ از خود غیرت میں آ کر اس کو
چھوڑ دے اور رست اختیار کرے تو کہ او میں تین جن کی غیبت قدس است ہوا ایک حاکم ظالم ہو دوسرا عی
نیرا وہ فاسق جو گناہ کر کے لوگوں میں اپنا عیب پکڑے اور اونچی ماری اور نراوی چاہے نہ بلکہ دنیا
میں غیبت کی مذمت اور بدنامی بیان کی ہو اس کی ضمن میں ایک حدیث مرسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرماتے ہیں
عمرہ اللہ مقول ہے کہ تین شخص کے ہنگام حرمت کرنا حرام نہیں بلکہ جو اپنی فسق اور گناہ کو لوگوں پر ظاہر کرے
دوسرا بادشاہ ظالم پسر اعظمی اور راض الصالحین وغیرہ میں ان تین شخص کے سوا بعض افراد سلوک
بھی غیبت کرنا دعا ہے لکھا ہے اللہ علم غرض کہ مسلمانوں کو چاہی کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی باتوں اور
کراہی ایک دوسرے کی غیر خواہی اور حاجت رسوائی میں نہ لگائیں اور اپنی برادر دوسرے کو بھی نہ بھلا جائیں
اور ہر ایک کے عیب کو اپنا عیب جان کر عیب پوشی لازم جانیں اور رہتہا میں ان کی عیون پر او کو آگاہ اور خبردار
کر کے نیک ناموں کی نصیحت کیا کریں کیونکہ بھی تو عین دین و اسلام ہے پھر صفائی فرمایا کہ دین کی توجہ اور
پسندی کا نام ہو اور اگر اتفاقاً بر تقدیر کسی معاملہ دنیاوی کے سبب میں کسی اور شخص کی اور یا خود ہی ہوا
تو تین دن سے زیادہ سلام اور کلام ترک نہ کریں بلکہ تین دن کی اندر ہی ملاپ کر لیں جو شخص ناخوشی کے
حالت میں اپنی دل کے کدورت اور بغض کو دور کر کے صاف نیت پھر سلام علیک کہہ ملاقات کر گاہے
کچھ شتم حقارت ہو اور سکون نہ ہو گاہے کسی شخص یا دشمن کو خبر نہ کرے تو وہ اس کی سرسری فضول اور بہتری اللہ تعالیٰ
جبرأت میں فرمایا کہ ایمان والوں شہانہ کریں ایک دوسرے کو شاید بہتر ہوں انہی اور نہ تو میں سرور
شاید بہتر ہوں انہی اور عیب دہا کہ دوسرے کو اور نہ نام ڈالو چنانچہ ایک دوسری گتھا بھی بیان کی جو
تو بخیر تو وہی لوگ ہیں لی انصاف تو کہ اور چاہی کہ جو لوگ تین کے پیشوا اور اہل نصیحت نہ ہوں اور کچھ سستی
و عاصفت اور رحمت کہتی ہیں چنانچہ کاتب المحروف جی اس کے کوئی دعا خیم کہتا ہے ملاخانا

وَوُفِّ السَّجْدَةَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ
 تو ہو کہ اور ہماری بہائیوں کو جو آگے پہنچے ہیں ایمان میں اور نہ کہ ہمارے دونوں برابر ایمان میں
 رب تو ہی ہی زحی والا مہربان اور تمامیت ہماری عالمی آپر کر غیبی اللہ کو ہی جو صفا سا کہ جہاں

خاتمہ

الحمد والمثنة

کر اور دنیا میں شہر ذی الحجہ سنہ ایک ہزار و سو چوبیس ہجری قدسی میں اس ہندہ عاصی خادم المؤمنین والحمد
 محمد سعد العین اقامہ اللہ تعالیٰ طریق سنہ سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعلیمہ واصحابہ
 ترجمہ اور شرح رسالہ نمبر کہ موسومہ مسائل الاربعة فی بیان
 سید المرسلین کے سے معذرت خواہ اور لوازم اور کے فراغت حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ مجھ کو اور مجھ
 مومنین اور مومنات کو اس کے مطابق یاد کرے شوق اور اس پر عمل کرنے کے توفیق عنایت فرمادی اور اللہ
 رسالہ مختصر و مجموعہ فوائد موعظہ کو میری واسطے دنیا کی ذلت اور خواری سے بچنے کا وسیلہ اور عقیقہ کے عذاب و عقاب
 خلاص ہو نیکا ذرا لے کر کی کہ نہ غرض اس عاصی کے اس رسالہ نمبر کہ کو زبان اردو بیان کر دینے سے بھی بڑھ کر
 تاوانفت اس مضامین پر واقف ہو کر خدا کا خوف کرے اور جیسے ثباتی اور غی میں موافق احکام شریعت غرا اور مطابقت
 سنت ختم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کرتا رہے اور بدعات بھیات سے بچ کر اسراف بجا اور زیاری اور قرض
 بیفائدہ سے رفاہ پوری اور جبکہ دوسرے عمل کرنے سے دنیا اور آخرت کی زیاری اور عذاب سے رفاہ حاصل ہو جائے
 اسی واسطے اس کا نام رفاہ المسلمین فی شرح مسائل الاربعة رکھا ہے یا حبیبت الدین یا احمد
 السراجین بظیف جناب سرور عالم ختم نبی آدم محمد عربیؑ و محمد رسول اللہ و علیؑ و صحابہ و ائمہ
 و اتباعہ اقدس صلوة المصلین والکل تسلیما المسلمین + مجھ کو اور مسلمانوں کو کفر اور
 معصیت اور شرک اور بدعت سے محفوظ رکھے اور جیسے فراموشی اور اجابت اور سن اور سجاوین ساتھ ساتھ ہر
 بدعت نصیب کر آمین الحق آمین تم آمین واخر دعوانا ان الحمد لله رب

الْعَالَمِينَ صَلِّ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

بر حمتہ انوار حقہ الاربعة

الحمد علی حسانہ کہ کتاب رفاہ المسلمین فی شرح مسائل الاربعة مطبعہ
 بہت نام عاجز محمد میگ لطیف حسن مقبول جہاں شہر فقط

وجہ مہر بر خاتمہ

بر اہل سنت طبع ہر دست و ستونہ ثبت

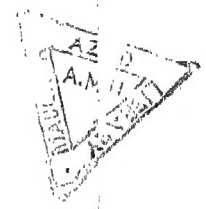
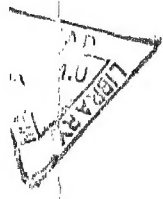




DUE DATE

5/195

192



PP 971

UDDU STACKS

LIBRARY STACKS

LIBRARY STACKS

2195

292

Qnd 186

CP 186

22921

1111

DATE

NO.

DATE

NO.